اِنَّ ھٰذَاالْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ

بے شک یہ قرآن بتلاتا ہے وہ راہ جو بالکل سیدھی ہے۔ (بنی اسرائیل۔ ۹)

عربی سیکھیں

اور

قرآن سمجھیں

(عربی زبان کے بنیادی قواعد پر مبنی نوٹس)

(حصّہ اوّل)

مرتب: عامر سہیل

Note: This page is not the integral part of these handouts

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

Dear brothers and sisters,

These handouts are scanned with due care however I apologize for any error or mistake you may find in scanning them. I have done this with the permission of Br. Aamir Sohail and you are also permitted to freely distribute them to all those who are eager to benefit from this, In sh Allah

About Br. Aamir Sohail:

He is another brilliant student of Dr. Abdus Sami as Br. Nouman Ali Khan is. His method of teaching is truly unique and effective, bestowing the gift of Arabic to many fortunate students with ease.

After trying various other alternatives available to learn Quranic Arabic grammar, I personally assure you that his method of teaching the subject is very effective.

About Handouts:

Use these handouts as you progress with the course
Part 1: mainly includes the topics relating to the "اسم"
Part 2: mainly includes the topics relating to the "فعل"
and the topics relating to the "حرف" are randomly discussed in both parts.

If at any time you feel the need of virtual assistance or if you would like to work as a virtual assistant in helping others learn Arabic Grammar, please feel free to contact me at: an_aamir@yahoo.com (it is fe sabeel Allah)

May Allah guide us to the staight way and enable us to understand this beautiful language of AlQuran, and help us implement it in our lives. Aameen!

و السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

عامرمنظور

۳۰ جولائ ۲۰۱۱

Fecebook users may visit this link www.facebook.com/fahmulquran to watch video lectures of Br. Aamir Sohail online or to download them

عرض مرتّب

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡم

اَمَّابَعۡدُ اَعُوۡذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ: اِنَّ هُدَی اللّٰهِ هُوَ الۡهُدٰی

وَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ: خَیۡرُکُمۡ مَنۡ تَعَلَّمَ الۡقُرۡآنَ وَعَلَّمَهٗ

صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِیۡمُ وَصَدَقَ رَسُوۡلُهُ الۡکَرِیۡمُ

رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ وَیَسِّرۡلِیۡ اَمۡرِیۡ وَاحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّنۡ لِّسَانِیۡ یَفۡقَهُوۡا قَوۡلِیۡ

اَللّٰهُمَّ ارۡحَمۡنِیۡ بِالۡقُرۡآنِ الۡعَظِیۡمِ وَاجۡعَلۡهُ لِیۡ اِمَامًا وَّنُوۡرًا وَّهُدًی وَّرَحۡمَةً

وَاجۡعَلۡهُ لِیۡ حُجَّةً یَّارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ (آمین)

اس دنیا میں اللہ سے مانگنے والی اصل چیز ہدایت ہے۔ میرا رب مجھ سے کسطرح راضی ہوگا؟ کن کاموں سے وہ ناراض ہوجاتا ہے؟ میں دنیا کی زندگی کیسے بسر کروں۔ آخرت میں کامیابی کیسے حاصل ہوگی۔ سیدھا راستہ کونسا ہے؟ مجھے راہنمائی چاہیئے۔ ان سوالوں کا جواب قرآن دیتا ہے کہ یقیناً اللہ کی راہنمائی ہی حقیقی راہنمائی ہے اور بے شک یہ قرآن بتلاتا ہے وہ راہ جو بالکل سیدھی ہے۔

قرآن کی زبان عربی ہے۔ ہمارے رسول ﷺ کی زبان عربی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھتے ہیں اور اسکو سکھاتے ہیں۔ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا ''قرآن پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والے کا سفارشی بن کر آئے گا'' پھر ہمیں یہ دعا بھی سکھادی ''اے اللہ ہم پر اس قرآن کے ذریعے رحم فرما اور اسے ہمارے حق میں دلیل بنا''۔

قرآن اور آپ ﷺ کے فرامین کو سمجھنے کے لیئے عربی زبان کا سیکھنا بہت ضروری ہے۔ کسی بھی زبان کا ترجمہ اُس زبان کا نعم البدل نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ کا کروڑہا شکر ہے کہ اُس نے اِس بندے کو اپنے کلام، اپنے محبوب ﷺ کی زبان سیکھنے کی توفیق دی۔ اتنی بڑی نعمت کا شکر کیسے ادا کروں؟ یہی بات سمجھ میں آئی کہ جو کچھ اللہ نے عطا فرمایا اسے آگے پہنچانا شروع کر دوں۔ جس کلام نے میری زندگی بدل کے رکھ دی، ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ دوسروں کی زندگیاں تبدیل نہ کرے۔ اللہ نے ہی ہمت دی، قرآن فہمی کے لیئے عربی گرامر پڑھانا شروع کر دی۔ اللہ نے برکت عطا فرمائی اور بہت سارے ساتھی عطا کر دیئے جو اس کام میں شریک ہیں۔

اپنے تمام اساتذہ کرام کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ جو کچھ ان سے حاصل کیا اسی کو آگے بیان کر دیا۔ اساتذہ کرام کی فہرست طویل ہے۔ جس سے ایک قاعدہ بھی سیکھا اس کو اِس فہرست میں شامل کرتا گیا۔ ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب میرے پہلے استاد ہیں۔ ان ہی کے ذریعے میں قرآن سے جڑا۔ میرے دل میں انکا کیا مقام ہے؟ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔

میں نے جہاں سے جو کچھ حاصل کیا ان نوٹس میں اکٹھا کر دیا یہاں تک کہ اکثر جگہ کسی قاعدے کے طریقے کے علاوہ الفاظ بھی اپنے اساتذہ کرام کے ہی استعمال کیئے۔ بہاؤالدّین صدیقی صاحب اور انکے سٹاف کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ان نوٹس کی کمپوزنگ میں خصوصی کردار ادا کیا۔

اپنی اس کاوش کو ان تمام افراد کے نام کرتا ہوں جنہوں نے قرآن فہمی کے لیئے عربی سکھانے کی کوشش کی یا اس کام میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی کوشش کو قبول فرمائے اور اخروی نجات کا ذریعہ بنائے (آمین)

عامر سہیل

۱۲ جون ۲۰۰۸

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ

عربی زبان جو قرآن مجید کی زبان ہے انتہائی آسان ہے۔ بالخصوص اردو بولنے اور سمجھنے والوں کے لئے تو یہ زبان اور بھی زیادہ آسان ہے کیونکہ اردو زبان میں بولے جانے والے 80 فیصد الفاظ عربی ہی کے ہیں۔صرف ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل ہوتے ہوئے ان میں کچھ تغیر واقع ہو گیا ہے۔لہٰذا اگر ہم صرف اس تبدیلی کو سمجھ لیں تو نصف سے زائد عربی زبان کے بارے میں آگاہی حاصل ہو جاتی ہے۔

عربی زبان مین بنیادی حیثیت حروف الھجاء کو حاصل ہے۔ جنہیں ہم اردو میں حروفِ تہجی اور انگریزی میں Alphabet کے نام سے جانتے ہیں۔

حروف الھجاء درج ذیل ہیں۔

ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ
د	ذ	ر	ز	س	ش	ص
ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق
ک	ل	م	ن	و	ہ	ی

عربی زبان میں دوسری اہم چیز حرکات ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

- ☆ ...َ... زبر جسے عربی میں فتحہ کہتے ہیں۔
- ☆ ...ِ... زیر جسے عربی میں کسرہ کہتے ہیں۔
- ☆ ...ُ... پیش جسے عربی میں ضمّہ کہتے ہیں۔

جس حرف پر زبر ہو اس حرف کو مَفتوح کہا جاتا ہے۔

جس حرف پر زیر ہو اس حرف کو مکسور کہا جاتا ہے۔

جس حرف پر پیش ہو اس حرف کو مضموم کہا جاتا ہے۔

دوہری (ڈبل) حرکت کو تنوین کہتے ہیں مثلاً

...ً... ...ٍ... ...ٌ...

حرکات کے علاوہ ایک اور اہم علامت سکون کی علامت ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

...ْ... یا ...ٰ...

عربی حروف الھجاء کی تعداد 28 یا 29 ہے۔اس فرق کی وجہ الف اور ھمزہ ہے۔ جو لوگ الف اور ھمزہ کو ایک ہی حرف شمار کرتے ہیں ان کے نزدیک ان حروف کی تعداد 28 ہے اور جو ان دونوں حروف کو علیحدہ علیحدہ حرف شمار کرتے ہیں ان کے نزدیک حروف الھجاء 29 ہو

جاتے ہیں۔

الف اور ھمزہ کا فرق:

جب الف پر تینوں حرکات (زبر۔زیر۔پیش) میں سے کوئی حرکت آجائے یا علامتِ سکون آجائے تو وہ ھمزہ کہلاتا ہے۔

الف = ا

ھمزہ = اَ اُ اِ

حروف اور حرکات کے ملنے سے الفاظ وجود میں آتے ہیں۔ جو بے معنی بھی ہو سکتے ہیں اور بامعنی بھی۔

ہر بامعنی لفظ کَلِمَۃ کہلاتا ہے۔مثلاً

ق ل م ...... قَلَم

ا ن س ا ن ...... اِنْسَان

ک ت ا ب ...... کِتَاب

جب بھی کسی زبان کے قواعد مرتب کئے جاتے ہیں تو اس زبان میں استعمال ہونے والے تمام بامعنی الفاظ کی گروپنگ کر لی جاتی ہے۔انگریزی میں یہ گروپنگ آٹھ کی تعداد میں ہے جسے آپ (Parts of Speech) کے نام سے جانتے ہین۔جبکہ اردو اور عربی میں یہ تقسیم تین کی تعداد میں ہے ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ عربی میں کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ اسم

۲۔ فعل

۳۔ حرف

۱۔ **اِسم:** کسی شخص، چیز، جگہ، صفت یا کام کا نام اسم کہلاتا ہے۔

کام کے نام سے مراد ''مصدر'' ہے۔مثلاً مارنا۔جانا۔پینا وغیرہ وغیرہ۔

۲۔ **فعل:** وہ کلمہ ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا واقع ہونا زمانے کی قید کے ساتھ پایا جائے۔مثلاً مَارا ایک فعل ہے جس میں مارنے کا کام زمانہ ماضی میں واقع ہوا ہے جبکہ مارنا ایک اسم ہے جس میں کام کا مفہوم تو موجود ہے لیکن زمانے کی قید نہیں ہے۔

۳۔ **حرف:** وہ کلمہ ہے جس کے معنی ہوتے تو ہیں لیکن جب تک یہ کسی اسم یا فعل کے ساتھ استعمال نہ ہو اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا جیسے اردو میں ''پر'' ایک بامعنی لفظ ہے لیکن 100 مرتبہ بھی ''پر پر پر'' کی رٹ لگائی جائے تو کوئی مطلب سمجھ میں نہیں آتا جبکہ ایک ہی مرتبہ ''کرسی پر'' کہنے سے مطلب سمجھ میں آجاتا ہے۔

﴿اِسم﴾

عربی زبان میں استعمال ہونے والے کسی اسم کے بارے میں چار باتوں کا علم ضروری ہے۔اس کے بغیر نہ وہ اسم سمجھ میں آسکتا ہے اور نہ اس کو جملے میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اسم کے بارے میں وہ چار باتیں درج ذیل ہیں۔

۱) اسم کا ''معرفہ'' یا ''نکرہ'' ہونا (وسعت۔ Capacity)

۲) اسم کا ''مذکر'' یا''مؤنث'' ہونا (جنس۔ Gender)

۳) اسم کا ''واحد'' ، ''مثنیٰ'' یا ''جمع'' ہونا (عدد۔ Number)

۴) اسم کا ''اِعْرَاب''یعنی جملے یا ترکیب میں اس کا مقام یا (Status)

مندرجہ بالا چار باتوں میں سے پہلی تین سے چونکہ ہم لوگ کسی قدر مانوس ہیں جبکہ چوتھی بالکل نئی ہے۔لہٰذا ہم سب سے پہلے اس کو بیان کرتے ہیں۔

﴿اِعْرَاب﴾

اعراب عربی زبان کا سب سے اہم وصف ہے۔

اعراب کا لفظی معنی ہیں ''کسی (چیز) کو عربی بنانا''

اعراب کے معنی زبر، زیر اور پیش نہیں ہیں بلکہ زبر، زیر اور پیش کو تو حرکات کہتے ہیں جن کے ذریعے کسی آواز کو کسی سمت میں حرکت دی جاتی ہے یہی کام انگریزی میں ''واولز'' (a, e, i, o, u) کرتے ہیں۔

چونکہ اردو میں ان حرکات ہی کو عام طور پر اعراب کہہ دیتے ہیں لہٰذا یہ بات عربی زبان سیکھنے میں ایک بہت بڑی رکاوٹ اور پیچیدگی کا باعث بن جاتی ہے۔لہٰذا اس بات کو ابتدا ہی سے پلّے باندھ لیں کہ حرکات اور شے ہے اور اعراب بالکل دوسری چیز۔

☆ اگر زبر، زیر، پیش حرکات ہیں تو اعراب کیا ہے؟

اعراب کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے درج ذیل جملوں پر غور کریں۔

- حامد نے محمود کو مارا
- محمود نے حامد کو مارا
- محمود نے حامد کے بھائی کو مارا

ان تینوں جملوں میں ''مارنے'' کا کام ہوا ہے۔ پہلے جملے میں کام کرنے والا یعنی ''فاعل'' حامد ہے جبکہ محمود ''مفعول'' ہے دوسرے جملے میں حامد کا مقام یعنی Status تبدیل ہوگیا ہے اور وہ ''مفعول'' کی حیثیت سے استعمال ہوا ہے۔جبکہ تیسرے جملے میں

حامد نہ تو ''فاعل'' ہے اور نہ ہی ''مفعول'' بلکہ اس کا ذکر ضمناً آیا ہے۔ ان تینوں جملوں میں حامد کے معنی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی لیکن حامد کا status یعنی اس کی حالت تبدیل ہوئی ہے۔

اسی طرح (لڑکا آیا) اور (میں نے لڑکے کو پڑھایا)

مندرجہ بالا جملوں میں اسم ''لڑکا'' اور ''لڑکے'' کے معنی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی لیکن status اور شکل میں تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ ''معنی میں تبدیلی کے بغیر کسی اسم کی شکل یا حالت کے تبدیل ہونے کو اعراب کہتے ہیں۔''

اسم کی اعراب کے لحاظ سے تین حالتیں ہوتی ہیں

۱۔ حالت رفع ۲۔ حالت نصب ۳۔ حالت جرّ

اسم کسی ترکیب میں مندرجہ بالا تین حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں ہی پایا جائے گا چوتھی حالت کوئی نہ ہوگی۔ اسم کی نارمل حالت، حالت رفع ہوتی ہے پھر کسی وجہ سے وہ حالت نصب یا حالت جر میں جاتا ہے۔ اسم کے حالت نصب یا حالت جرّ میں جانے کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں جو ہمیں آئندہ اسباق میں معلوم ہونگی۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والے اکثر اسماء ایسے ہیں جو تینوں اعرابی حالتوں میں تین شکلیں اختیار کرتے ہیں کچھ دو شکلیں اختیار کرتے ہیں جبکہ چند اسماء ایسے ہیں جن کی تینوں اعرابی حالتوں میں ایک ہی شکل رہتی ہے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے

۱۔ تقریباً ۸۵ فیصد اسماء ایسے ہیں جو تینوں اعرابی حالتوں میں شکل تبدیل کرتے ہیں مثلاً

حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
زَیْدٌ	زَیْدًا	زَیْدٍ
كِتَابٌ	كِتَابًا	كِتَابٍ
قَلَمٌ	قَلَمًا	قَلَمٍ
مُسْلِمٌ	مُسْلِمًا	مُسْلِمٍ

ان اسماء کو معربِ منصرف یا صرف منصرف اسماء کہا جاتا ہے

منصرف اسماء کی علامت ''تنوین'' ہے اور یہ اسماء جب حالت نصب میں استعمال ہوتے ہیں تو ان پر دو زبر کے ساتھ ایک الف کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اس قاعدے کی دو استثناء ہیں۔

۱) جو اسماء گول تا یعنی ''ة'' پر ختم ہوتے ہیں حالت نصب میں ان پر دو زبر کے ساتھ الف کا اضافہ نہیں ہوتا مثلاً

حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
جَنَّةٌ	جَنَّةً	جَنَّةٍ
اٰيَةٌ	اٰيَةً	اٰيَةٍ
شَهْوَةٌ	شَهْوَةً	شَهْوَةٍ

۲) جو اسماء ھمزہ پر ختم ہوں اور ھمزہ سے پہلے الف آ جائے تو ان اسماء پر بھی حالت نصب میں زبر کے ساتھ الف کا اضافہ نہیں ہوتا مثلاً

حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
سَمَاءٌ	سَمَاءً	سَمَاءٍ
مَاءٌ	مَاءً	مَاءٍ
جَزَاءٌ	جَزَاءً	جَزَاءٍ

۲) تقریباً ۱۳ فیصد اسماء ایسے ہیں جو تینوں اعرابی حالتوں میں دو شکلیں اختیار کرتے ہیں مثلاً

حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
اِبْرَاهِيمُ	اِبْرَاهِيمَ	اِبْرَاهِيمَ
زَيْنَبُ	زَيْنَبَ	زَيْنَبَ
أُسَامَةُ	أُسَامَةَ	أُسَامَةَ
عُثْمَانُ	عُثْمَانَ	عُثْمَانَ
اَكْبَرُ	اَكْبَرَ	اَكْبَرَ

یہ اسماء غیر منصرف اسماء کہلاتے ہیں ان پر تنوین نہیں آتی اور انکی حالت نصب اور حالت جرّ کی شکل ایک ہی ہوتی ہے غیر منصرف اسماء حالت جرّ میں ''زیر'' قبول نہیں کرتے لیکن دو صورتیں ایسی ہیں جن میں یہ حالت جرّ میں ''زیر'' قبول کر لیتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں کے بارے میں آپ آگے پڑھیں گے فی الحال غیر منصرف اسماء پر ہم حالت جرّ میں ''زیر'' استعمال نہیں کریں گے۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والے کون کون سے اسماء غیر منصرف ہیں؟

یہ عربی قواعد کا ایک مشکل اور پیچیدہ موضوع ہے لہذا آسانی کے لئے ہم یہاں اسماء کے چند گروپس دے رہے ہیں جو غیر منصرف استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ **انبیاء علیھم السلّام کے اکثر نام مثلاً**

اِبْرَاهِيمُ۔ اِسْمَاعِيلُ۔ دَاوُدُ۔ يُونُسُ۔ يُوسُفُ۔ اَيُّوبُ وغیرہ

لُوطٌ۔ نُوحٌ۔ هُودٌ۔ شُعَيْبٌ اور مُحَمَّدٌ استثناء ہیں۔

۲۔ **عربی مونث اسمائے اعلام مثلاً**

عَائِشَةُ۔ فَاطِمَةُ۔ حَفْصَةُ۔ زَيْنَبُ۔ خَدِيجَةُ وغیرہ

۳۔ **مردوں کے نام جو گول تا پر ختم ہوں مثلاً**

أُسَامَةُ۔ طَلْحَةُ۔ حُذَيْفَةُ۔ مُعَاوِيَةُ۔ حَمْزَةُ وغیرہ

۴۔ مردوں کے نام جو "ان" پر ختم ہوں مثلاً

عُثْمَانُ۔ عَدْنَانُ۔ سَلْمَانُ وغیرہ

۵۔ فرشتوں کے نام مثلاً

جِبْرِیْلُ۔ مِیْکَلُ۔ هَارُوْتُ۔ مَارُوْتُ وغیرہ

۶۔ شہروں اور ملکوں کے اکثر نام مثلاً

مَکَّۃُ۔ بَاکِستَانُ۔ مِصْرُ۔ بَابِلُ۔ عِرَاقُ وغیرہ

۷۔ عربی زبان میں کچھ "وزن" یعنی "shapes" ایسی ہیں جن پر آنے والے اسماء بھی غیر منصرف ہوتے ہیں مثلاً

اَفْعَلُ جیسے اَکْبَرُ۔ اَصْغَرُ۔ اَکْرَمُ۔ اَرْحَمُ۔ اَنْوَرُ وغیرہ

فَعْلَاءُ جیسے خَضْرَاءُ۔ صَفْرَاءُ۔ زَرْقَاءُ۔ حَمْرَاءُ۔ بَکْمَاءُ وغیرہ

فُعَلَاءُ جیسے غُرَبَاءُ۔ اُمَرَاءُ۔ شُہَدَاءُ۔ عُلَمَاءُ۔ فُقَرَاءُ وغیرہ

۸۔ دیگر اسماء جن کے بارے میں مطالعے میں اضافہ کے ساتھ معلوم ہو جائے گا مثلاً

فِرْعَوْنُ۔ هَامٰنُ۔ قَارُوْنُ۔ اَبْلِیْسُ۔ جَهَنَّمُ وغیرہ

۳) باقی رہنے والے ۲ فیصد اسماء ایسے ہیں جو تینوں اعرابی حالتوں میں ایک ہی شکل اختیار کیے رہتے ہیں اپنی شکل بدلتے نہیں مثلاً

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
هٰذَا	هٰذَا	هٰذَا
ذٰلِکَ	ذٰلِکَ	ذٰلِکَ
اَلَّذِیْ	اَلَّذِیْ	اَلَّذِیْ

یہ اسماء مبنی اسماء کہلاتے ہیں ان کی کوئی علامت نہیں ہے مبنی اسماء کے بارے میں ہم بتا دیا کریں گے کہ فلاں اسم مبنی ہے۔

درج ذیل اسماء کی تینوں اعرابی حالتیں تحریر کریں۔

	حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
رَسُوْل (منصرف)			
حَامِد (منصرف)			
شَهْوَة (منصرف)			
یُوْنُس (غیر منصرف)			
مُسْلِم (منصرف)			
مَرْیَم (غیر منصرف)			

	حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
اَسود (غیرمنصرف)			
حُسنٰی (مبنی)			
اُولٰئِکَ (مبنی)			
سَوَاء (منصرف)			
اٰخِر (منصرف)			
صَادِق (منصرف)			
ھٰؤُلَآءِ (مبنی)			
سُلَیمَان (غیرمنصرف)			
شَعَیب (منصرف)			
مُطمَئِنّۃ (منصرف)			
شَیء (منصرف)			
سُوء (منصرف)			
اَخ (منصرف)			
نِدَاء (منصرف)			

﴿جنس﴾

اردو اور انگریزی کی طرح عربی زبان میں بھی جنس دو ہی ہیں۔

۱)۔ مذکر

۲)۔ مؤنث

عربی زبان میں استعمال ہونے والا ہر اسم مذکر سمجھا جائے گا جب تک اس کا مؤنث ہونا ثابت نہ ہو جائے۔

مؤنث کی اقسام:

۱)۔ **مؤنث حقیقی:۔** وہ مؤنث جس کے مقابل فی الواقع کوئی مذکر موجود ہو مثلًا اُم" (ماں)، بِنت" (لڑکی)، اُخت" (بہن) وغیرہ

۲)۔ **مؤنث لفظی:۔** وہ مؤنث جسے مؤنث کے طور پر استعمال کیا جاتا ہو مثلاً مِرْوَحَة" (پنکھا)، شَمْس" (سورج)، ذِکْرٰی (نصیحت)، صَحْرَاءُ (صحرا) وغیرہ

مؤنث لفظی کی اقسام:

۱)۔ مؤنث قیاسی/علامتی: وہ مؤنث لفظی جس میں مؤنث کی علامت پائی جائے مثلاً غُرْفَة" (کمرہ)، صَفْرَاءُ (زرد رنگ)، بَکْمَاءُ (گونگی)، کُبرٰی (سب سے بڑی)

علاماتِ مؤنث: ۱)۔ ة (تائے مربوطہ)

۲)۔ ...َ اء (الف ممدودہ)

۳)۔ ...َی (الف مقصورہ)

۲)۔ **مؤنث سماعی:** وہ مؤنث لفظی جسے اہلِ زبان مؤنث بولتے ہوں۔
مثلاً سَمَاء" (آسمان)، اَرْض" (زمین)، شَمْس" (سورج)، یَد" (ہاتھ)

مؤنث سماعی کے چند گروپ

۱۔ ہواؤں کے نام رِیح". صَر صَر". بَاد"

۲۔ شراب کے نام خمر". شَرَاب"

۳۔ آگ کے نام نَار". جَهَنَّم. جَحِیم"

۴۔ جسم کے وہ اعضاء جو دو دو ہیں یَد". رِجل". اُذُن"

نوٹ: استثناء کے لئے ذہن ہر وقت تیار رکھیں۔

عربی زبان میں صفات کا گروپ آپ کو مذکر/مؤنث کے فرق کے ساتھ ملے گا مثلًا اچھا اور اچھی، برا اور بری، اندھا اور اندھی، سب

سے بڑا اور سب سے بڑی۔

پہلی قسم کی صفات میں مؤنث بنانے کیے مذکر اسم کے آخری حرف کو زبر دیکر گول تا یعنی "ة" کا اضافہ کردیں مثلًا

صَالِحٌ سے صَالِحَةٌ

حَسَنٌ سے حَسَنَةٌ

مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَةٌ

مشق

مندرجہ ذیل اسماء میں سے مؤنث اسماء کی نشاندہی کریں۔

الفاظ	معنی	مذکر یا مؤنث
مَسْجِدٌ	مسجد	
بَيْتٌ	گھر	
دَارٌ	گھر	
جِدَارٌ	دیوار	
سَاعَةٌ	گھڑی	
عَابِدَةٌ	عبادت کرنی والی	
خَضْرَاءُ	سبز	
حُسْنٰى	سب سے اچھی	
زَرْقَاءُ	نیلی	
ذِكْرٰى	نصیحت	

عدد

اردو اور انگریزی میں عدد صرف دو ہیں۔ایک کے لئے "واحد" اور دو یا دو سے زیادہ کے لئے "جمع" جبکہ عربی میں عدد تین ہیں۔ایک کے لئے "واحد" دو کے لئے "مثنیٰ" دو سے زیادہ کے لئے "جمع"

ا) واحد:

عربی زبان میں بھی اردو اور انگریزی کی طرح ایک کے لیئے واحد عدد استعمال کیا جاتا ہے مثلًا قَلَمٌ (ایک قلم) كِتَابٌ (ایک کتاب)

۲) مُثنّٰی:

عربی زبان میں دو کیلیئے علیحدہ سے ایک لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جسے مثنیٰ کہتے ہیں۔ مثنیٰ بنانے کے عمل کو تثنیہ کہا جاتا ہے۔

مثنی بنانے کا طریقہ:

مثنیٰ بنانے کا طریقہ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے ایک ہی ہے لیکن اعراب کے لحاظ سے مختلف ہے۔

حالتِ رفع میں: حالت رفع میں مثنّٰی بنانے کے لیئے متعلقہ واحد اسم کے آخری حرف کو

(i)۔ زبر دے کر اس پر

(ii)۔ الف اور زیر والی نون یعنی ''انِ '' کا اضافہ کردیں۔

جس سے اسم کے آخر میں ''آنِ '' کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً

کِتَاب''	سے	کِتَابَانِ
قَلَم''	سے	قَلَمَانِ
وَلَد''	سے	وَلَدَانِ
رَجُل''	سے	رَجُلَانِ
بَاب''	سے	بَابَانِ

اِسی طرح

بِنْت''	سے	بِنْتَانِ
اِمْرَءَ ة''	سے	اِمْرَءَ تَانِ
حَبَّة''	سے	حَبَّتَانِ
خُطْبَة''	سے	خُطْبَتَانِ
كَلِمَة''	سے	كَلِمَتَانِ

حالتِ نصب اور جرّ میں:

حالتِ نصب اور حالتِ جرّ میں مثنیٰ بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے، متعلقہ واحد اسم کے آخری حرف کو

(i) زبر دے کر اس پر

(ii) ساکن ''ی ''اور زیر والی نون ''نِ ''یعنی ''یْنِ '' کا اضافہ کردیں۔

جس سے اسم کے آخر میں ''اَینِ '' کی آواز آتی ہے۔

(حالتِ نصب) كِتَاباً سے كِتَابَيْنِ
(حالتِ جرّ) كِتَابٍ سے كِتَابَيْنِ

(حالتِ نصب) قَلَمًا سے قَلَمَيْنِ
(حالتِ جرّ) قَلَمٍ سے قَلَمَيْنِ

(حالتِ نصب) وَلَدًا سے وَلَدَيْنِ
(حالتِ جرّ) وَلَدٍ سے وَلَدَيْنِ

(حالتِ نصب) رَجُلاً سے رَجُلَيْنِ
(حالتِ جرّ) رَجُلٍ سے رَجُلَيْنِ

(حالتِ نصب) عَيْنًا سے عَيْنَيْنِ
(حالتِ جرّ) عَيْنٍ سے عَيْنَيْنِ

(حالتِ نصب) اِمْرَءَةً سے اِمْرَءَتَيْنِ
(حالتِ جرّ) اِمْرَءَةٍ سے اِمْرَءَتَيْنِ

(حالتِ نصب) شَفَةً سے شَفَتَيْنِ
(حالتِ جرّ) شَفَةٍ سے شَفَتَيْنِ

(حالتِ نصب) جَنَّةً سے جَنَّتَيْنِ
(حالتِ جرّ) جَنَّةٍ سے جَنَّتَيْنِ

جمع:

عربی زبان میں جمع دو قسم کی ہے۔

(i)۔ جمع سالم (جمع کی وہ قسم جس کے شروع میں متعلقہ واحد اسم اپنی اصل حالت میں صحیح وسالم موجود رہتا ہے۔ مثلًا "مُسْلِم" سے مُسْلِمُوْنَ

(ii)۔ جمع مکسر (جمع کی وہ قسم جس میں متعلقہ واحد اسم اپنی اصل حالت میں صحیح وسالم نہیں رہتا بلکہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مثلًا "کِتَاب" سے کُتُب"

جمع سالم بنانے کا طریقہ:

جمع سالم بنانے کا طریقہ مذکر اور مؤنث دونوں میں مختلف ہے۔

جمع سالم مذکر بنانے کا طریقہ:

جمع سالم مذکر بنانے کا طریقہ حالتِ رفع اور حالتِ نصب اور جرّ میں بھی مختلف ہے۔

جمع سالم مذکر حالتِ رفع میں:

متعلقہ واحد اسم کے آخری حرف کو

(i)۔ ''پیش'' دے کر

(ii)۔ ساکن واو اور زبر والا نون یعنی ''وْنَ'' کا اضافہ کردیں جس سے اسم کے آخر میں ''اُوْنَ'' کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً

مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُونَ

مُؤمِنٌ سے مُؤمِنُوْنَ

کَافِرٌ سے کَافِرُوْنَ

مُنَافِقٌ سے مُنَافِقُوْنَ

خَالِدٌ سے خَالِدُوْنَ

جمع سالم مذکر حالتِ نصب اور جرّ میں:

متعلقہ واحد مذکر اسم کے آخری حرف کو

(i)۔ زیر دے کر

(ii)۔ ساکن ''ی'' اور زبر والا نون ''نَ'' یعنی ''یْنَ'' کا اضافہ کردیں۔ جس سے اسم کے آخر میں ''اِیْنَ'' کی آواز پیدا ہوگی۔ مثلاً

(حالت نصب) مُسْلِمًا سے مُسْلِمِیْنَ
(حالت جرّ) مُسْلِمٍ سے مُسْلِمِیْنَ

(حالت نصب) مُؤمِنًا سے مُؤمِنِیْنَ
(حالت جرّ) مُؤمِنٍ سے مُؤمِنِیْنَ

(حالت نصب) کَافِرًا سے کَافِرِیْنَ

(حالت جرّ) کَافِرٍ سے کَافِرِیْنَ

(حالت نصب) مُنَافِقًا سے مُنَافِقِیْنَ

(حالت جرّ) مُنَافِقٍ سے مُنَافِقِیْنَ

(حالت نصب) خَالِدًا سے خَالِدِیْنَ

(حالت جرّ) خَالِدٍ سے خَالِدِیْنَ

نوٹ: جمع سالم عام طور پر اسمائے صفات کی بنتی ہے۔

جمع سالم مؤنث بنانے کا طریقہ:

جن مؤنث اسماء کے آخر میں گول'' ة '' آتی ہے۔ان اسماء کی گول''ة'' ہٹا کر

حالتِ رفع میں:

ات'' لگادیں جس سے اسم کے آخر میں (آت'') کی آواز پیدا ہوگی۔مثلاً

مُسْلِمَةٌ'' سے مُسْلِمَاتٌ''

مُؤْمِنَةٌ'' سے مُؤْمِنَاتٌ''

جَنَّةٌ'' سے جَنَّاتٌ''

خُطْبَةٌ'' سے خُطُبَاتٌ''

حالتِ نصب اور جر میں:

''اتٍ'' لگادیں جس سے اسم کے آخر میں '' آتٍ ''کی آواز پیدا ہوگی مثلاً

مُسْلِمَةً سے مُسْلِمَاتٍ

مُسْلِمَةٍ سے مُسْلِمَاتٍ

مُؤْمِنَةً سے مُؤْمِنَاتٍ

مُؤْمِنَةٍ سے مُؤْمِنَاتٍ

جَنَّةً سے جَنَّاتٍ

جَنَّةٍ سے جَنَّاتٍ

خُطْبَةٌ سے خُطُبَاتٌ

خُطْبَةٍ سے خُطُبَاتٍ

عَابِدَةٌ سے عَابِدَاتٌ

عَابَدَةٍ سے عَابِدَاتٍ

نوٹ: جمع سالم مؤنث میں لمبی ت پر "زبر" نہیں آتی۔

جمع مکسر:

جمع کی وہ شکل جس کے شروع میں متعلقہ واحد اسم جوں کا توں موجود نہ ہو جمع مکسر کہلاتی ہے۔ مثلاً کِتَاب" سے کُتُب" اور قَلَم" سے اَقْلَام" جمع مکسر بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ اس کا علم صرف عربی محاورے یا لغت کے استعمال ہی سے ہوگا۔ البتہ جمع مکسر کے کچھ اوزان ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

اَفْعَال"= اَقْلَام" اَصْحَاب" اَبْوَاب" اَذْکَار" اَشْخَاص"
اَسْبَاب" اَوْقَات" اَنْصَار" اَعْمَال" اَشْعَار"
اَوْزَان" اَمْرَاض"

فِعَال"= جِبَال" عِبَاد" بِحَار" کِرَام" غِلَاظ"
شِدَاد"

فُعُول"= قُلُوب" نُجُوم" بُيُوت" حُدُود" ذُنُوب"
وُجُوه" اُمُور" نُفُوس" اُجُور"

مَفَاعِل= مَسَاجِدُ مَدَارِسُ مَذَاہِبُ مَنَازِلُ

فُعَلَاءُ= غُرَبَاءُ شُرَكَاءُ شُعَرَاءُ حُكَمَاءُ اُمَرَاءُ
جُهَلَاءُ

اَفْعِلَاءُ= اَنْبِيَاءُ اَوْلِيَاءُ اَغْنِيَاءُ

فَعَائِل= صَحَائِفُ صَغَائِرُ كَبَائِرُ خَبَائِثُ
خَزَائِنُ عَقَائِدُ

فَوَاعِل= فَوَاحِشُ قَوَاعِدُ كَوَاكِبُ عَوَامِلُ شَوَاهِدُ

﴿وُسعت﴾

وُسعت کے اعتبار سے اسم دو طرح کا ہوتا ہے۔

☆ نکرہ اور ☆ معرفہ

نکرہ کا دائرہ بہت وسیع ہے جبکہ معرفہ کا دائرہ محدود ہے۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والا ہر اسم ''نکرہ'' شمار ہوگا جب تک اس کا معرفہ ہونا ثابت نہ ہو۔

عربی میں اسم درج ذیل 7 صورتوں میں معرفہ ہوسکتا ہے۔

1۔ اسم عَلَم:

کسی خاص شخص، چیز یا جگہ کا نام مثلًا زَیْد''، مَکَّۃُ وغیرہ

۲۔ اسمائے ضمائر:

عربی زبان میں ضمائر معرفہ ہوتے ہیں یعنی وہ الفاظ جو کسی اسم کی جگہ استعمال ہوتے ہیں مثلًا ھُوَ ۔ ھِیَ ۔ اَنْتَ ۔ اَنَا اور نَحْنُ وغیرہ ضمائر کے متعلق تفصیلات ہم آگے پڑھیں گے۔

۳۔ اسمائے اشارہ:

عربی زبان میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہونے والے الفاظ بھی معرفہ استعمال ہوتے ہیں مثلًا ھٰذَا ۔ ھٰذِہٖ ۔ ذٰلِکَ اور تِلْکَ وغیرہ اسمائے اشارہ کی تفصیلات ہیں ہم آگے پڑھیں گے۔

۴۔ اسمائے موصولہ:

اردو کے ''جو'' اور ''جس'' وغیرہ جیسے الفاظ کے مترادف استعمال ہونے والے عربی اسماء مثلًا اَلَّذِیْ ۔ اَلَّتِیْ اور اَلَّذِیْنَ وغیرہ بھی معرفہ استعمال ہوتے ہیں۔ اسمائے موصولہ کی تفصیلات ہم آگے پڑھیں گے۔

۵۔ معرّف باللّام:

(کسی نکرہ اسم کے شروع میں ''اَلْ'' لگا کر معرفہ بنایا گیا) مثلاً

قَلَم'' سے اَلْقَلَمُ

کِتَاب'' سے اَلْکِتَابُ

اِنْسَان'' سے اَلْاِنْسَانُ

مُسْلِمَات'' سے اَلْمُسْلِمَاتُ

نوٹ: تنوین والے اسم پر اَلْ داخل ہوتا ہے تو اس اسم کی تنوین ختم ہو جاتی ہے یا یوں کہیے کہ کسی اسم پر اَلْ اور تنوین اکھٹے نہیں آسکتے۔

مثنّٰی (مذکر۔مؤنث) ، جمع سالم مذکر ، غیر منصرف اور مبنی اسماء پر جب اَلْ داخل ہوتا ہے تو لفظ کی شکل میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا البتہ وہ معرفہ بن جاتے ہیں مثلاً

مُسْلِمَانِ	سے	اَلْمُسْلِمَانِ
بِنْتَانِ	سے	اَلْبِنْتَانِ
مُفْلِحُوْنَ	سے	اَلْمُفْلِحُوْنَ
مَسَاجِدُ	سے	اَلْمَسَاجِدُ
كُبْرٰى	سے	اَلْكُبْرٰى

☆ اَل میں ھمزہ (ا) ھَمْزَۃُ الوصل کہلاتا ہے جبکہ لام کو لامِ تعریف کہا جاتا ہے (اَلْ) میں (لْ) کا کبھی تلفظ کیا جاتا ہے اور کبھی لام صرف لکھی رہ جاتی ہے اس کا تلفظ نہیں کہا جاتا مثلاً اَلْقَمَرُ۔ اَلشَّمْسُ اس بات کا فیصلہ متعلقہ نکرہ اسم کے پہلے حرف سے کیا جاتا ہے۔اس اعتبار سے حروف الھجا کی تقسیم دو طرح سے کی جا سکتی ہے

۱۔ حروف قمری

۲۔ حروف شمسی

ان کی تفصیل درج ذیل ہے

حروف قمری		حروف شمسی	
ا	اَلْاَوَّلُ	ت	اَلتَّوَّابُ
ب	اَلْبَاسِطُ	ث	اَلثَّاقِبُ
ج	اَلْجَبَّارُ	د	اَلدُّنْيَا
ح	اَلْحَكِيْمُ	ذ	اَلذِّكْرُ
خ	اَلْخَالِقُ	ر	اَلرَّءُوْفُ
ع	اَلْعَلِيْمُ	ز	اَلزَّكٰوةُ
غ	اَلْغَنِيُّ	س	اَلسَّمِيْعُ
ف	اَلْفَتَّاحُ	ش	اَلشَّكُوْرُ
ق	اَلْقُدُّوْسُ	ص	اَلصَّمَدُ
ك	اَلْكَرِيْمُ	ض	اَلضَّارُّ

م	اَلْمَلِکُ	ط	اَلطَّیِّبُ
و	اَلْوَهَّابُ	ظ	اَلظَّاهِرُ
ہ	اَلْهَادِیْ	ل	اَللَّطِیْفُ
ی	اَلْیَقِیْنُ	ن	اَلنُّوْرُ

☆ اَلْ جب کسی غیر منصرف اسم پر داخل ہوتا ہے تو غیر منصرف اسم حالت جر میں کسرہ یعنی زیر قبول کر لیتا ہے مثلاً

رفع	نصب	جر
مَسَاجِدُ	مَسَاجِدَ	مَسَاجِدَ
اَلْمَسَاجِدُ	اَلْمَسَاجِدَ	اَلْمَسَاجِدِ

☆ اَلْ کسی معرفہ اسم پر داخل نہیں ہوگا اِلّا یہ کہ اہل زبان داخل کریں

اَلرُّوْمُ ۔ اَلْعَبَّاسُ

عربی کا ''اَل'' انگریزی کے آرٹیکل "The" کے مشابہ ہے، A Cow سے مراد کوئی گائے ہے اور جس طرح انگریزی میں The Cow سے مراد کوئی مخصوص گائے ہوسکتی ہے یا گائے کی پوری جنس بھی، اسی طرح عربی میں اَلْاِنْسَانُ سے مراد کوئی متعین انسان بھی ہوسکتا ہے اور نسلِ انسانی بھی۔

نکرہ اور معرفہ میں فرق کرنے کے لیئے اردو میں نکرہ کے ساتھ ایک/کوئی/کچھ/کا اضافہ کریں مثلاً

کِتَاب''	ایک یا کوئی کتاب
اَلْکِتَابُ	کتاب

٦۔ مضاف الی المعرفہ:

کوئی نکرہ اسم جب کسی معرفہ اسم کے ساتھ متعلق ہو جائے تو اب وہ نکرہ نہیں رہتا بلکہ معرفہ شمار کیا جاتا ہے۔ مثلاً زید کی کتاب اور اُس کی کتاب میں کتاب معرفہ ہے کیونکہ اسے معرفہ اسماء یعنی اسم علم ''زید'' اور اسم ضمیر یا اسم اشارہ ''اُس'' کے ساتھ متعلق کر دیا گیا ہے۔

٧۔ مُنادیٰ (جس کو پکارا جائے):

کسی نکرہ اسم کو بلانے یا آواز دینے پر وہ نکرہ اسم معرفہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً اے لڑکے ، ارے بھائی وغیرہ۔

﴾مرکبات﴿

کوئی بھی لفظ خواہ اسم ہو، فعل ہو یا حرف ہو جب تن تنہا جملے سے ہٹ کر استعمال ہو رہا ہو تو عربی گرامر کی اصطلاح میں اس لفظ کو ''مفرد'' کہتے ہیں مفرد جب مفرد سے ملتا ہے تو مرکب بنتا ہے یعنی

مفرد + مفرد = مرکب

مرکب دو طرح کے ہوتے ہیں

۱) مرکب ناقص

۲) مرکب تام

مرکب ناقص:

دو یا دو سے زائد الفاظ کا ایسا مرکب جس سے بات پوری نہ ہو مرکب ناقص کہلاتا ہے مثلاً اچھا لڑکا، لڑکے کی کتاب یہ کتاب اور کتاب میں وغیرہ

مرکب تامّ:

دو یا دو سے زائد الفاظ کا ایسا مرکب جس سے بات پوری ہو جائے مرکب تامّ کہلاتا ہے مثلاً کتاب پکڑ، لڑکا نیک ہے اور یہ کتاب ہے وغیرہ، مرکب تامّ کو جملہ بھی کہتے ہیں جملہ دو طرح کا ہوتا ہے۔

۱۔ جملہ اسمیہ ۲۔ جملہ فعلیہ

عربی زبان میں اسم سے شروع ہونے والے جملہ کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں جبکہ فعل سے شروع ہونے والا جملہ، جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔
مرکب ناقص کی کئی اقسام ہیں جن میں سے چار درج ذیل ہیں

۱۔ مرکب توصیفی

۲۔ مرکب اشاری

۳۔ مرکب اضافی

۴۔ مرکب جارّی

﴾مرکب توصیفی﴿

کم از کم دو اسماء کا ایسا مرکب جس میں ایک اسم دوسرے اسم کی صفت بیان کرتا ہے مرکب توصیفی کہلاتا ہے مثلاً نیک لڑکا، ست آدمی، محنتی لڑکی، زرد گائے، کالا پتھر، گونگی عورت اور سب سے بڑی لڑکی وغیرہ

جس اِسم کی صفت بیان کی جائے اُسے ''موصوف'' کہتے ہیں، جو اِسم صفت بیان کرتا ہے اِسے ''صفت'' کہتے ہیں مثلاً مرکب توصیفی ''نیک لڑکا'' میں ''لڑکا'' موصوف ہے جبکہ ''نیک'' صفت ہے۔

اردو اور انگریزی کے ترکیب میں صفت پہلے آتی ہے اور موصوف بعد میں جبکہ عربی میں ترتیب اس کے برعکس ہے یعنی موصوف پہلے آتا ہے اور صفت بعد میں۔

مرکب توصیفی بنانے کا قاعدہ:

مرکب توصیفی میں ''صفت'' اسم کے چاروں پہلوؤں کے اعتبار سے ''موصوف'' کے تابع ہوتی ہے یعنی

(i) وسعت کے اعتبار سے:

موصوف اگر معرفہ ہو تو صفت بھی معرفہ ہوتی ہے، موصوف اگر نکرہ ہو تو صفت بھی نکرہ ہوتی ہے۔

(ii) عدد کے اعتبار سے:

موصوف اگر واحد/مثنّٰی یا جمع ہو تو صفت بھی بالترتیب واحد/مثنّٰی یا جمع استعمال ہوتی ہے۔

(iii) جنس کے اعتبار سے:

موصوف اگر مذکر ہو تو صفت بھی مذکر اور موصوف اگر مؤنث ہو تو صفت بھی مؤنث۔

(iv) اعراب کے اعتبار سے:

موصوف جس اعرابی حالت میں ہوتا ہے صفت بھی اُسی اعرابی حالت میں ہوتی ہے۔

نوٹ: مرکب توصیفی میں موصوف اگر غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو اسکی صفت عام طور پر واحد مؤنث استعمال ہوتی ہے۔

نیک لڑکا	نیک لڑکی
اَلْوَ لَدُ الصَّالِحُ	اَلْبِنْتُ الصَّالِحَۃُ
دو نیک لڑکے	دو نیک لڑکیاں
اَلْوَ لَدَانِ الصَّالِحَانِ	اَلبِنْتَانِ الصَّالِحَتَانِ
نیک لڑکے	نیک لڑکیاں
اَلاَ وْ لاَ دُ الصَّا لِحُوْنَ	اَلْبَنَاتُ الصَّالِحَاتُ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ نیک آدمی　　　۲۔ اچھا لڑکا

۳۔ نیک عمل　　　۴۔ حکمت والا قرآن

۵۔ عظیم قرآن　　　۶۔ سیدھا راستہ

۷۔ مردود شیطان　　　۸۔ ایک باعزت رسول

۹۔ قریب والی فتح　　　۱۰۔ ایک عجیب چیز

۱۱۔ ایک عظیم دن　　　۱۲۔ ایک امین رسول

۱۳۔ ایک عظیم اجر　　　۱۴۔ ایک عظیم کامیابی

۱۵۔ ایک دردناک عذاب　　　۱۶۔ ایک آسان حساب

۱۷۔ ایک کھلا دشمن　　　۱۸۔ ایک نیک بادشاہ

۱۹۔ ایک عادل امام (حکمران)　　　۲۰۔ ایک نیک عورت

۲۰۔ ایک نیک عورت　　　۲۱۔ اچھی لڑکی

۲۲۔ لمبی لڑکی　　　۲۳۔ ایک زرد گائے

۲۴۔ مطمئن جان　　　۲۵۔ مقدس زمین

۲۶۔ ایک طویل جنگ　　　۲۷۔ پاکیزہ زندگی

۲۸۔ دو نیک آدمی　　　۲۹۔ دو نیک عورتیں

۳۰۔ دو نیک بندے　　　۳۱۔ دو نیک لڑکے

۳۲۔ دو ابلتے ہوئے چشمے　　　۳۳۔ دو طویل درس

۳۴۔ دو نیک استاد　　　۳۵۔ دو نیک استانیاں

۳۶۔ نیک عورتیں　　　۳۷۔ کچھ واضح آیات

۳۸۔ کچھ نئے قلم　　　۳۹۔ پرانی کتابیں

۴۰۔ متفرق دروازے

﴿مرکب اشاری﴾

ہرزبان میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیئے کچھ الفاظ استعمال ہوتے ہیں جیسے اردو میں ''یہ'' اور ''وہ'' اور انگریزی میں This اور That وغیرہ عربی زبان میں ایسے الفاظ کو اسمائے اشارہ کہتے ہیں جس اسم کی طرف اشارہ کیا جائے اسے مشار' الیہ کہا جاتا ہے اسم اشارہ اور مشار' الیہ مل کر مرکب اشاری بناتے ہیں مثلاً یہ کتاب، وہ کرسی، یہ لڑکے ، اور وہ لڑکیاں وغیرہ اردو اور انگریزی زبان کی طرح عربی میں بھی قریب اور دور کا فرق کر کے اسمائے اشارہ استعمال ہوتے ہیں جو جنس اور عدد کے لیئے بھی مختلف ہوتے ہیں۔ عربی زبان میں استعمال ہونے والے اسمائے اشارہ درج ذیل ہیں

اسمائے اشارہ

		واحد	مثنّٰی		جمع
			حالت رفع	حالت نصب اور جرّ	
قریب	مذکر	هٰذَا	هٰذَانِ	هٰذَيْنِ	هٰؤُلَآءِ
	مؤنث	هٰذِهٖ	هَاتَانِ	هَاتَيْنِ	
بعید	مذکر	ذٰلِکَ	ذَانِکَ	ذَيْنِکَ	اُولٰٓئِکَ
	مؤنث	تِلْکَ	تَانِکَ	تَيْنِکَ	

☆ تمام اسمائے اشارہ معرفہ ہیں۔

☆ واحد اور جمع کے اسمائے اشارہ مبنی ہیں۔

☆ سادہ ترین مرکب اشاری میں اردو کی طرح عربی میں بھی اشارہ پہلے آتا ہے اور مشار' الیہ بعد میں۔

☆ مرکب اشاری میں بھی مرکب توصیفی کی طرح مطابقت ضروری ہے البتہ اسم اشارہ مشار' الیہ کے مطابق استعمال ہوتا ہے

☆ مشار' الیہ اگر مذکر جمع مکسر ہو تو اسم اشارہ واحد مؤنث بھی استعمال ہوسکتا ہے۔

یہ	کتاب	وہ	لڑکی
اسم اشارہ	مشار' الیہ	اسم اشارہ	مشار' الیہ
هٰذَا	الْکِتَابُ	تِلْکَ	الْبِنْتُ

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ یہ آدمی	۲۔ وہ لڑکا
۳۔ یہ دو معلم	۴۔ وہ دو معلمات
۵۔ یہ لڑکے	۶۔ وہ عورتیں
۷۔ یہ پنکھا	۸۔ وہ گاڑی
۹۔ یہ کتابیں	۱۰۔ وہ رُسُل
۱۱۔ یہ شہر	۱۲۔ وہ نیک لڑکا
۱۳۔ وہ اونچے پہاڑ	۱۴۔ یہ امن والا شہر
۱۵۔ یہ دنیاوی زندگی	

﴿مرکب اضافی﴾

کم از کم دو اسماء کا ایسا مرکب جس میں ایک اسم کو دوسرے اسم کے ساتھ نسبت دی جائے یا ایک اسم کا دوسرے اسم کے ساتھ تعلق قائم کیا جائے مرکب اضافی کہلاتا ہے مثلاً لڑکے کی کتاب

جس اسم کو نسبت دی جائے اسے مضاف کہتے ہیں اور جس اسم کی طرف نسبت دی جائے وہ مضاف الیہ کہلاتا ہے۔ مندرجہ بالا مثال میں "کتاب" مضاف ہے جبکہ "لڑکا" مضاف الیہ ہے۔

اردو زبان کے برعکس عربی زبان میں "مضاف" پہلے آتا ہے اور مضاف الیہ بعد میں، لہٰذا ترجمہ کرتے ہوئے اس فرق کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

مرکب اضافی بنانے کا طریقہ:

مرکب اضافی کے دونوں اجزا مضاف اور مضاف الیہ پر قواعد کے اطلاق سے مرکب اضافی بنتا ہے۔

مضاف کے قواعد:

۱) مضاف پر اَلْ داخل نہیں ہوتا

۲) مضاف کا اعراب ہلکا ہوتا ہے

اسم کا اعراب ہلکا کرنے کا طریقہ:

- اسماء کی وہ Categories جن پر تنوین آتی ہے انکی تنوین ختم کردیں مثلاً

حالت رفع	حالت نصب میں	حالت جرّ میں
مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُ	مُسْلِمًا سے مُسْلِمَ	مُسْلِمٍ سے مُسْلِمِ
جَنَّةٌ سے جَنَّةُ	جَنَّةً سے جَنَّةَ	جَنَّةٍ سے جَنَّةِ
مُسْلِمَاتٌ سے مُسْلِمَاتُ	مُسْلِمَاتٍ سے مُسْلِمَاتِ	مُسْلِمَاتٍ سے مُسْلِمَاتِ

- مثنّٰی (مذکر اور موٴنث) اور جمع سالم مذکر اسماء کے آخر میں آنے والا نون ہٹادیں مثلاً

حالت رفع میں	حالت نصب اور حالت جرّ میں
مُؤْمِنَانِ سے مُؤْمِنَا	مُؤْمِنَيْنِ سے مُؤْمِنَيْ
اٰيَتَانِ سے اٰيَتَا	اٰيَتَيْنِ سے اٰيَتَيْ
مُسْلِمُوْنَ سے مُسْلِمُوْ	مُسْلِمِيْنَ سے مُسْلِمِيْ

مضاف الیہ کے قواعد:

مضاف الیہ ہمیشہ حالت جر میں ہوتا ہے

مضاف اور مضاف الیہ کے قواعد کے اطلاق کے بعد مطلوبہ مرکب اضافی

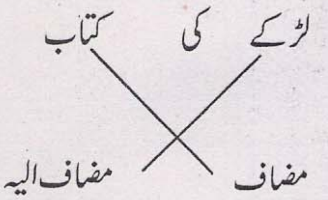

کِتَاب‘‘ وَلَد‘‘

کِتَابُ الْوَلَدِ

نوٹ: مرکب اضافی کی ترکیب کے معرفہ یا نکرہ ہونے کا فیصلہ مضاف الیہ کے معرفہ یا نکرہ ہونے پر کیا جائے گا، اُردو سے عربی میں ترجمہ کرتے وقت مرکب اضافی کی نکرہ یا معرفہ ترکیب کا فیصلہ اردو ترکیب کے ساتھ لگے ہوئے الفاظ ایک ، کوئی یا کچھ سے ہوگا۔ اردو ترکیب میں اگر ان الفاظ میں سے کوئی لفظ موجود ہے تو مرکب اضافی نکرہ بنائیں گے ورنہ معرفہ

عربی میں ترجمہ کریں

اللہ کا گھر	نماز کا قائم کرنے والا	مدینہ کے مسلمان	مسلمانوں کا گھر
اللہ کی کتاب	رمضان کا مہینہ	مکہ کے مشرک	مومنوں کی بستی
اللہ کا رسول	فجر کی نماز	اسرائیل کے بیٹے	تمام جہانوں کا رب
اللہ کا عذاب	غیب کا جاننے والا	آدم کے بیٹے	آسمانوں کے دروازے
اللہ کی نعمت	کسی عمل کرنے والے کا عمل	اللہ کی نشانیاں	آسمانوں کا نور
اللہ کا دین	کسی راستہ کا عبور کرنے والا	رحمٰن کے بندے	زمین کا نور
اللہ کا خوف	مؤمن کا قید خانہ/جیل	لوط کے بھائی	آسمانوں اور زمین کا نور
اللہ کا فضل	کافر کی جنّت	مسجد کے دروازے	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت
اللہ کی نشانی	مومن کی معراج	دین کا ستون	آسمانوں اور زمین کے خزانے
یوسف کے بھائی	اللہ کا بندہ	مریض کی عیادت	اللہ کی مدد
اللہ کے دو رسول	دو لڑکوں کی کتاب	مسلمانوں کے بھائی	مسجدوں کے دروازے
الرحمٰن کا بندہ	لڑکے کی دو کتابیں	دو کافروں کا قاتل	منافقوں کی نشانیاں
السمیع کا بندہ	مسجد کے دو دروازے	دو بھائیوں کا گھر	سلامتی کا گھر
قیامت کا دن	جیل کے دو ساتھی	آخرت کا گھر	قدر کی رات

احسان کا بدلہ　منافق کی دونشانیاں　جمعہ کا دن　موت کا ذکر

آخرت کا عذاب　شہر کے دو چور　قران کی تلاوت　آخرت کی کھیتی

مسجد کا دروازہ　محمود کا گھر　موسی کی قوم　ایوب کا صبر

جہنم کی آگ

پیچیدہ مرکب اضافی:

ایسا مرکب اضافی جس میں ایک سے زیادہ مضاف یا مضاف الیہ ہوں مثلاً حامد کے گھر کا دروازہ۔

مندرجہ بالا مرکب اضافی درحقیقت دو مرکبات اضافی کا مجموعہ ہے

۱) حامد کا گھر

۲) گھر کا دروازہ

پہلے مرکب اضافی میں ''گھر'' مضاف ہے اور ''حامد'' مضاف الیہ جبکہ دوسرے مرکب اضافی میں ''دروازہ'' مضاف ہے اور ''گھر'' مضاف الیہ اِن دونوں مرکبات میں مشترک ''گھر'' ہے جو پہلی ترکیب میں مضاف ہے اور دوسری ترکیب میں مضاف الیہ جبکہ ''حامد'' اور ''دروازہ'' بالترتیب مضاف الیہ اور مضاف ہیں۔

اِن دونوں مرکبات کو ملا کر جب ہم نے ایک مرکب بنایا تو ''حامد'' اور ''دروازہ'' تو مضاف الیہ اور مضاف ہی رہے جبکہ ''گھر'' مضاف اور مضاف الیہ دونوں حیثیتیں اختیار کر گیا۔

ایسے مرکب اضافی کا ترجمہ کرنے کا طریقہ بڑا آسان ہے پہلے ہر اسم کی حیثیت معین کرلیں پھر اسکی حیثیت کے مطابق قواعد کا اطلاق کردیں۔

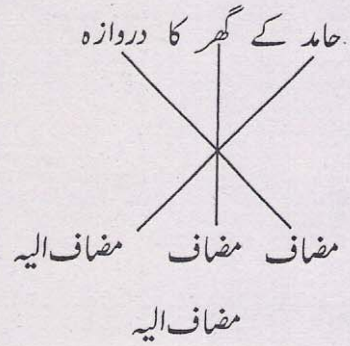

بَابُ بَيْتِ حَامِدٍ

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱) اللہ کے رسول کی دعا

۲) اللہ کے فضل کی علامت

۳) موت کی یاد کی کثرت

۴) بدلے کے دن کا مالک

۵) اللہ کے رسول کی اطاعت

۶) ابولہب کے دونوں ہاتھ

۷) آدم کے بیٹے کے دونوں قدم

۸) اللہ کے رسول کی بیٹی کی دعا

۹) زید کے گھر کے کمرے کی چابی

۱۰) مدینہ کے مسلمانوں کے گھر

نوٹ:۔ غیر منصرف اسماء جب مضاف ہو کر آتے ہیں تو حالت جرّ میں کسرہ یعنی زیر قبول کر لیتے ہیں۔

اللہ کی مساجد کے دروازے

اَبوَابُ مَسَاجِدِاللّٰهِ

مرکب اضافی میں ضمائر کا استعمال:

کسی اسم کی جگہ استعمال ہونے والے لفظ کو ضمیر کہتے ہیں مثلاً مرکب اضافی زید کی کتاب میں اسم زید کی جگہ اگر میں ضمیر استعمال کروں تو مرکب بنے گا اُس کی کتاب اسی طرح ''تمہاری کتاب'' اور ''میری کتاب'' میں استعمال ہونے والے الفاظ ''تمہاری'' اور ''میری'' بھی ضمائر ہیں آپ اپنے کسی دوست سے مخاطب ہیں کہ میں حامد کے گھر جا رہا تھا۔ وہ اور اس کا دوست راستے ہی میں مجھے مل گئے وہیں سے ہم تمہارے گھر آ گئے۔ مندرجہ بالا جملوں میں استعمال ہونے والے الفاظ ''میں، وہ، اس، مجھے، ہم تمہارے'' ضمائر ہیں۔

ہم پڑھ چکے ہیں کہ کسی ترکیب یا جملے میں اسم کو صحیح طور پر استعمال کرنے کے لیئے اس کے بارے میں وسعت، جنس، عدد اور اعراب کا معلوم ہونا ضروری ہے۔ ضمائر بھی چونکہ اسم ہیں لہذا ضمائر کے بارے میں بھی ہمیں یہ چاروں پہلو معلوم ہونے چاہییں۔ ضمائر کے بارے میں ہمیں یہ معلوم ہے کہ وہ معرفہ ہیں باقی تین پہلوؤں کو جاننے کے لیئے اگر ہم درج ذیل دو چارٹ یاد کر لیں تو ضمائر کو استعمال کرنا ہمارے لیئے آسان ہو جائے گا (انشاءاللہ)۔ کسی ترکیب یا جملے میں ہمیں جس ضمیر کی ضرورت پڑے گی ہم ان دو چارٹس میں سے متعلقہ ضمیر استعمال کریں گے۔

ضمائر حالت رفع میں

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	هُوَ	هُمَا	هُمْ
3rd Person	مؤنث	هِیَ	هُمَا	هُنَّ
حاضر	مذکر	اَنْتَ	اَنْتُمَا	اَنْتُمْ
2nd Person	مؤنث	اَنْتِ	اَنْتُمَا	اَنْتُنَّ
متکلّم	مذکر	اَنَا	نَحْنُ	نَحْنُ
1st Person	مؤنث			

ضمائر حالت نصب اور جر میں

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	__هٗ	__هُمَا	__هُمْ
3rd Person	مؤنث	__هَا	__هُمَا	__هُنَّ
حاضر	مذکر	__كَ	__كُمَا	__كُمْ
2nd Person	مؤنث	__كِ	__كُمَا	__كُنَّ
متکلّم	مذکر	__ی	__نَا	__نَا
1st Person	مؤنث			

نوٹ: حالت نصب اور جرّ کی ضمائر کو یاد کرنے کے لئے ہر ضمیر کے ساتھ لفظ ''attached'' کا استعمال کریں کیونکہ یہ ضمائر زیادہ تر الفاظ کے ساتھ ملا کر لکھے جاتے ہیں۔

مرکب اضافی میں ضمائر چونکہ مضاف الیہ کے طور پر آتے ہیں اور مضاف الیہ حالت جرّ میں ہوتا ہے لہذا مرکب اضافی میں حالت جرّ والے ضمائر استعمال ہونگے مثلاً

زید کی کتاب	اُس کی کتاب
كِتَابُ زَيْدٍ	كِتَابُهٗ
اُن (دو مذکر) کی کتاب	كِتَابُهُمَا
ان (سب مذکر) کی کتاب	كِتَابُهُمْ
اُس (ایک مؤنث) کی کتاب	كِتَابُهَا
ان (دو مؤنث) کی کتاب	كِتَابُهُمَا
ان (سب مؤنث) کی کتاب	كِتَابُهُنَّ
تیری (ایک مذکر کی) کتاب	كِتَابُكَ
تمہاری (دو مذکر کی) کتاب	كِتَابُكُمَا
تمہاری (سب مذکر کی) کتاب	كِتَابُكُمْ
تیری (مؤنث کی) کتاب	كِتَابُكِ
تمہاری (دو مؤنث کی) کتاب	كِتَا بُكُمَا
تمہاری (سب مؤنث کی) کتاب	كِتَابُكُنَّ
میری (ایک مذکر/مؤنث کی) کتاب	كِتَابِیْ
ہماری (دو/سب/ مذکر/مؤنث کی) کتاب	كِتَابُنَا

واحد مذکر غائب کی ضمیر یعنی '' ہٗ '':

واحد مذکر غائب کی ضمیر ہٗ کو لکھنے اور پڑھنے کے مختلف طریقے ہیں اس کا عام اصول یہ ہے کہ اس ضمیر سے پہلے اگر

- ☆ پیش یا زبر ہو تو ضمیر پر الٹا پیش آتا ہے جیسے — كِتَابُهٗ ۔ كِتَا بَهٗ
- ☆ زیر ہو تو ضمیر پر کھڑی زیر آتی ہے جیسے — كِتَا بِهٖ
- ☆ یائے ساکن ہو تو ضمیر پر زیر آتی ہے جیسے — كِتَابَیْهِ
- ☆ کوئی اور حرف ساکن ہو یا الف ہو تو ضمیر پر سیدھا پیش آتا ہے جیسے — كِتَابَاهُ۔ مِنْهُ

نوٹ: حالت نصب اور جرّ کی ضمائر هُمَا ، هُمْ اور هُنَّ کو بھی تبدیلی کے ساتھ پڑھا اور لکھا جاتا ہے۔ انکا اصول ہے کہ اگر ان ضمائر سے پہلے

- زیر آجائے یا
- یائے ساکن آجائے

توانھیں بالترتیب هِمَا، هِمْ اور هِنَّ لکھا اور پڑھا جاتا ہے مثلاً

بِهِمَا	بِهِمْ	بِهِنَّ
عَلَيْهِمَا	عَلَيْهِمْ	عَلَيْهِنَّ

واحد متکلم کی ضمیر یعنی ''ی'':

واحد متکلم کی ضمیر کو یائے متکلم کہا جاتا ہے اس ضمیر کے متعلق بھی چند اہم باتیں نوٹ کرنے والی ہیں۔

☆ یائے متکلم اپنے ماقبل زیر demand کرتی ہے اسم اس کی یہ demand پوری کرتا لہذا جب بھی مرکب اضافی میں یائے متکلم استعمال ہو تو مرکب اضافی تینوں اعرابی حالتوں میں ایک ہی شکل اختیار کیئے ہوتا ہے

حالت رفع	كِتَابٌ + ى = كِتَابِیْ
حالت نصب	كِتَابً + ى = كِتَابِیْ
حالت جر	كِتَابٍ + ى = كِتَابِیْ

☆ یائے متکلم کی طرف جب مثنّٰی (مذکر مؤنث) اور جمع سالم (مذکر) مضاف ہو کر آتے ہیں تو یائے متکلم پر زبر آتی ہے مثلاً

حالت رفع	كِتَابَا + ى = كِتَابَایَ
حالت نصب	كِتَابَیْ + ى = كِتَابَیَّ
حالت جر	كِتَابَیْ + ى = كِتَابَیَّ

☆ یائے متکلم سے پہلے اگر الف آجائے تو بھی یائے متکلم پر زبر آتی ہے مثلاً

عَصَایَ (میری لاٹھی)

☆ یائے متکلم کو آگے ملائیں تو بھی اس پر زبر آتی ہے مثلاً

رَبِّیَ اللّٰهُ (میرا رب اللہ ہے)

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ اُس کا رسول

۲۔ اُس کا بندہ

۳۔ اُس کی حمد

۴۔ ان دو کا گھر

۵۔ اس کے دونوں ہاتھ

۶۔ اُن سب کے اعمال

۷۔ تمہارا دین

۸۔ تمہارا حال

۹۔ تم دو کا رب

۱۰۔ تم سب کا دین

۱۱۔ ان سب کا گھر

۱۲۔ ہمارا اعمال نامہ

۱۳۔ میری قمیض

۱۴۔ میری حیات

۱۵۔ میری موت (میرا مرنا)

۱۶۔ میرا حکم

۱۷۔ میری اِطاعت

۱۸۔ میری نافرمانی

۱۹۔ ہمارا رب

۲۰۔ تم سب (مؤنث) کے صدقات

۲۱۔ تم سب کی مائیں

مرکب اضافی میں صفت کا استعمال:

بعض مرکب اضافی ایسے ہوتے ہیں جن میں صفت استعمال ہوتی ہے صفت مضاف کی بھی ہوسکتی ہے، مضاف الیہ کی بھی ہو سکتی ہے اور دونوں کی بھی مثلاً

اللہ کا باعزت رسول ۔ (مضاف کی صفت)

باعزت اللہ کا رسول ۔ (مضاف الیہ کی صفت)

باعزت اللہ کا باعزت رسول ۔ (مضاف، مضاف الیہ دونوں کی صفات)

ایسے مرکبات کا عربی میں ترجمہ کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ صفت کو نظر انداز کر کے پہلے صرف مرکب اضافی کا ترجمہ کرلیں اب اس کے آگے صفت لگائیں جو اسم کے چاروں پہلوں کی لحاظ سے اپنے موصوف کے مطابق ہو۔

۱) اللہ کا باعزت رسول

رَسُوْلُ اللّٰهِ الْكَرِيْمُ

یہاں اَلْکَرِیْمُ مضاف رَسُوْلُ کی صفت ہے جو اسم کے چاروں پہلوں کے اعتبار سے موصوف کے مطابق ہے۔

۲) باعزت اللہ کا رسول

رَسُوْلُ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ

یہاں اَلْکَرِیْمِ مضاف الیہ اَللّٰہِ کی صفت ہے اور اسم کے چاروں پہلوں کے اعتبار سے اپنے موصوف کے مطابق ہے۔

۳) باعزت اللہ کا باعزت رسول

رَسُوْلُ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ الْكَرِيْمُ

ایسی تراکیب میں پہلے صفت اُس اسم کی آئے گی جو قریب ہوگا اور وہ مضاف الیہ ہے۔

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ استاد کا نیک شاگرد

۲۔ محنتی استاد کا شاگرد

۳۔ اللہ کی عظیم نعمت

۴۔ عظیم اللہ کی نعمت

۵۔ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ

۶۔ نیک مومنوں کے دل

۷۔ محنتی استانی کا نیک شاگرد

مرکب اضافی میں اشارہ کا استعمال:

بعض مرتبہ مرکب اضافی میں مضاف یا مضاف الیہ کی طرح اشارہ کرنا مقصود ہوتا ہے مثلاً

لڑکے کی یہ کتاب (مضاف کی طرف اشارہ)

اِس لڑکے کی کتاب (مضاف الیہ کی طرف اشارہ)

ایسے مرکبات کا عربی میں ترجمہ کرنے کے لئے پہلے یہ جاننے کی کوشش کریں کہ اشارہ مضاف کی طرف ہے یا مضاف الیہ کی طرف پھر

☆ اگر اشارہ مضاف کی طرف ہو تو مرکب اضافی کے آخر میں لگادیں

☆ اگر اشارہ مضاف الیہ کی طرف ہو تو مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان لگادیں

یہ تو آپکو معلوم ہی ہے کہ اسم اشارہ اپنے مشارٌ الیہ کے مطابق استعمال ہوتا ہے۔

لڑکے کی یہ کتاب	اِس لڑکے کی کتاب
كِتَابُ الْوَلَدِ هٰذَا	كِتَابُ هٰذَا الْوَلَدِ

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ اُس سکول کا لڑکا

۲۔ سکول کی یہ لڑکی

۳۔ اِس گھر کا رب

۴۔ میری یہ قمیض (قَمِيصٌ)

۵۔ میرے استاد کی یہ گاڑی (سَيَّارَةٌ)

۶۔ تمہارا یہ بھائی

۷۔ لڑکے کی وہ سائیکل (دَرَّاجَةٌ)

۸۔ نیک معلّمہ کا یہ لڑکا

۹۔ میرے بھائی کا وہ گھر

۱۰۔ شہر کی یہ مساجد

﴿مرکب جارّی﴾

عربی زبان میں کچھ حروف ایسے ہیں جو اسم کو حالت جر میں لے جاتے ہیں انھیں حروفِ جارّہ کہتے ہیں۔ جو اسم حالت جر میں ہو اُسے مجرور کہتے ہیں۔ جارّ اور مجرور ملکر مرکب جاری بناتے ہیں۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والے حروف جارہ کی تعداد ۱۷ ہے ہم ان میں سے قرآن مجید میں استعمال ہونے والے حروف کا مطالعہ کریں گے جو درجہ ذیل ہیں۔

۱) **بِ**: یہ حرف اردو میں ''کے ساتھ'' کے معنی میں استعمال ہوتا ہے مثلًا بِالْحَقِّ (حق کے ساتھ)

بِالْقَلَمِ۔ بِنَصْرِ اللّٰهِ۔ بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ۔ بِاسْمِ رَبِّكَ۔ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ۔ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ

۲) **تَ**: (قسم کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اللہ کے ساتھ مخصوص ہے) تَاللّٰهِ (اللہ کی قسم)

۳) **وَ**: (یہ بھی قسم کے لئے استعمال ہوتا ہے) وَاللّٰهِ (اللہ کی قسم)

وَالشَّمْسِ۔ وَالْقَمَرِ۔ وَالنَّهَارِ۔ وَالَّيْلِ۔ وَالسَّمَاءِ۔ وَالْاَرْضِ۔ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ۔ وَالطَّارِقِ۔ وَالْعَصْرِ۔ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ۔ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ۔ وَرَبِّىْ

۴) **كَ**: (کی طرح۔ کی مانند۔ کے جیسا۔ like) كَالْقَمَرِ (چاند کی طرح۔ چاند جیسا)

كَالْحِمَارِ۔ كَالْجِبَالِ۔ كَالْحِجَارَةِ۔ كَالْاَنْعَامِ۔ كَالْمُجْرِمِيْنَ۔ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ۔ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ۔ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ۔ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ۔ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ۔

۵) **فِىْ**: (میں In) فِى الْبَيْتِ (گھر میں)

فِى الْمَسْجِدِ۔ فِى الْكِتَابِ۔ فِى الْغُرْفَةِ۔ فِى الْجَنَّةِ۔ فِى جَهَنَّمَ۔ فِى الَّيْلِ۔ فِى النَّهَار فِى الْاَرْضِ۔ فِى السَّمٰوٰتِ۔ فِى الْقُرْاٰنِ۔ فِىْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ۔ فى اَمَانِ اللّٰهِ۔ فِى رَحْمَتِه۔ فِىْ اَمْوَالِكُمْ۔ فِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى۔

فى لَوحٍ مَحْفُوْظٍ۔ فِى صُدُوْرِ النَّاسِ۔ فِىْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ۔

۶۔۷) **مِنْ** اور **عَنْ**: (سے From) مِنْ مَكَّةَ (مکہ سے)

مِنَ الْمَدِيْنَةِ۔ مِنَ الْبَيْتِ۔ مِنَ الْمَسْجِدِ۔ مِنَ السَّمَاءِ۔ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔

مِنْ عِنْدِاللّٰهِ۔ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ۔ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ۔

نوٹ: مِنْ کے نون ساکن کو آگے ملانے کے لیئے زبر دی جاتی ہے۔

عَنْ اَنَسٍ۔ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ۔ عَنِ الْفَحْشَاءِ۔ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

۸) **اِلیٰ**: (تک۔کیطرف To,towards) اِلیٰ جَبَلٍ (کسی پہاڑ کی طرف)

اِلیٰ الْبَیْتِ۔ اِلَی السُّوقِ۔ اِلَی الا بِلِ۔ اِلَی السَّماءِ۔ اِلَی الْجِبَالِ۔ اِلی الْاَرْضِ۔ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَ قْصٰی۔ اِلٰی ذِکْرِاللّٰهِ۔

۹) **عَلٰی**: (پر On - At) عَلَی الْکُرْسِیّ (کرسی پر)

عَلَی الْعَرْشِ۔ عَلَی الْعَالَمِیْنَ۔ عَلیٰ قُلُوْبِهِمْ۔ عَلیٰ سَمْعِهِمْ۔ عَلیٰ اَبْصَارِهِمْ۔

۱۰) **حَتّٰی**: (تک Till) حَتّٰی حِیْنٍ (ایک مقرر وقت تک)

حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔

۱۱) **لِ(لامِ جارہ)**: (کے لئے For) لِزَیْدٍ (زید کے لیئے)

لِوَلَدٍ۔ لِبَشَرٍ۔ لِرَجُلٍ۔

نوٹ: لامِ جارہ جب معرف باللام اسم پر داخل ہوتا ہے تو اسم کا ھمزہ الوصل لکھنے میں بھی نہیں آتا۔

لِلْوَلَدِ۔ لِلرَّجُلِ۔ لِلذِّکْرِ۔ لِلْمُتَّقِیْنَ۔ لِلْکَا فِرِیْنَ۔ لِاَمْرِ اللّٰهِ۔

نوٹ: لام جارہ ملکیت کے لیئے بھی استعمال ہوتا ہے اس وقت اُسے لامِ تملیک یعنی مالک بنانے والی لام کہتے ہیں مثلاً

لِلّٰهِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور

لِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

میں لِلّٰهِ کا ترجمہ ''اللہ کا'' کرنا زیادہ مناسب ہے

کچھ حروف جارہ ضمائر کے ساتھ بھی استعمال ہوتے ہیں چونکہ حروف جارہ اسم کو جر دیتے ہیں لہذا ان کے ساتھ جو ضمائر استعمال ہونگے وہ حالت جر والے ہونگے۔حروف جارہ کا ضمائر کے ساتھ استعمال درج ذیل ہے

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب 3rd Person	مذکر	بِهٖ	بِهِمَا	بِهِمْ
	مؤنث	بِهَا	بِهِمَا	بِهِنَّ
حاضر 2nd Person	مذکر	بِکَ	بِکُمَا	بِکُمْ
	مؤنث	بِکِ	بِکُمَا	بِکُنَّ
متکلم 1st Person	مذکر	بِیْ	بِنَا	
	مؤنث			

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	مِنْهُ	مِنْهُمَا	مِنْهُمْ
3rd Person	مؤنث	مِنْهَا	مِنْهُمَا	مِنْهُنَّ
حاضر	مذکر	مِنْکَ	مِنْکُمَا	مِنْکُمْ
2nd Person	مؤنث	مِنْکِ	مِنْکُمَا	مِنْکُنَّ
متکلّم	مذکر	مِنِّی	مِنَّا	
1st Person	مؤنث			

نوٹ: حروف جار عَنْ کو مِنْ پر قیاس کرتے ہوئے مشق کریں

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر			
3rd Person	مؤنث			
حاضر	مذکر			
2nd Person	مؤنث			
متکلّم	مذکر			
1st Person	مؤنث			

جمع	مثنّٰی	واحد		
اِلَیْہِمْ	اِلَیْہِمَا	اِلَیْہِ	مذکر	غائب
اِلَیْہِنَّ	اِلَیْہِمَا	اِلَیْہَا	مؤنث	3rd Person
اِلَیْکُمْ	اِلَیْکُمَا	اِلَیْکَ	مذکر	حاضر
اِلَیْکُنَّ	اِلَیْکُمَا	اِلَیْکِ	مؤنث	2nd Person
اِلَیْنَا		اِلَیَّ	مذکر	متکلّم
			مؤنث	1st Person

نوٹ: حروف جار علیٰ کو اِلیٰ پر قیاس کرتے ہوئے مشق کریں

جمع	مثنّٰی	واحد		
			مذکر	غائب
			مؤنث	3rd Person
			مذکر	حاضر
			مؤنث	2nd Person
			مذکر	متکلّم
			مؤنث	1st Person

جمع	مثنّٰی	واحد		
فِيهِمْ	فِيهِمَا	فِيهِ	مذکر	غائب
فِيهِنَّ	فِيهِمَا	فِيهَا	مؤنث	3rd Person
فِيكُمْ	فِيكُمَا	فِيكَ	مذکر	حاضر
فِيكُنَّ	فِيكُمَا	فِيكِ	مؤنث	2nd Person
فِينَا		فِيَّ	مذکر	متکلّم
			مؤنث	1st Person

جمع	مثنّٰی	واحد		
لَهُمْ	لَهُمَا	لَهٗ	مذکر	غائب
لَهُنَّ	لَهُمَا	لَهَا	مؤنث	3rd Person
لَكُمْ	لَكُمَا	لَكَ	مذکر	حاضر
لَكُنَّ	لَكُمَا	لَكِ	مؤنث	2nd Person
لَنَا		لِيْ	مذکر	متکلّم
			مؤنث	1st Person

لام جارہ اور ضمائر:

لام جارہ جب ضمائر پر داخل ہوتا ہے تو زبر والا ہوتا ہے سوائے واحد متکلم کے

عربی زبان میں کسی اسم، فعل، حرف پر زور دینے کے لیئے ایک زبر والا لام استعمال کیا جاتا ہے جیسے لام تاکید کہتے ہیں لام تاکید اسم کی اعرابی حالت کو تبدیل نہیں کرتا۔

لَزَیْدٌ ۔ لَکَنُوْدٌ ۔ لَشَدِیْدٌ (اسم کے ساتھ)

لَیَنْصُرَنَّ ۔ لَتُسْئَلُنّ ۔ لَنَکُوْنَنَّ (فعل کے ساتھ)

لَفِی (حرف کے ساتھ)

ضمائر کے ساتھ استعمال ہونے والے لام جارہ اور لام تاکید کی پہچان:

ہم پڑھ آئے ہیں کہ لام جارہ جب ضمائر پر داخل ہوتا ہے تو زبر والا ہوتا ہے سوائے واحد متکلم جبکہ لام تاکید ہوتا ہی زبر والا ہے تو ضمائر کے ساتھ استعمال ہونے پر لام جارہ اور لام تاکید کا فرق کس طرح ہوگا؟

اس سوال کا جواب نہایت آسان ہے۔

زبر والے لام کے ساتھ اگر حالت رفع والی ضمیر استعمال ہو تو وہ لام تاکید ہے اور اگر جر والی ضمیر استعمال ہو تو وہ لام جارہ ہے مثلاً

لَھُوَ لَ + ھُوَ = لام تاکید

لَہٗ لَ + ہٗ = لام جارہ

لَھِیَ لَ + ھِیَ = لام تاکید

لَھَا لَ + ھَا = لام جارہ

﴾مرکب تام﴿

تام کے معنی ہیں ''مکمل''

دو یا دو سے زائد الفاظ کا ایسا مرکب جس میں بات پوری ہو جائے مرکب تام کہلاتا ہے مرکب تام کو جملہ بھی کہتے ہیں جس جملے کی ابتداء اسم سے ہو اسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔

جملہ اسمیہ:

عربی زبان کی خصوصیت ہے کہ اس میں جملہ فعل کے بغیر بھی بن جاتا ہے اور چونکہ ہم نے ابھی تک صرف اسم پڑھا ہے لہذا ہم اسماء کے مرکب سے ہی جملہ بنائیں گے۔

جملہ اسمیہ کے اجزاء معلوم کرنے کے لیئے درج ذیل جملے پر غور کریں۔

لڑکا نیک ہے

جملہ پر غور کرنے سے ہمیں معلوم ہوگا کہ اس کے دو اجزاء ہیں ایک لڑکا جس سے جملہ شروع ہو رہا ہے اور جسکے متعلق بات کہی جا رہی ہے جبکہ دوسرا جزو ہے ''نیک ہے'' یعنی وہ بات جو کہی جا رہی ہے۔

انگریزی گرامر میں انہیں بالترتیب Subject اور Predicate کہتے ہیں۔

عربی میں جسکے متعلق بات کہی جائے اسے مبتداء کہتے ہیں اور جو بات کہی جائے اسے خبر کہتے ہیں، عربی کے جملہ اسمیہ میں عام طور پر مبتداء پہلے آتا ہے اور خبر بعد میں۔عربی میں ہے، ہوں یا ہیں کے لیئے الفاظ موجود نہیں ہیں۔الفاظ کو ایک خاص ترکیب میں لانے سے یہ مفہوم از خود پیدا ہو جاتا ہے۔اردو سے عربی میں ترجمہ کرتے ہوئے جملہ اسمیہ میں سب سے پہلے مبتداء اور خبر کا تعین کرلیں پھر مبتداء اور خبر کے قواعد لاگو کرتے ہوئے جملہ کو مکمل کریں۔

مبتداء اور خبر کے قواعد:

☆ وسعت کے لحاظ سے مبتداء عام طور پر معرفہ اور خبر عام طور پر نکرہ ہوتی ہے

☆ اعراب کے لحاظ سے مبتداء اور خبر دونوں حالت رفع میں ہوتے ہیں

☆ جنس اور عدد کے لحاظ سے خبر مبتداء کے مطابق ہوتی ہے

مندرجہ بالا باتوں کا خیال رکھتے ہوئے ''لڑکا نیک ہے'' کا ترجمہ کریں

لڑکا / نیک ہے

مبتداء خبر

اَلْوَلَدُ صَالِحٌ

☆ طریقہ کار ذہن میں رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اس طرح ہوگا

۱۔	لڑکی نیک ہے	اَلْبِنْتُ صَالِحَۃٌ
۲۔	دو لڑکے نیک ہیں	اَلْوَلَدَانِ صَالِحَانِ
۳۔	دو لڑکیاں نیک ہیں	اَلْبِنْتَانِ صَالِحَتَانِ
۴۔	لڑکے نیک ہیں	اَلْاَوْلَادُ صَالِحُوْنَ
۵۔	لڑکیاں نیک ہیں	اَلْبَنَاتُ صَالِحَاتٌ
۶۔	قلم نئے ہیں	اَلْاَقْلَامُ جَدِیْدَۃٌ
۷۔	کتابیں پرانی ہیں	اَلْکُتُبُ قَدِیْمَۃٌ

نوٹ: مبتداء جب غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو اس کی خبر عموماً واحد مؤنث استعمال ہوتی ہے

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ اللہ رحم کرنے والا ہے

۲۔ محمد رسول ہیں

۳۔ قران حق ہے

۴۔ مسجد وسیع ہے

۵۔ کمرہ بڑا ہے

۶۔ زمین وسیع ہے

۷۔ دو لڑکے سچے ہیں

۸۔ منافق جھوٹے ہیں

۹۔ دو لڑکیاں محنتی ہیں

۱۰۔ عورتیں نیک ہیں

☆ ضمائراور اسمائے اشارہ چونکہ معرفہ ہوتے ہیں لہذا وہ بھی مبتداء بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

۱۔ وہ نیک ہے

۲۔ وہ دونوں سچے ہیں

۳۔ وہ (سب) برابر ہیں

۴۔ وہ معلّمہ ہے

۵۔ وہ دونوں (مؤنث) محنتی ہیں

۶۔ وہ (سب مؤنث) عبادت گزار ہیں

۷۔ تم یوسف ہو

۸۔ تم (سب) مسلمان ہو

۹۔ تو فاطمہ ہے

۱۰۔ میں محنتی ہوں

۱۱۔ ہم مومن ہیں

۱۲۔ یہ قلم ہے

۱۳۔ وہ کرسی ہے

۱۴۔ یہ دونوں جادوگر ہیں

۱۵۔ وہ دونوں ذہین ہیں

۱۶۔ وہ فلاح پانے والے ہیں

۱۷۔ یہ پنکھا ہے

۱۸۔ وہ جھوٹی ہیں

۱۹۔ یہ دونوں (مؤنث) محنتی ہیں

۲۰۔ وہ جادوگر ہیں

﴾جملہ اسمیہ میں مرکبات کا استعمال﴿

اب تک ہم نے جملہ اسمیہ کی جتنی بھی مثالیں کیں ان سب میں مبتداء اور خبر مفرد تھے لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا بعض اوقات جملہ اسمیہ میں کبھی مبتدا مرکب ہوتا ہے اور کبھی خبر اور کبھی دونوں ہی مرکب ہوتے ہیں مثلاً

لمبا آدمی نیک ہے	مبتداء مرکب (توصیفی)
قران اللہ کا کلام ہے	خبر مرکب (اضافی)
رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے	مبتداء مرکب (اضافی) خبر مرکب (اضافی)

مندرجہ بالا جملوں کا ترجمہ کرنے کا طریقہ بھی وہی ہے یعنی پہلے مبتداء اور خبر کا تعین کریں پھر مبتداء اور خبر کے متعلق یہ معلوم کریں کہ آیا وہ مفرد ہیں یا مرکب اگر مرکب ہیں تو کونسا مرکب پھر ترجمہ کرلیں۔

۱) لمبا آدمی/ نیک ہے

مبتداء — خبر

مرکب (توصیفی) — مفرد

اَلرَّجُلُ الطَّوِیْلُ صَالِحٌ

۲) قرآن/ اللہ کا کلام ہے

مبتداء — خبر

مفرد — مرکب (اضافی)

اَلْقُرْاٰنُ کَلَامُ اللّٰہِ

۳) رسول کی اطاعت/ اللہ کی اطاعت ہے

مبتداء — خبر

اِطَاعَةُ الرَّسُوْلِ اِطَاعَةُ اللّٰہِ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ زید نیک لڑکا ہے

۲۔ حامد کا بھائی سچا ہے

۳۔ محمد اللہ کے رسول ہیں

۴۔ جھوٹا آدمی موجود ہے

۵۔ اللہ کی مدد قریب ہے

۶۔ اللہ متقیوں کا ولی ہے

۷۔ نماز دین کا ستون ہے

۸۔ نماز مومن کی معراج ہے

۹۔ دنیا کا سامان قلیل ہے

۱۰۔ دعا عبادت کا مغز ہے

۱۱۔ دنیا مومن کی قید اور کافر کی جنت ہے

۱۲۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے

۱۳۔ روزہ ایک ڈھال ہے

۱۴۔ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے

۱۵۔ اللہ بدلے کا دن کا مالک ہے

۱۶۔ اللہ تمام جہانوں کا مالک ہے

۱۷۔ یہ کتاب نئی ہے

۱۸۔ حامد کا یہ قلم پرانا ہے

۱۹۔ **وہ اللہ کے نیک بندے ہیں**

۲۰۔ وہ پنکھا پرانا ہے

۲۱۔ یہ زید کے لڑکے ہیں

۲۲۔ یہ دونوں زید کے لڑکے ہیں

۲۳۔ حامد اور زید نیک ہیں

۲۴۔ فاطمہ اور زید نیک ہیں

نوٹ: مبتداء اگر ایک سے زائد ہوں اور مختلف الجنس ہوں تو خبر مذکر آئے گی۔

درج ذیل پیرا گراف کا عربی میں ترجمہ کریں۔

اللہ ہمارا رب ہے۔ وہ ہمارا خالق ہے۔ ہم اس کے بندے ہیں۔ ہم مسلمان ہیں۔ اسلام ہمارا دین ہے۔ محمد ہمارے نبی ہیں۔ وہ عبداللہ کے بیٹے ہیں۔ فاطمہ اور زینب ان کی بیٹیاں ہیں۔ ابوبکر اور عمر آپ ﷺ کے سسر ہیں۔ عثمان اور علی آپ ﷺ کے داماد ہیں۔

﴿جملہ اسمیہ میں متعلق خبر﴾

بعض اوقات جملہ اسمیہ میں مبتداء اور خبر کے علاوہ ایک تیسرا جز وہوتا ہے جیسے متعلق خبر کہا جاتا ہے مثلاً آدمی گھر میں موجود ہے مذکورہ جملے میں ''آدمی'' مبتدا ''موجود ہے'' خبراور ''گھر میں'' متعلق خبر ہے عربی میں ترتیب کے لحاظ سے متعلق خبر عموماً خبر کے بعد ہی آتا ہے۔

اَلرَّجُلُ مَوْجُوْدٌ فِی الْبَیْتِ

علم کی طلب ہر مسلم پر فرض ہے

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ

نوٹ: بعض مرتبہ متعلق خبر کو خبر سے پہلے لے آتے ہیں مثلاً

اَللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ قران لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔

۲۔ یہ کتاب متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔

۳۔ مرد عورتوں پر قوام ہیں۔

۴۔ نماز نیند سے بہتر ہے۔

۵۔ احسان کی روش اختیار کرنے والا خیر سے قریب ہوتا ہے اور شر سے دور ہوتا ہے۔

☆ بعض مرتبہ جملہ اسمیہ میں خبر موجود نہیں ہوتی اِس صورت میں متعلق خبر اسکی جگہ لے لیتا ہے اِسی صورت میں متعلق خبر کو قائم مقام خبر یا صرف خبر کہتے ہیں۔

آدمی گھر میں ہے	اَلرَّجُلُ فِي الْبَيْتِ
تمام تعریفیں اللہ کی ہیں	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
جنت متقیوں کے لئے ہے	اَلْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ
جھنم کافروں کے لئے ہے	جَهَنَّمُ لِلْكَافِرِيْنَ
حیاء ایمان میں سے ہے	اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ
انسان خسارے میں ہے	اَلْاِنْسَانُ فِیْ خُسْرٍ
میرا گھر مسجد کے سامنے ہے	بَيْتِیْ اَمَامَ الْمَسْجِدِ

☆ بعض مرتبہ قائم مقام خبر کو مبتداء سے مقدم کر دیا جاتا ہے جس سے جملے میں ایک طرح کی تاکید پیدا ہو جاتی ہے مثلاً

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالارضِ — آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے

لِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ — آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے ہیں

اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ — تمہارا لوٹنا ہماری ہی طرف ہے

نوٹ: جار مجرور اور ظرف جملہ اسمیہ میں خبر تو بن سکتے ہیں لیکن مبتداء نہیں عربی زبان میں کوئی جملہ جار مجرور یا ظرف سے شروع ہو رہا ہو تو اسکے بعد آنے والا اسم (خواہ وہ مفرد ہو یا مرکب) مبتدا ہوتا ہے اگر چہ نکرہ ہو

☆ مبتداء کو نکرہ لانے کے لیے یہ اسلوب اختیار کیا جاتا ہے اور اُسے مؤخر کر دیا جاتا ہے مثلاً

فِى الْبَيْتِ رَجُلٌ — (گھر میں ایک آدمی ہے)

مَعَ الْعُسْرِ يُسْرٌ — (تنگی کے ساتھ آسانی ہے)

فِى الْجَسَدِ مُضْغَةٌ — (جسم میں ایک لوتھڑا ہے)

فِى قُلُوْبِهِم مَرَضٌ

لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

عَلٰى قُلُوْبِهِم غِشَاوَةٌ

فِى الصُّلْحِ خَيْرٌ

اَمَامَ الْمَسْجِدِ شَجَرَةٌ

فِى الْفَسَادِ شَرٌّ

فِىْ حَيَاةِ الرَّسُوْلِ اُسْوَةٌ

لِىْ اَخٌ

فِىْ بَيْتِىْ حَدِيْقَةٌ

فى غُرْفَتِىْ مِرْوَحَةٌ جَمِيْلَةٌ

﴿جملہ اسمیہ میں تاکید کا مفہوم پیدا کرنا﴾

جملہ اسمیہ میں تاکید کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے عموماً جملے کے شروع میں لفظ ''اِنَّ'' کا اضافہ کرتے ہیں جس کے معنی ''بے شک یا یقیناً'' ہیں جملہ اسمیہ پر جب ''اِنَّ'' داخل ہوتا ہے تو جملہ اسمیہ میں ایک اعرابی تبدیلی بھی واقع ہوتی ہے وہ یہ کہ جملہ اسمیہ کا مبتدا حالت نصب میں چلا جاتا ہے مثلًا

زید نیک ہے	زَیْدٌ صَالِحٌ
بیشک زید نیک ہے	اِنَّ زَیْدًا صَالِحٌ

جملہ اسمیہ پر ''اِنَّ'' کے داخل ہونے کے بعد جملہ اسمیہ کا مبتدا ''اِنَّ کا اسم'' اور خبر ''اِنَّ کی خبر'' کہلاتی ہے

مندرجہ زیل جملوں پر ''اِنَّ'' داخل کر کے ترجمہ کریں

۱۔ اَللّٰہُ غَفُوْرٌ
۲۔ اَلرَّجُلَانِ صَالِحَانِ
۳۔ اَلْمُعَلِّمُوْنَ مُجْتَهِدُوْنَ
۴۔ اَلْبِنْتَانِ صَادِقَتَانِ
۵۔ اَلنِّسَآءُ مُؤْمِنَاتٌ
۶۔ هُوَ صَادِقٌ
۷۔ هُمْ كَاذِبُوْنَ
۸۔ هِيَ مُجْتَهِدَةٌ
۹۔ اَنْتَ اَمِيْنٌ
۱۰۔ اَنْتِ مِنَ الْخَاطِئِيْنَ
۱۱۔ اَنْتُمْ جَاهِلُوْنَ
۱۲۔ اَنَا مُسْلِمٌ
۱۳۔ نَحْنُ عِبَادُاللّٰهِ
۱۴۔ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةٌ
۱۵۔ لِيْ جَارَانِ
۱۶۔ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
۱۷۔ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ
۱۸۔ خَيْرُالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ
۱۹۔ كِتَابِيْ جَدِيْدٌ
۲۰۔ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةٌ

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ علم نافع ہے	۲۔ یقیناً علم نافع ہے
۳۔ اللہ کی مدد قریب ہے	۴۔ بیشک اللہ کی مدد قریب ہے
۵۔ تیرے رب کی پکڑ سخت ہے	۶۔ یقیناً تیرے رب کی پکڑ سخت ہے
۷۔ یقیناً قیامت کا زلزلہ بڑی چیز ہے	۸۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے
۹۔ یقیناً کافر جہنم کی آگ میں داخل ہونے والے ہیں	۱۰۔ یقیناً وہ نیک ہے
۱۱۔ بے شک تم ذہین ہو	۱۲۔ یقیناً ہم اللہ کے ہیں
۱۳۔ میں اللہ کا بندہ ہوں	۱۴۔ یقیناً میں مسلمانوں میں سے ہوں
۱۵۔ یقیناً یہ دونوں جادوگر ہیں	

☆ اِنَّ کی خبر پر لام تاکید داخل کرنے سے جملہ میں مزید تاکید پیدا ہو جاتی ہے

اَلشِّرْكُ ظُلْمٌ عَظِيْمٌ

اِنَّ الشِّرْكَ ظُلْمٌ عَظِيْمٌ

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

مندرجہ ذیل جملوں پر اِنَّ اور لام تاکید کا استعمال کریں

۱۔ بَطْشُ رَبِّكَ شَدِيْدٌ

۲۔ اَلْمُنَافِقُوْنَ كَاذِبُوْنَ

۳۔ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۴۔ اَنْتَ رَسُوْلُهٗ

۵۔ اَلْاِنْسَانُ فِیْ خُسْرٍ

۶۔ اَلْاَبْرَارُ فِیْ نَعِيْمٍ

۷۔ اَلْفُجَّارُ فِیْ جَحِيْمٍ

۸۔ اَلْاِنْسَانُ لِرَبِّهٖ كَنُوْدٌ

۹۔ هُوَ عَلٰی ذٰلِكَ شَهِيْدٌ

۱۰۔ هُوَ لِحُبِّ الْخَيْرِ شَدِيْدٌ

۱۱۔ رَبُّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَبِيْرٌ

۱۲۔ هٰذَا فِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی

﴾حروف مشبہ بالفعل﴿

عربی زبان میں چھ حروف ایسے ہیں جو جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اس کے مبتدا کو حالت نصب میں لے جاتے ہیں جبکہ خبر اپنی اصلی حالت میں ہی رہتی ہے۔ انھیں حروف مشبہ بالفعل کہتے ہیں، ان میں سے ایک حرف ''اِنَّ'' کے بارے میں ہم تفصیل سے پڑھ چکے ہیں لہذا باقی حروف کے عمل کو سمجھنے میں ہمیں مشکل نہیں ہوگی۔

ان حروف کی تفصیل درج ذیل ہے

۱) اِنّ (بے شک۔یقیناً)

اس کے بارے میں ہم تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔

۲) اَنّ (بے شک۔یقیناً)

اِنَّ عام طور پر جملے کے شروع میں آتا ہے جبکہ اَنَّ جملے کے درمیان میں

☆ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

۳) كَاَنّ (گویا کہ)

یہ حروف تشبیہ کی لئے استعمال ہوتا ہے، حرف جار ''کَ'' کے مقابلے میں اسکی تشبیہ قوی تر ہوتی ہے۔

كَاَنَّ زَيْدًا اَسَدٌ (گویا زید شیر ہے)

كَاَنَّ الطِّفْلَ قَمَرٌ (گویا کہ بچہ چاند ہے)

۴) لٰكِنَّ (لیکن)

عام طور پر دو جملوں کے درمیان میں آتا ہے

☆ بے شک قران واضح ہے لیکن کافر جاہل ہیں

اِنَّ (اَلْقُرْاٰنَ بَيِّنٌ) لٰكِنَّ (اَلْكَافِرُوْنَ جَاهِلُوْنَ)

اِنّ اَلْقُرْاٰنَ بَيِّنٌ لٰكِنَّ اَلْكَافِرِيْنَ جَاهِلُوْنُ

☆ زید عالم ہے لیکن اسکا بیٹا جاہل ہے

زَيْدٌ عَالِمٌ لٰكِنَّ ابْنَهٗ جَاهِلٌ

☆ آدمی امیر ہے لیکن (وہ) بخیل ہے

اَلرَّجُلُ غَنِيٌّ لٰكِنَّهٗ بَخِيْلٌ

☆ لوگوں کے حساب کا وقت قریب ہے لیکن انکی اکثریت غافل ہے

وَقْتُ حِسَابِ النَّاسِ قَرِيْبٌ لٰكِنَّ اَكْثَرَ هُمْ غَافِلُوْنَ

۵) لَیْتَ (کاش)

تمنا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے

☆ کاش اسلام غالب ہو

لَیْتَ الْاِسْلَامَ غَالِبٌ

☆ کاش صحت دائمی ہوتی

لَیْتَ الصِّحَّۃَ دَائِمَۃٌ

☆ کاش اس کا باپ زندہ ہوتا

لَیْتَ اَبَاہُ حَیٌّ

۶) لَعَلَّ (شاید۔تاکہ)

امید اور توقع کے معنی میں آتا ہے اندیشے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے

☆ شاید زید سچا ہو

لَعَلَّ زَیْدًا صَادِقٌ

☆ شاید زید بیمار ہو

لَعَلَّ زَیْدًا مَرِیْضٌ

نوٹ: یادر ہے حروف مشبہ بالفعل جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو حالت نصب میں لے جاتے ہیں اور اب جملہ اسمیہ کا مبتدا ان حروف کا اسم اور خبر ان حروف کی خبر کہلاتی ہے۔

- اگر ان حروف کے ساتھ ''مَا'' زَائدہ لگ جائے تو وہ ان حروف کا اثر ختم کر دیتی ہے یعنی انکا عمل روک دیتی ہے یہ مَا کَآفّہ کہلاتی ہے یعنی عمل روک دینے والی مَا۔

یہ ''مَا'' ان حروف کے ساتھ ملا کر لکھی جاتی ہے جیسے

اِنَّمَا ۔ اَنَّمَا ۔ لَیْتَمَا وغیرہ۔

- اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ
- اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ
- اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ
- اِنَّمَا اَنْتَ مُذَکِّرٌ
- اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّکِ
- اَنَّمَا ھٰذِہِ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا مَتَاعٌ

جملہ اسمیہ میں تخصیص یا حصر کا مفہوم پیدا کرنا

جملہ اسمیہ میں تخصیص یا حصر یعنی ''ہی'' کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے

☆ مبتدا اور خبر کے درمیان حالت رفع والی ضمیر لائیں جو مبتدا کے مطابق ہو۔

☆ خبر کو معرفہ بنادیں (اگر معرفہ نہ ہو) مثلاً

۱) اَللّٰہُ غَفُوْرٌ''

i) اَللّٰہُ ھُوَ غَفُوْرٌ''

ii) اَللّٰہُ ھُوَ الْغَفُوْرُ (اللہ ہی بخشنے والا ہے)

۲) اَلْقُرْاٰنُ حَقٌ

i) اَلْقُرْاٰنُ ھُوَ حَقٌّ''

ii) اَلْقُرْاٰنُ ھُوَالْحَقُّ (قران ہی حق ہے)

درج زیل جملوں میں حصر کا مفہوم پیدا کریں

۱) اُولٰئِکَ مُفْلِحُوْنَ

۲) اَلْکَافِرُوْنَ ظَالِمُوْنَ

۳) اَصْحٰبُ الْجَنّۃِ فَائِزُوْنَ

۴) ھٰذَا کِتَابُکَ

۵) اَلْاٰخِرَۃُ دَارُالْقَرَارِ

عربی میں ترجمہ کریں

۱) یقیناً اللہ ہی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے

۲) یقیناً تو ہی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے

۳) یقیناً وہ ہی سننے والا جاننے والا ہے

۴) یقیناً وہ ہی بے وقوف ہیں

۵) یقیناً وہ ہی فساد کرنے والے ہیں

۶) (اللہ نے فرمایا) یقیناً میں ہی اللہ ہوں

مندرجہ ذیل جملے میں حصر کا مفہوم پیدا کر کے اِنَّ اور لام تاکید کا اضافہ کریں

اَلدَّارُالْاٰخِرَۃُ حَیَوَان'' (آخری گھر (آخرت کا گھر) زندگی ہے)

جملہ اسمیہ کو منفی بنانا

جملہ اسمیہ میں نفی کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے اس کے شروع میں زیادہ تر "مَا" یا "لَيْسَ" کا اضافہ کرتے ہیں "مَا" یا "لَيْسَ" کے جملہ اسمیہ پر داخل ہونے سے جملہ اسمیہ کی خبر حالت نصب میں چلی جاتی ہے مثلاً

زَيْدٌ صَالِحٌ (زید نیک ہے)

مَا / لَيْسَ (زَيْدٌ صَالِحٌ)

مَا زَيْدٌ صَالِحًا ـــــ زید نیک نہیں ہے

لَيْسَ زَيْدٌ صَالِحًا ـــــ زید نیک نہیں ہے

اَلرَّجُلُ طَوِيْلٌ	(آدمی لمبا ہے)
لَيْسَ الرَّجُلُ طَوِيْلاً	(آدمی لمبا نہیں ہے)
هٰذَا بَشَرٌ	(یہ بشر ہے)
مَا هٰذَا بَشَرًا	(یہ بشر نہیں ہے)

عربی سیکھنے کی اس Stage پر "لَيْسَ" کا استعمال صرف اس وقت کریں جب مبتدا

☆ واحد مذکر ہو

☆ ضمیر نہ ہو

جملہ اسمیہ پر "مَا" یا "لَيْسَ" کے داخل ہونے کے بعد جملہ اسمیہ کا مبتدا اور خبر بالترتیب "مَا" یا "لَيْسَ" کا اسم اور خبر کہلاتے ہیں۔

"مَا" یا "لَيْسَ" کی خبر پر حرف جار "بِ" کے داخل ہونے سے خبر حالت جر میں چلی جاتی ہے اور منفی جملے میں زور پیدا ہو جاتا ہے۔

مَا اللّٰهُ غَافِلاً	(اللہ غافل نہیں ہے)
مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ	(اللہ ہرگز غافل نہیں ہے

عربی میں ترجمہ کریں

۱) لڑکا محنتی نہیں ہے

۲) لڑکا بالکل محنتی نہیں ہے

۳) وہ ہرگز مومن نہیں ہے

۴) دولڑکیاں سچی نہیں ہیں

۵) لڑکے نیک نہیں ہیں

۶) وہ (اشارہ) ہرگز مومن نہیں ہیں

۷) وہ ان کی مائیں نہیں ہیں

۸) تم ہرگز مجنوں نہیں ہو

۹) عورتیں جھوٹی نہیں ہیں

۱۰) طالبات حاضر نہیں ہیں

جملہ اسمیہ پر حرف ''لَا'' داخل کرنے سے بھی نفی کا مفہوم پیدا ہوتا ہے اور ''لَا'' بھی وہی عمل کرتا ہے جو ''مَا'' اور ''لَیسَ'' کرتے ہیں لیکن ''مَا'' اور ''لَا'' کے استعمال میں فرق یہ ہے کہ ''لَا'' کا اسم ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے

لَا وَلَدٌ صَالِحًا (کوئی لڑکا نیک نہیں ہے)

لَا رَجُلٌ مُجْتَهِدًا (کوئی آدمی محنتی نہیں ہے)

﴿لائے نفی جنس﴾

اگر لا کے بعد کوئی نکرہ اسم بغیر تنوین کے حالت نصب میں نظر آئے تو اس اسم کی پوری جنس کی نفی ہو جاتی ہے یہ لا لائے نفی جنس کہلاتا ہے۔اردو میں اس لا کا ترجمہ درج ذیل انداز میں کیا جا سکتا ہے۔

۱) کوئی ______ ہی نہیں

۲) کسی قسم کا ______ ہے ہی نہیں

۳) کوئی بھی ______ نہیں

- لَا رَیْبَ فِیْهِ
- لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
- لَا خَالِقَ اِلَّا اللّٰهُ لَا مَالِکَ اِلَّا اللّٰهُ
- لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
- لَا اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ
- لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ
- لَا مُضِلَّ لَهٗ
- لَا هَادِیَ لَهٗ
- لَا سَهْلَ

جملے میں زور پیدا کرنے کا ایک اور انداز:

ہم کہتے ہیں عبادت کے لائق اللہ ہے تو یہ ایک سادہ سی خبر ہے، لیکن جب ہم کہتے ہیں کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ کے تو یہ خبر تو وہی رہتی ہے مگر بات کا لہجہ بدل جاتا ہے، عربی زبان میں یہ اسلوب درج ذیل طریقے سے ادا کیا جاتا ہے۔

۱) مَا ______ اِلَّا ______

۲) لَا ______ اِلَّا ______

۳) اِنْ ______ اِلَّا ______

- مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ
- لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
- اِنْ هٰذَا اِلَّا ذِکْرٌ

﴿حروفِ ندا﴾

ندا کے معنی ہیں ''بلانا یا پکارنا'' ہر زبان میں کسی کو پکارنے کے لئے کچھ الفاظ مخصوص ہوتے ہیں مثلاً اردو میں ''اے لڑکے'' اور ''ارے بھائی''

کسی کو پکارنے کے لیئے جو الفاظ استعمال کیئے جاتے ہیں انھیں حروفِ ندا کہتے ہیں اور جسکو پکارا جائے وہ مُنادٰی کہلاتا ہے جیسے ''اے لڑکے'' میں ''اے'' حرف ندا ہے اور ''لڑکا'' منادٰی۔ عربی میں پکارنے کے لیئے زیادہ تر حرف ''یا'' استعمال ہوتا ہے۔

حرفِ ندأ یا کے استعمال کی مختلف صورتیں:

۱) منادٰی اگر مفرد لفظ ہو جیسے زَیْد''، نَار''، مَرْیَمُ، اِبْرَاھِیْمُ، مُوْسٰی

تو جن اسماء پر تنوین آتی ہے انکی تنوین ختم ہو جاتی ہے۔

یَا + زَیْد'' = یَا زَیْدُ (اے زید)

یَا + نَار'' = یَانَارُ (اے آگ)

یَا + مَرْیَمُ = یَا مَرْیَمُ (اے مریم)

یَا + اِبْرَاھِیْمُ = یَا اِبْرَاھِیْمُ (اے ابراھیم)

یَا + مُوْسٰی = یَا مُوْسٰی (اے موسیٰ)

۲) منادی اگر معرف باللام ہو جیسے '' اَلرَّجُلُ، ''اَلْبِنْتُ'' تو مزکر کے لیئے حرف ندا اور منادی کے درمیان ''اَیُّھَا'' اور موٗنث کے لیئے ''اَیَّتُھَا'' کا اضافہ کرتے ہیں۔

مذکر	موٗنث
یَا + اَلرَّجُلُ = یَااَیُّھَا الرَّجُلُ	یَا + اَلْبِنْتُ = یَا اَیَّتُھَا الْبِنْتُ
یَا + اَلنَّبِیُّ = یَا اَیُّھَاالنَّبِیُّ	یَا + اَلطِّفْلَۃُ = یَا اَیَّتُھَا الطِّفْلَۃُ
یَا + اَلْاِنْسَانُ = یَا اَیُّھَا اَلْاِنْسَانُ	یَا + اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ = یَا اَیَّتُھَااَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃ

۳) منادی اگر مرکب اضافی ہو جیسے عَبْدُاللّٰہِ، اُخْتُ ھٰرُوْنَ، تو حرف ندا مضاف کو حالت نصب میں لے جاتا ہے۔

یَا + عَبْدُاللّٰہِ = یَاعَبْدَاللّٰہِ

یَا + اُخْتُ ھٰرُوْنَ = یَااُخْتَ ھٰرُوْنَ

یَا + رَبُّنَا = یَا رَبَّنَا

نوٹ: عربی میں میم مشدد (مَّ) بھی حرف ندا ہے لیکن

☆ منادی کے بعد آتا ہے

☆ صرف اللہ کے ساتھ مخصوص ہے (اسلام سے پہلے بھی اور آج بھی)

اَللّٰہُ + مَّ = اَللّٰھُمَّ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ اے آسمانوں اور زمین کے رب

۲۔ اے جیل کے دوساتھیو

۳۔ اے میری قوم

۴۔ اے میرے بیٹو

۵۔ اے اسرائیل کے بیٹو

﴾جملہ اسمیہ کو سوالیہ بنانا﴿

سوال دو طرح کے ہوتے ہیں

☆ جن کا جواب ہاں یا ناں میں دیا جا سکے مثلاً ''کیا یہ قلم ہے''

☆ جن کے جواب میں وضاحت مطلوب ہو مثلاً ''یہ کیا ہے''

پہلی قسم کے سوالوں کے لئے جملہ اسمیہ کے شروع میں ''اَ'' یا ''هَلْ'' لگا دیں ''اَ'' یا ''هَلْ'' کو حروف استفہام کہتے ہیں

حروف استفہام کے جملہ اسمیہ پر داخل ہونے سے جملہ میں کوئی اعرابی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔

اَ یا هَلْ / زَيْدٌ صَالِحٌ (کیا زید نیک ہے)

هَلِ الرَّجُلُ صَالِحٌ (کیا آدمی نیک ہے)

نوٹ: معرف باللام اسماء پر فی الحال ''اَ'' کی بجائے ''هَلْ'' لگائیں۔

عربی میں ترجمہ کریں

۱) کیا زید نیک ہے؟

۲) ہاں وہ نیک ہے

۳) کیا دونوں لڑکیاں سچی ہیں؟

۴) کیا استانیاں بیٹھی ہیں؟

۵) کیا حامد زید کا لڑکا ہے؟

سوالات کی وہ قسم جس کے جواب میں وضاحت مطلوب ہو انکے لئے اسمائے استفہام استعمال ہوتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

اسمائے استفہام

۱۔ مَا (کیا What)

مَا هٰذَا (یہ کیا ہے)

مَا اسْمُکَ (تیرا نام کیا ہے)

۲۔ مَنْ (کون Who)

مَنْ اَنتَ (تو کون ہے)

مَنْ رَبُّکَ (تیرا رب کون ہے)

۳۔ کَیْفَ (کیسا How)

کَیْفَ اَنْتَ (تو کیسا ہے)

کَیْفَ حَالُکَ (تیرا حال کیسا ہے)

۴۔ اَیْنَ (کہاں Where)

اَیْنَ اَخُوْكَ (تیرا بھائی کہاں ہے)

اَیْنَ الْمَفَرُّ (فرار کی جگہ کہاں ہے)

۵۔۶ مَتیٰ۔اَ یَّانَ (کب When)

مَتٰی نَصْرُاللّٰهِ (اللہ کی مدد کب آئے گی)

مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ (یہ وعدہ کب پورا ہوگا)

اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ (قیامت کا دن کب آئے گا)

۷۔ اَنّٰی (کہاں سے، کیونکر Where from)

اَنّٰی لَکِ هٰذَا (یہ تیرے لیے کہاں سے (آیا)؟)

اَنّٰی لَهُمُ الذِّکْرٰی (ان کے لیے نصیحت کہاں؟)

۸۔ اَیٌّ (کونسا Which)

اَیُّ شَیْءٍ (کونسی چیز)

اَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ (دو فریقوں میں سے کونسا)

اَیُّکُمْ (تم میں سے کون)

۹۔ کَمْ (کتنا۔بہتر ے How many, How much)

دو طرح سے استعمال ہوتا ہے

۱) کَمْ استفہامیہ:

جسکے بعد والا اسم واحد، نکرہ اور حالت نصب میں ہوتا ہے۔

کَمْ کِتَابًا عِنْدَكَ (تیرے پاس کتنی کتابیں ہیں)

کَمْ سَنَةً عُمُرُكَ (تیری عمر کتنے سال ہے؟)

۲) کَمْ خبریہ:

جسکے بعد والا اسم حالت جر میں ہوتا ہے اوراس سے پہلے عام طور پر حرف جار'' مِنْ ''ہوتا ہے۔

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَبِيٍّ فِي الْاَ وَّلِيْنَ

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَعُيُوْنٍ

كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُوْنِ

اسمائے استفہام کے شروع میں حروف جارہ لگانے سے ان کے مفہوم میں حروف جارہ کی مناسبت سے کچھ تبدیلی ہوتی ہے۔

۱۔ لِ + مَا = لِمَا یا لِمَ (کیوں۔کس لیئے)

لِمَ اَنْتَ جَالِس'' فِی الْبَيْتِ

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ

۲۔ فِیْ + مَا = فِيْمَا (کس چیز میں)

فِيْمَا اَنْتَ مَشْغُوْل''

۳۔ مِنْ + مَا = مِمَّا ۔ مِمَّ (کس چیز سے)

فَلْيَنْظُرِ الْاِ نْسَانُ مِمَّ خُلِقَ

۴۔ عَنْ + مَا = عَمَّا۔ عَمَّ (کس چیز کی نسبت سے)

عَمَّ يَتَسَاءَ لُوْنَ

۵۔ لِ + مَنْ = لِمَنْ (کس کے لیئے)

لِمَنْ هٰذَا الْكِتَابُ

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ

۶۔ مِنْ اَيْنَ (کہاں سے)

مِنْ اَيْنَ اَنْتَ

۷۔ اِلٰی اَيْنَ (کہاں کو)

اِلٰی اَيْنَ اَنْتَ ذَاهِب''

۸۔ اِلٰی مَتٰی (کب تک)

اِلٰی مَتٰی اَنْتَ رَاجِع''

۹۔ بِکَمْ (کتنے میں)

بِکَمْ هٰذِهِ الْبَقَرَةُ

﴿اسمائے موصولہ﴾

اردو میں جو کام ''ج'' سے شروع ہونے والے الفاظ جو/ جس/ جہاں/ جونسا وغیرہ جیسے الفاظ سے لیا جاتا ہے انگریزی اور عربی میں یہ کام دو طرح سے لیا جاتا ہے۔

انگریزی میں:

۱) That اور Those کے اسمائے اشارہ کو استعمال کر کے جیسے

All that glittres is not Gold

۲) Interrogative Nouns کو جملے کے درمیان میں لا کر

God helps those who help themselves

The book which i have read is veryuseful.

عربی میں:

۱) اسمائے استفہام کے استعمال سے

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَخَافُ وَعِيْدِ

نوٹ: (زیادہ تر ''مَا'' اور ''مَنْ'' استعمال ہوتے ہیں)

۲) اور عربی زبان میں علیحدہ سے اسمائے موصولہ بھی وضع کیے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں

	واحد	مثنّٰی		جمع
		رفع	نصب/جر	
مذکر	اَلَّذِیْ	اَللَّذَانِ	اَللَّذَیْنِ	اَلَّذِیْنَ
مؤنث	اَلَّتِیْ	اَللَّتَانِ	اَللَّتَیْنِ	اَللَّاتِیْ اَللَّائِیْ

اسمائے موصولہ کے متعلق ضروری باتیں:

☆ اسمائے موصولہ مبنی ہیں سوائے مثنّٰی کے

☆ اسم موصول چونکہ مبہم ہوتا ہے اس سے واضح نہیں ہوتا کہ کون مراد ہے

اس لیئے اس کے ابہام کو دور کرنے کے لیئے اس کے بعد ایک جملہ (یا مرکب) لایا جاتا ہے جسے ''صِلہ'' کہتے ہیں اسم موصول اور صلہ مل کر جملے کا حصہ بنتے ہیں۔

اَلرَّجُلُ الَّذِیْ عِنْدَكَ کَاذِبٌ''

(وہ شخص جو تیرے پاس ہے جھوٹا ہے)

اِس جملے میں ''اَلَّذِیْ'' اسم موصول اور ''عِنْدَكَ'' اس کا صلہ ہے۔

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ وہ لڑکا جو مسجد میں ہے زید کا بھائی ہے

۲۔ وہ لڑکی جو معلّمہ کے سامنے ہے ذہین ہے

۳۔ وہ لوگ جو مسجد میں ہیں نیک ہیں

۴۔ وہ کتاب جو میز پر ہے زید کی ہے

۵۔ وہ عورتیں جو گھر میں ہیں مومنات ہیں

میرا گھر

یہ میرا گھر ہے۔ میرا گھر مسجد کے سامنے ہے۔ اس میں ایک باغ ہے۔ میرا گھر وسیع ہے۔ یہ میرا کمرہ ہے۔ اس میں ایک بڑا پنکھا ہے۔ یہ میرا پلنگ، یہ میری کرسی اور یہ میری میز ہے۔ میری کتابیں میز پر ہیں۔ میرے کمرے میں ایک خوبصورت گھڑی ہے۔ میرا ایک بھائی ہے۔ اسکا نام اسامہ ہے۔ میری ایک بہن ہے۔ اسکا نام زینب ہے۔ یہ میرے بھائی کا کمرہ اور وہ میری بہن کا کمرہ ہے۔ میرے بھائی کا کمرہ بڑا اور میری بہن کا کمرہ چھوٹا ہے۔ میرے بھائی کا کمرہ میرے کمرے کے سامنے اور میری بہن کا کمرہ کچن کے سامنے ہے۔ میرے والدین اُس بڑے کمرے میں ہیں۔ ہم سب مطمئن ہیں۔

سامنے	أَمَامَ	کچن	مَطْبَخٌ	بہن	أُخْتٌ
باغ	حَدِيْقَةٌ	مطمئن	مُطْمَئِنٌ	بڑا	كَبِيْرٌ
پلنگ	سَرِيْرٌ	خوبصورت	جَمِيْلٌ	چھوٹا	صَغِيْرٌ
میز	مَكْتَبٌ	پنکھا	مِرْوَحَةٌ		
گھڑی	سَاعَةٌ	بھائی	أَخٌ		

اِنَّ ھٰذَاالْقُرْاٰنَ یَھْدِیُ لِلَّتِیُ ھِیَ اَقْوَمُ

بے شک یہ قرآن بتلاتا ہے وہ راہ جو بالکل سیدھی ہے۔ (بنی اسرائیل۔۹)

عربی سیکھیں

اور

قرآن سمجھیں

(عربی زبان کے بنیادی قواعد پر مبنی نوٹس)

(حصّہ دوئم)

مرتب: عامر سہیل

Note: This page is not the integral part of these handouts

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

Dear brothers and sisters,

These handouts are scanned with due care however I apologize for any error or mistake you may find in scanning them. I have done this with the permission of Br. Aamir Sohail and you are also permitted to freely distribute them to all those who are eager to benefit from this, In sh Allah

About Br. Aamir Sohail:

He is another brilliant student of Dr. Abdus Sami as Br. Nouman Ali Khan is. His method of teaching is truly unique and effective, bestowing the gift of Arabic to many fortunate students with ease.

After trying various other alternatives available to learn Quranic Arabic grammar, I personally assure you that his method of teaching the subject is very effective.

About Handouts:

Use these handouts as you progress with the course
Part 1: mainly includes the topics relating to the "اسم"
Part 2: mainly includes the topics relating to the "فعل"
and the topics relating to the "حرف" are randomly discussed in both parts.

If at any time you feel the need of virtual assistance or if you would like to work as a virtual assistant in helping others learn Arabic Grammar, please feel free to contact me at: an_aamir@yahoo.com (it is fe sabeel Allah)

May Allah guide us to the staight way and enable us to understand this beautiful language of AlQuran, and help us implement it in our lives. Aameen!

و السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

عامرمنظور

۳۰ جولائ ۲۰۱۱

Fecebook users may visit this link www.facebook.com/fahmulquran to watch video lectures of Br. Aamir Sohail online or to download them

فعل

کلمہ کی وہ قسم جو کسی کام کے کرنے یا ہونے کو کسی زمانے میں ظاہر کرے اسے فعل کہتے ہیں۔ زمانے تین ہیں، ماضی، حال اور مستقبل۔
ہم جانتے ہیں کہ اردو اور انگریزی میں زمانے کے لحاظ سے فعل کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ فعل ماضی Past Tense (جس میں کسی کام کے گزرے ہوئے زمانے میں ہونے کا مفہوم ہو)
۲۔ فعل حال Present Tense (جس میں کسی کام کے موجودہ زمانے میں ہونے کا مفہوم ہو)
۳۔ فعل مستقبل Future Tense (جس میں کسی کام کے آنے والے زمانے میں ہونے کا مفہوم ہو)

عربی زبان میں ان تین زمانوں کے لیئے دو فعل استعمال ہوتے ہیں

۱۔ فعل ماضی (زمانہ ماضی کے لیئے)
۲۔ فعل مضارع (زمانہ حال اور مستقبل کے لیئے)

فعل کا باقاعدہ آغاز کرنے سے پہلے چند باتیں ذہن میں واضح کرلیں۔

مادہ اور وزن کا مفہوم:

عربی زبان کی خصوصیت ہے کہ اس کے ۹۹ فیصد الفاظ ایسے ہیں جن کی بنیاد کسی نہ کسی تین حروف پر ہوتی ہے۔ ان تین حروف کو ''مادہ'' کہا جاتا ہے۔ دوسری اہم چیز عربی زبان میں استعمال ہونے والی مختلف ''Dies'' ہیں جن میں سے ہر ''Die'' ایک خاص مفہوم رکھتی ہے۔ ان ''Dies'' کو وزن کہا جاتا ہے۔

فا، عین اور لام تین حروف کو ''Standard'' مان کر مادہ اور وزن کا ایک نظام ترتیب دیا گیا ہے۔

مختلف مادوں کو مختلف ''Dies'' میں ڈالنے کے بعد جو الفاظ بنتے ہیں۔ ان الفاظ کے معنی میں مادہ اور وزن دونوں کا مفہوم شامل ہوتا ہے مثلاً ''ك ت ب'' تین حروف پر مشتمل ایک مادہ ہے جو لکھنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اور (ـَ ا ـِ '') ایک ''Die'' ہے جو کام کرنے والے کا مفہوم دینے کے لیئے استعمال ہوتی ہے۔ جب ''ك ت ب'' مادے کو اس ''Die'' میں ڈالا جائے گا تو لفظ بنے گا۔ کَاتِب'' جس کے معنی ہونگے '' لکھنے والا''

اسی طرح (مَ ـْ ـُ وْ '') ایک ''Die'' ہے جس میں ''جس پر کام ہوا ہو'' کا مفہوم ہوتا ہے۔
جب ''ك ت ب'' مادے کو اِس ''Die'' میں ڈالیں گے تو لفظ بنے گا مَکْتُوب'' جس کے معنی ہونگے '' لکھا ہوا''

درج ذیل مادوں اور ’’Dies‘‘ کو استعمال کر کے مختلف الفاظ بنائیں

مادہ	وزن	وزن
ع ب د	’’ َ ا ِ ‘‘	’’مَ ْ ُ وْ ‘‘
س ج د	’’ َ ا ِ ‘‘	’’مَ ْ ُ وْ ‘‘
ع ل م	’’ َ ا ِ ‘‘	’’مَ ْ ُ وْ ‘‘
ظ ل م	’’ َ ا ِ ‘‘	’’مَ ْ ُ وْ ‘‘
ح م د	’’ َ ا ِ ‘‘	’’مَ ْ ُ وْ ‘‘
ق ت ل	’’ َ ا ِ ‘‘	’’مَ ْ ُ وْ ‘‘

☆ عربی زبان میں مادے اور وزن کے نظام کو سمجھ لینے سے افعال کے استعمال کو سمجھنا اور یاد رکھنا آسان ہو جاتا ہے۔

☆ عربی زبان میں ۹۹ فیصد افعال ایسے ہیں جن کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے انھیں ثُلاثی کہتے ہیں۔

☆ کسی فعل سے مختلف زمانوں کا مفہوم رکھنے والے مختلف الفاظ صیغے کہلاتے ہیں۔

☆ کسی فعل کے مختلف صیغوں کی تعداد اس زبان میں استعمال ہونے والی ضمیروں کے مطابق ہوتی ہے۔

☆ ضمائر تین طرح کے ہوتے ہیں ۱) غائب کے ضمائر ۲) حاضر کے ضمائر ۳) متکلم کے ضمائر

☆ ضمیر کے مطابق فعل کے صیغے بنانے کو اردو اور فارسی میں فعل کی گردان کہتے ہیں جبکہ عربی میں اسے فعل کی تصریف کہا جاتا ہے۔

☆ اردو میں فعل کی گردان بعض افعال میں مذکر اور مؤنث کے فرق کے ساتھ ہوتی ہے

مثلاً

وہ گیا	وہ گئے	وہ گئی	وہ گئیں
تو گیا	تم گئے	تو گئی	تم گئیں
میں گیا	ہم گئے	میں گئی	ہم گئیں

☆ جبکہ بعض افعال میں مذکر اور مؤنث یکساں رہتا ہے

مثلاً

اُس نے مارا	انھوں نے مارا
تو نے مارا	تم نے مارا
میں نے مارا	ہم نے مارا

☆ اردو کے برعکس انگریزی میں گردان متکلم سے شروع ہو کر غائب پر ختم ہوتی ہے

مثلاً I Went We Went

You Went

He Went They Went

☆ اردو اور انگریزی کی گردان کے ہر صیغے میں فعل کے ساتھ ایک ضمیر بھی لانی پڑتی ہے جبکہ عربی میں صیغے ہی اسطرح بنائے جاتے ہیں کہ ہر صیغے میں متعلقہ ضمیر چھپی ہوئی تصور کی جاتی ہے اور اسے صیغے کی بناوٹ سے سمجھا جا سکتا ہے۔

﴿فعل ماضی اور جملہ فعلیہ﴾

وہ فعل جس میں کسی کام کے گزشتہ زمانے میں کرنے یا ہونے کا مفہوم ہو فعل ماضی کہلاتا ہے۔

فعل ماضی کی گردان

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	فَعَلَ	فَعَلَا	فَعَلُوْا
3rd Person	مؤنث	فَعَلَتْ	فَعَلَتَا	فَعَلْنَ
حاضر	مذکر	فَعَلْتَ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَعَلْتِ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُنَّ
متکلّم	مذکر	فَعَلْتُ		فَعَلْنَا
1st Person	مؤنث			

مندرجہ بالا گردان کے ہر صیغے کا اردو میں ترجمہ کچھ اسطرح ہوگا

فَعَلَ	اُس (ایک مذکر) نے کیا
فَعَلَا	اُن (دو مذکر) نے کیا
فَعَلُوْا	اُن (سب مذکر) نے کیا
فَعَلَتْ	اُس (ایک مؤنث) نے کیا
فَعَلَتَا	اُن (دو مؤنث) نے کیا
فَعَلْنَ	اُن (سب مؤنث) نے کیا
فَعَلْتَ	تو (ایک مذکر) نے کیا
فَعَلْتُمَا	تم (دو مذکر) نے کیا
فَعَلْتُمْ	تم (سب مذکر) نے کیا
فَعَلْتِ	تو (ایک مؤنث) نے کیا
فَعَلْتُمَا	تم (دو مؤنث) نے کیا

فَعَلْتُنَّ تم (سب مؤنث) نے کیا

فَعَلْتُ میں (مذکر/مؤنث) نے کیا

فَعَلْنَا ہم (دو یا سب مذکر/مؤنث) نے کیا

مادے اور وزن کے نظام کے سمجھ لینے کے بعد آپ کے سامنے فعل ماضی کا ایک وزن '' فَعَلَ '' آیا۔اب ہم فعل ماضی کے دو اور اوزان '' فَعِلَ '' اور '' فَعُلَ '' کی گردان کریں گے۔آپ نوٹ کریں گے کہ ان تینوں گردانوں میں فرق صرف عین کلمہ کی حرکت کا ہے۔

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	فعِل	فعِلاَ	فَعِلُوْا
3rd Person	مؤنث	فَعِلَتْ	فَعِلَتَا	فَعِلْنَ
حاضر	مذکر	فَعِلْتَ	فَعِلْتُمَا	فَعِلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَعِلْتِ	فَعِلْتُمَا	فَعِلْتُنَّ
متکلّم	مذکر	فَعِلْتُ	فَعِلْنَا	
1st Person	مؤنث			

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	فَعُلَ	فَعُلاَ	فَعُلُوْا
3rd Person	مؤنث	فَعُلَتْ	فَعُلَتَا	فَعُلْنَ
حاضر	مذکر	فَعُلْتَ	فَعُلْتُمَا	فَعُلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَعُلْتِ	فَعُلْتُمَا	فَعُلْتُنَّ
متکلّم	مذکر	فَعُلْتُ	فَعُلْنَا	
1st Person	مؤنث			

عربی زبان میں کونسا مادہ فعل ماضی کے کس وزن پر استعمال ہوتا ہے۔ یہ آپکو لغت اور محاورے سے معلوم ہوگا۔ اب ہم تینوں اوزان پر آنے والے مختلف افعال کی پریکٹس کرتے ہیں۔ جو تین فہرستوں میں دیے گئے ہیں۔ ان تین فہرستوں میں موجود مواد کو ہم نے بنیاد بنا کر بہت سے نتائج نکالنے ہیں لہذا ان فہرستوں کو آپ نے اچھی طرح سمجھنا ہے اور یاد کرنا ہے۔

١۔ فَعَلَ

١۔	خَلَقَ	اُس نے پیدا کیا
٢۔	جَعَلَ	اُس نے بنایا
٣۔	غَفَرَ	اُس نے بخشا
۴۔	صَبَرَ	اُس نے صبر کیا
۵۔	فَتَحَ	اُس نے کھولا
٦۔	عَبَدَ	اُس نے عبادت کی
٧۔	رَفَعَ	اُس نے بلند کیا
٨۔	حَشَرَ	اُس نے اکٹھا کیا
٩۔	غَفَلَ	وہ غافل ہوا
١٠۔	عَقَلَ	اُس نے عقل سے کام لیا
١١۔	سَجَدَ	اُس نے سجدہ کیا
١٢۔	جَلَسَ	وہ بیٹھا
١٣۔	ضَرَبَ	اُس نے مارا
١۴۔	دَخَلَ	وہ داخل ہوا
١۵۔	خَرَجَ	وہ نکلا
١٦۔	ذَهَبَ	وہ گیا
١٧۔	رَزَقَ	اُس نے عطا کیا
١٨۔	ظَلَمَ	اُس نے ظلم کیا
١٩۔	نَجَحَ	وہ کامیاب ہوا
٢٠۔	رَجَعَ	وہ لوٹا
٢١۔	بَلَغَ	وہ پہنچا

۲۲۔	جَهَدَ	اُس نے کوشش کی
۲۳۔	نَفَعَ	اُس نے نفع دیا
۲۴۔	نَظَرَ	اُس نے دیکھا
۲۵۔	نَزَلَ	وہ اترا
۲۶۔	صَدَقَ	اُس نے سچ کہا
۲۷۔	كَذَبَ	اُس نے جھوٹ کہا
۲۸۔	شَكَرَ	اُس نے شکر کیا
۲۹۔	نَقَصَ	اُس نے کمی کی
۳۰۔	تَرَكَ	اُس نے چھوڑا

۲۔ فَعِلَ

۱۔	فَرِحَ	وہ خوش ہوا
۲۔	عَمِلَ	اُس نے عمل کیا
۳۔	عَلِمَ	اُس نے جانا
۴۔	ضَحِكَ	وہ ہنسا
۵۔	قَدِمَ	وہ آیا
۶۔	حَمِدَ	اُس نے حمد کی
۷۔	سَمِعَ	اُس نے سُنا
۸۔	حَسِبَ	اُس نے گمان کیا
۹۔	شَرِبَ	اُس نے پیا
۱۰۔	حَفِظَ	اُس نے یاد کیا
۱۱۔	رَحِمَ	اُس نے رحم کیا
۱۲۔	رَكِبَ	وہ سوار ہوا
۱۳۔	شَهِدَ	اُس نے گواہی دی
۱۴۔	قَبِلَ	اُس نے قبول کیا
۱۵۔	مَرِضَ	وہ بیمار ہوا

۳۔ فَعُلَ

۱۔	قَرُبَ	وہ قریب ہوا
۲۔	بَعُدَ	وہ دور رہوا
۳۔	کَرُمَ	وہ باعزت ہوا
۴۔	ثَقُلَ	وہ بھاری ہوا
۵۔	ضَعُفَ	وہ کمزور رہوا

فعل سے شروع ہونے والا جملہ، جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔کوئی بھی فعل فاعل کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ہم نے ماضی کے جو تین اوزان پڑھے ہیں ان کی گردان میں استعمال ہونے والا ہر صیغہ ایک مکمل جملہ فعلیہ ہے اور ہر صیغے میں ایک فاعل ضمیر کی صورت میں موجود ہے اور چھپا ہوا ہے۔فاعل حالت رفع میں ہوتا ہے لہذا ہر صیغے میں چھپی ہوئی ضمیر بھی حالت رفع والی ضمیر ہوگی یعنی

عَبَدَ	میں	هُوَ
خَرَجَا	میں	هُمَا
سَجَدُوْا	میں	هُمْ
شَرِبَتْ	میں	هِیَ
دَخَلَتَا	میں	هُمَا
ذَهَبْنَ	میں	هُنَّ
خَلَقْتَ	میں	اَنْتَ
مَرِضْتُمَا	میں	اَنْتُمَا
جَلَسْتُمْ	میں	اَنْتُمْ
ضَحِكْتِ	میں	اَنْتِ
فَرِحْتُمَا	میں	اَنْتُمَا
صَدَقْتُنَّ	میں	اَنْتُنَّ
قَرُبْتُ	میں	اَنَا
نَصَرْنَا	میں	نَحْنُ

جملہ فعلیہ میں فاعل اسم ظاہر کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے اور ہم نے پڑھ لیا ہے کہ فاعل حالت رفع میں ہوتا ہے

زید داخل ہوا	دَخَلَ زَیْدٌ
اللہ نے پیدا کیا	خَلَقَ اللّٰہُ
ابراھیم نے مدد کی	نَصرَ اِبْرَاھِیْمُ
ایوب نے صبر کیا	صَبَرَ اَیُّوْبُ
موسیٰ نکلے	خَرَجَ مُوْسٰی

جملہ فعلیہ کا اہم ترین قاعدہ:

- جملہ فعلیہ میں فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد آئے گا چاہے فاعل واحد ہو مثنّٰی ہو یا جمع ہو

کسی معلم نے لکھا	کَتَبَ مُعَلِّمٌ
(کوئی سے) دو معلموں نے لکھا	کَتَبَ مُعَلِّمَانِ
(کچھ) معلموں نے لکھا	کَتَبَ مُعَلِّمُوْنَ

البتہ جنس کا لحاظ رکھا جائے گا

(کسی) معلّمہ نے لکھا	کَتَبَتْ مُعَلِّمَةٌ
(کوئی سی) دو معلمات نے لکھا	کَتَبَتْ مُعَلِّمَتَانِ
(کچھ) معلمات نے لکھا	کَتَبَتْ مُعَلِّمَاتٌ

- فاعل اگر غیر عاقل (مذکر/مؤنث) کی جمع مکسر ہو تو فعل مؤنث آئے گا

اُونٹ گئے	ذَهَبَتِ الْجِمَالُ
اُونٹنیاں گئیں	ذَهَبَتِ النُّوْقُ

- مندرجہ ذیل صورتوں میں فعل کا مذکر یا مؤنث دونوں طرح لانا جائز ہے

۱) فاعل اگر عاقل (مذکر یا مؤنث) کی جمع مکسر ہو

مرد داخل ہوئے	دَخَلَ الرِّجَالُ	یا	دَخَلَتِ الرِّجَالُ
عورتیں داخل ہوئیں	دَخَلَتِ النِّسَاءُ	یا	دَخَلَ النِّسَاءُ

۲) فاعل اگر اسم جمع (Collective Noun) ہو

قوم غالب ہوئی　　غَلَبَ الْقَوْمُ　　یا　　غَلَبَتِ الْقَوْمُ

۳) فاعل اگر غیر حقیقی مؤنث ہو

سورج طلوع ہوا　　طَلَعَتِ الشَّمْسُ　　یا　　طَلَعَ الشَّمْسُ

۴) فاعل اگرچہ حقیقی مؤنث ہو لیکن فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو

فاطمہ نے آج پڑھا　　قَرَءَ تِ الْیَوْمَ فَاطِمَةُ　　یا　　قَرَءَ الْیَوْمَ فَاطِمَةُ

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ زید گیا
۲۔ حامد نے مدد کی
۳۔ کسی گواہی دینے والے نے گواہی دی
۴۔ مسلمانوں نے سجدہ کیا
۵۔ تم نے ظلم کیا
۶۔ عورتیں کامیاب ہوئیں
۷۔ تم دونوں نے صبر کیا
۸۔ ہم نے شکر کیا
۹۔ معلمات بیٹھیں
۱۰۔ اللہ نے سنا
۱۱۔ (کچھ) مرد آئے
۱۲۔ وہ بیٹھے
۱۳۔ ابراہیم بیمار رہا
۱۴۔ لڑکیوں نے پڑھا
۱۵۔ دو مسلمانوں نے مدد کی

﴿جملہ فعلیہ میں مفعول کا استعمال﴾

جس اسم پر فعل واقع ہو اسے مفعول کہتے ہیں۔ کچھ افعال ایسے ہوتے ہیں جنہیں بات مکمل کرنے کے لیئے مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی انھیں لازم افعال (Intransitive Verbs) کہتے ہیں۔ مثلاً زید گیا - حامد آیا

جبکہ کچھ افعال ایسے ہوتے ہیں جنہیں بات مکمل کرنے کے لیئے مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ انھیں متعدی افعال (Transitive Verbs) کہتے ہیں۔ مثلاً لڑکے نے پانی پیا - حامد نے محمود کو مارا

ہم جانتے ہیں کہ جملہ فعلیہ میں فاعل حالت رفع میں ہوتا ہے۔ اب یہ بھی نوٹ کرلیں کہ مفعول حالت نصب میں ہوتا ہے۔ اور ترتیب کے لحاظ سے عام طور پر فاعل کے بعد آتا ہے۔ ان باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے مندرجہ بالا جملوں کا ترجمہ کچھ اسطرح ہوگا۔

لڑکے نے پانی پیا	شَرِبَ الْوَلَدُ الْمَاءَ
حامد نے محمود کو مارا	ضَرَبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا

نوٹ: اردو سے عربی میں ترجمہ کرنے کیلیئے پہلے فعل، فاعل اور مفعول کا تعین کریں۔ پھر جملہ فعلیہ کے قواعد کا خیال رکھتے ہوئے جملہ فعلیہ کی ترتیب کے مطابق ترجمہ کریں۔

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ اللہ نے زمین کو پیدا کیا

۲۔ اللہ نے آسمانوں کو پیدا کیا

۳۔ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا

۴۔ حامد نے محمود کی مدد کی

۵۔ زید نے دو لڑکوں کو مارا

۶۔ میں نے قرآن پڑھا

۷۔ مسلمانوں نے کافروں کو قتل کیا

۸۔ ہم نے قرآن سنا

۹۔ مسلمان نے گائے کو ذبح کیا

۱۰۔ زینب نے سبق یاد کیا

۱۱۔ دو لڑکیوں نے لڑکے کو مارا

۱۲۔ اللہ نے مومنوں سے وعدہ کیا

۱۳۔ ابراہیم نے اُسامہ کی مدد کی

۱۴۔ داود نے جالوت کو قتل کیا

۱۵۔ دو چوروں نے مال چرایا

۔ کچھ متعدی افعال ایسے ہوتے ہیں جن کو بات پوری کرنے کے لیئے دو مفعول کی ضرورت ہوتی ہے ایسے افعال اَلْمُتَعَدِّی اِلٰی مَفْعُوْلَیْن کہلاتے ہیں۔ ایسی صورت میں دونوں مفعول حالت نصب میں استعمال ہوتے ہیں۔

اللہ نے زمین کو ایک فرش بنایا	جَعَلَ اللّٰہُ الْاَرْضَ فِرَاشًا
اللہ نے آسمان کو ایک چھت بنایا	جَعَلَ اللّٰہُ السَّمَاءَ بِنَاءً
حامد نے محمود کو ایک عالم گمان کیا	حَسِبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا عَالِمًا

جملہ فعلیہ میں اسم ضمیر بطور مفعول

بعض اوقات جملہ فعلیہ میں فاعل کی طرح مفعول بھی ضمیر کی صورت میں آتا ہے۔ مثلاً حامد نے محمود کو مارا کی بجائے ہم کہیں کہ اُس نے اُس کو مارا تو اس جملہ میں فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول بھی ضمیر کی صورت میں آیا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ مفعول حالت نصب میں ہوتا ہے لہذا ضمیر بھی حالت نصب والی ہی استعمال کریں گے۔

اس نے مارا	ضَرَبَ
اس نے اس کو مارا	ضَرَبَہٗ
اس نے ان دو (مذکر) کو مارا	ضَرَبَھُمَا
اس نے ان (سب مذکر) کو مارا	ضَرَبَھُمْ
اس نے اس (مؤنث) کو مارا	ضَرَبَھَا
اس نے ان دو (مؤنث) کو مارا	ضَرَبَھُمَا
اس نے ان (سب مؤنث) کو مارا	ضَرَبَھُنَّ
اس نے تجھ (مذکر) کو مارا	ضَرَبَکَ
اس نے تم دو (مذکر) کو مارا	ضَرَبَکُمَا
اس نے تم (سب مذکر) کو مارا	ضَرَبَکُمْ
اس نے تجھ (مؤنث) کو مارا	ضَرَبَکِ
اس نے تم دو (مؤنث) کو مارا	ضَرَبَکُمَا
اس نے تم (سب مؤنث) کو مارا	ضَرَبَکُنَّ

- یائے متکلم کے مفعول آنے کی صورت میں یائے متکلم کی ماقبل کسرہ کی demand پوری کرنے کے لیئے فعل اور یائے متکلم کے درمیان ایک نون لایا جاتا ہے جسے نون وقایہ کہتے ہیں۔ فعل چونکہ یائے متکلم کی زیر والی demand پوری نہیں کرتا لہذا اِس نون وقایہ کو زیر دے دی جاتی ہے۔

اس نے مجھ (مذکر رمؤنث) کو مارا ضَرَبَنِیْ

اس نے ہم (دو رسب رمذکر رمؤنث) کو مارا ضَرَبَنَا

- فعل ماضی کے جمع مذکر غائب کے صیغے کے بعد اگر ضمیر بطور مفعول آئے تو جمع مذکر غائب کے صیغے کے آخر میں آنے والا الف لکھنے میں نہیں آتا۔

انھوں نے حامد کو مارا ضَرَبُوْا حَامِدًا

انھوں نے اُس کو مارا ضَرَبُوْهُ

- فعل ماضی کے جمع مذکر حاضر کے صیغے کے بعد اگر ضمیر بطور مفعول آئے تو جمع مذکر حاضر کے صیغے کے آخر میں آنے والا "تُمْ" "تُمُوْ" میں تبدیل ہوجاتا ہے۔

تم (سب) نے حامد کو مارا ضَرَبْتُمْ حَامِدًا

تم (سب) نے اُس کو مارا ضَرَبْتُمُوْهُ

- جملہ فعلیہ میں فاعل اگر اسم ظاہر ہو اور مفعول اسم ضمیر ہو تو جملہ فعلیہ کی نارمل ترتیب بدل جاتی ہے اور مفعول فاعل سے پہلے فعل ہی کے ساتھ متّصل (attach) ہو کر آتا ہے۔

حامد نے اس کو مارا ضَرَبَهٗ حَامِدٌ

حامد نے تجھ (مذکر) کو مارا ضَرَبَکَ حَامِدٌ

حامد نے مجھے مارا ضَرَبَنِیْ حَامِدٌ

- بعض اوقات جملہ فعلیہ میں فعل، فاعل اور مفعول کے علاوہ بھی کچھ اجزاء ہوتے ہیں انھیں متعلق فعل کہا جاتا ہے۔ فعل لازم ہونے کی صورت میں انھیں فاعل کے بعد اور فعل متعدی ہونے کی صورت میں انھیں مفعول کے بعد لایا جاتا ہے مثلاً

زید کرسی پر بیٹھا جَلَسَ زَیْدٌ عَلَی الْکُرْسِیِّ

فاطمہ گھر میں داخل ہوئی دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فِی الْبَیْتِ

ابراہیم مسجد سے گھر کی طرف گیا ذَهَبَ اِبْرَاهِیْمُ مِنَ الْمَسْجِدِ اِلَی الْبَیْتِ

اسامہ نے ابراھیم کو کوڑے سے مارا ضَرَبَ اُسَامَةُ اِبْرَاهِیْمَ بِالسَّوْطِ

﴿جملہ فعلیہ میں مرکبات کا استعمال﴾

بعض مرتبہ جملہ فعلیہ میں فاعل مرکب کی صورت میں استعمال ہوتا ہے تو کبھی مفعول اور کبھی دونوں مثلاً

حامد کا بھائی خوش ہوا	فَرِحَ اَخُوْ حَامِدٍ	(فاعل بطور مرکب)
زید نے حامد کے بھائی کو مارا	ضَرَبَ زَيْدٌ اَخَا حَامِدٍ	(مفعول بطور مرکب)
مسجد کے امام نے ایک طویل خطبہ پڑھا	قَرَءَ إِمَامُ الْمَسْجِدِ خُطْبَةً طَوِيْلَةً	(فاعل اور مفعول دونوں مرکب)

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ عظیم اللہ نے سچ کہا
۲۔ تیرے رب نے مدد کی
۳۔ محمود کے دونوں لڑکے بیمار ہو گئے
۴۔ لوگوں نے خطیب کا کلام سُنا
۵۔ اللہ نے اپنی رحمت کا دروازہ کھول دیا
۶۔ سکول کے چوکیدار نے سکول کا دروازہ کھولا
۷۔ اِس سکول کے لڑکے نے اُس سکول کے لڑکے کو مارا
۸۔ میرا دوست ہنسا
۹۔ میں نے اپنے دوست کی مدد کی
۱۰۔ اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا
۱۱۔ اللہ نے ہماری مدد کی
۱۲۔ تو نے اُس کو مارا
۱۳۔ تم (سب مؤنث) نے اُس (مذکر) کی مدد کی
۱۴۔ تم دونوں نے حامد کا قلم چرایا
۱۵۔ زید کے بھائی نے تم دونوں کو طلب کیا
۱۶۔ مسلمانوں نے گائے کو ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا
۱۷۔ دو چور گھر میں داخل ہوئے اور انھوں نے مال چُرایا
۱۸۔ موسیٰ اپنی قوم کی طرف لوٹے

۱۹۔ تیرے لڑکے نے مجھے مارا

۲۰۔ حامد اور محمود مدرسہ میں آئے اور اپنا سبق یاد کیا

۲۱۔ فاطمہ اور زینب گھر میں داخل ہوئیں اور انہوں نے کھانا کھایا

۲۲۔ کچھ مرد آئے، وہ بیٹھے پھر چلے گے

۲۳۔ تم (سب) نے چھوٹے لڑکے کو مارا

۲۴۔ اللہ نے موسیٰ کو فرعون کی طرف بھیجا

۲۵۔ ابراہیم کے چھوٹے لڑکے نے زید کے بڑے لڑکے کو مارا

فعل کے ساتھ صِلَہ Preposition کا استعمال

انگریزی زبان کے حوالے سے ہم جانتے ہیں کہ Verb کے ساتھ Preposition کا استعمال Verb کے مفہوم کو بدل دیتا ہے مثلاً

To give	دینا
To give up	ترک کردینا

اسی طرح

To look	دیکھنا
To look for	تلاش کرنا
To look after	دیکھ بھال کرنا
To look into	غور کرنا

اور

To break	توڑنا
To break out	پھیل جانا

اور

To bear	برداشت کرنا
To bear out	تصدیق کرنا

عربی زبان میں اس مقصد کے لیئے حروف جارہ استعمال کیئے جاتے ہیں جنہیں "صلہ" کہتے ہیں۔ حروف جارہ کے بدلنے سے فعل کے معنی میں بھی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ کس فعل کے ساتھ کون سا صِلہ کیا معنی دیتا ہے؟ اس کے لیئے کوئی لگے بندھے اصول نہیں ہوتے یہ سب اہل زبان کے محاورے کے مطابق ہوتا ہے۔ مطالعے کی کثرت اور عربی لغت (Dictionary) اس سلسلے میں ہمیں مدد دیں گے۔

بعض افعال اور ان کے ساتھ مختلف صِلوں کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

ذَهَبَ	وہ گیا	
ذَهَبَ بِ	وہ لے گیا	ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ (اللہ ان کا نور لے گیا)

نَزَلَ — وہ اُترا

نَزَلَ بِ — اُس نے اُتارا — نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ

- فعل سَجَدَ کے ساتھ "ل" کا صلہ ضرور استعمال ہوتا ہے

اُس نے اللہ کو سجدہ کیا — سَجَدَ لِلّٰهِ

تمام فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا — سَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ لِاٰدَمَ

- فعل غَفَرَ بھی "ل" کے صلے کے ساتھ استعمال ہوتا ہے

اللہ نے زید کو بخش دیا — غَفَرَ اللّٰهُ لِزَيْدٍ

- فعل شَكَرَ بغیر صلہ کے بھی استعمال ہوتا ہے "ل" کے صلے کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے اور شاذ "بِ" کے صلے کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے۔

اُس نے اللہ کا شکر ادا کیا — شَكَرَ اللّٰهَ ، شَكَرَ لِلّٰهِ ، شَكَرَ بِاللّٰهِ

- فعل اَمَرَ (اس نے حکم دیا) کے دو مفعول ہوتے ہیں۔

١) جسے حکم دیا جائے

٢) جو حکم دیا جائے

پہلا مفعول بغیر صلہ کے استعمال ہوتا ہے جبکہ دوسرے مفعول کے ساتھ "بِ" کا صلہ استعمال ہوتا ہے۔

میرے رب نے مجھے نماز کا حکم دیا — اَمَرَنِىْ رَبِّىْ بِالصَّلٰوةِ

- فعل ضَرَبَ مارنا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اسکے مختلف استعمالات درج ذیل ہیں

١۔ ضَرَبَ مَثَلًا — مثال بیان کرنا

٢۔ ضَرَبَ فِى الْاَرْضِ — تجارت یا جنگ کے لیئے سفر کرنا

٣۔ ضَرَبَ عَنْ — اِعراض کرنا

٤۔ ضَرَبَ عَلٰى — تھوپ دینا۔ مسلط کر دینا

﴾فعل ماضی میں نفی کے معنی پیدا کرنا﴿

فعل ماضی پر مَا لگا دینے سے اس میں نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً

فَرِحَ زَیْدٌ	زید خوش ہوا
مَافَرِحَ زَیْدٌ	زید خوش نہیں ہوا
مَا ضَرَبْتُ زَیْدًا	میں نے زید کو نہیں مارا

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔	لڑکوں نے اپنا سبق نہیں پڑھا	(قَرَءَ)
۲۔	زید نے تمہاری کتاب نہیں چرائی	(سَرَقَ)
۳۔	اسے اس کے مال نے نفع نہیں دیا	(نَفَعَ)
۴۔	زید مسجد سے نہیں لوٹا	(رَجَعَ)
۵۔	یہودیوں نے عیسی کو قتل نہیں کیا	(قَتَلَ)
۶۔	انہوں نے اُس کو قتل نہیں کیا	
۷۔	تم (سب) نے آج قرآن نہیں پڑھا	
۸۔	ان کی تجارت نفع بخش نہ ہوئی	(رَبِحَ)
۹۔	زینب نے فاطمہ کی مدد نہ کی	(نَصَرَ)
۱۰۔	لڑکے نے پانی نہ پیا	(شَرِبَ)

﴿جملہ فعلیہ کو سوالیہ بنانا﴾

جملہ فعلیہ کو سوالیہ بنانے کے لیئے اس کے شروع میں حروف استفہام یا اسمائے استفہام کا استعمال کیا جاتا ہے

تو نے دروازہ کھولا	فَتَحتَ الْبَابَ
کیا تو نے دروازہ کھولا؟	اَفَتَحتَ الْبَابَ
نہیں! میں نے نہیں دروازہ کھولا	لَا مَا فَتَحتُ الْبَابَ
تو نے زید کو کیوں مارا؟	لِمَ ضَرَبْتَ زَيْدًا

عربی میں ترجمہ کریں

١) کیا تم (سب مؤنث) نے آج قرآن پڑھا؟

٢) ہاں ہم نے آج قرآن پڑھا

٣) کیا تو (مؤنث) نے اپنا کھانا کھالیا؟

٤) ہاں میں نے اپنا کھانا کھایا

٥) تو نے مجھے کیوں مارا؟

٦) تیرا بھائی کہاں گیا؟

٧) تمہارے ابو لاہور سے کب آئے؟

٨) اے فاطمہ! تجھے کس نے پیدا کیا؟

٩) اے لوگو! آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟

١٠) اے کافرو! تم نے اللہ کا کیونکر انکار کیا

﴿فعل ماضی کے ساتھ قَدْ کا استعمال﴾

فعل ماضی پرحرف '' قد'' کے داخل ہونے سے یا تو اُس میں

۱) تاکیداور فی الواقع ہونے کا مفہوم پیدا ہوتا ہے یا

۲) ماضی قریب کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں

- قَدْ عَلِمَ کُلُّ اُناسٍ مَشْرَبَهُمْ
- قَدْ حَبِطَ عَمَلُه'
- قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ

کبھی مزید تاکید کے لیئے '' قَدْ '' پرلام تاکید کا اضافہ کیا جاتا ہے

- لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِ نْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ
- لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ
- لَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِی هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ

ماضی قریب کا مفہوم:

- قَدْ فَرِقَ الْوَلَدُ	لڑکا ڈر گیا ہے
- قَدْ شَرِبْنَا اللَّبَنَ	ہم نے دودھ پی لیا ہے
- قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ	سورج طلوع ہو چکا ہے
- قَدْ نَجَحَ زَيْد'' فِی الْاِمْتِحَانِ	زید امتحان میں پاس ہو گیا ہے
- قَدْ صَبَرَتِ الْمُسْلِمَةُ عَلَی الْمُصِيْبَةِ	مسلمان (مؤنث) نے مصیبت پر صبر کرلیا ہے

فعل ماضی مجہول

ہم جانتے ہیں کہ کوئی بھی فعل فاعل کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ البتہ بعض افعال ایسے ہوتے ہیں جنہیں مفہوم مکمل کرنے کے لیئے مفعول کی ضرورت ہوتی ہے اور بعض کو نہیں۔ لیکن ہر فعل کا فاعل ضرور ہوتا ہے اور وہ اسم ضمیر یا اسم ظاہر کی شکل میں موجود ہوتا ہے ایسا فعل ''فعل معروف'' یا ''فعل معلوم'' کہلاتا ہے یعنی ایسا فعل جس کا فاعل جانا پہچانا ہو یا معلوم ہو مثلاً

شَرِبَ الْمَاءَ	اُس نے پانی پیا	(فاعل اسم ضمیر کی صورت میں)
شَرِبَ الْوَلَدُ الْمَاءَ	لڑکے نے پانی پیا	(فاعل اسم ظاہر کی صورت میں)

بعض مرتبہ فعل کا فاعل مذکور نہیں ہوتا یعنی معلوم نہیں ہوتا۔ ایسا فعل ''فعل مجہول'' کہلاتا ہے مثلاً پانی پیا گیا۔

فعل ماضی کا مجہول بنانا نہایت آسان ہے۔ ماضی معروف کے تین اوزان ہم پڑھ چکے ہیں فَعَلَ ۔ فَعِلَ اور فَعُلَ ماضی مجہول کا ایک ہی وزن ہے'' فُعِلَ ''

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	فُعِلَ	فُعِلَا	فُعِلُوْا
3rd Person	مؤنث	فُعِلَتْ	فُعِلَتَا	فُعِلْنَ
حاضر	مذکر	فُعِلْتَ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فُعِلْتِ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	فُعِلْتُ	فُعِلْنَا	

- کسی بھی مادے کو '' فُعِلَ '' کے وزن پر لے آئیں۔ مثلاً

نَصَرَ	سے	نُصِرَ
قَتَلَ	سے	قُتِلَ
شَرِبَ	سے	شُرِبَ

- مفعول کو فاعل کی غیر موجودگی میں فاعل کا status دے دیں یعنی حالت رفع میں لے آئیں

پانی پیا گیا   شُرِبَ الْمَاءُ

فعل مجہول بنانے کے لیئے چند باتیں سمجھنا بہت ضروری ہیں

۱۔ فعل مجہول صرف متعدی افعال سے بنے گا

۲۔ فعل مجہول میں چونکہ فاعل مذکور نہیں ہوتا بلکہ اسکی جگہ مفعول کا ذکر ہوتا ہے لہذا مفعول کو فاعل کی غیر موجودگی میں فاعل کا Status دے دیا جاتا ہے یعنی وہ حالت رفع میں آجاتا ہے۔ اسے گرائمر کی اصطلاح میں مَفْعُوْل '' مَا لَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہ' یعنی '' وہ مفعول جس کے فاعل کا نام نہ لیا گیا ہو'' کہتے ہیں۔ اور اُسے آسانی کی خاطر نائب الفاعل کہہ دیا جاتا ہے

۳۔ نائب الفاعل کے جملہ میں مذکور نہ ہونے کی صورت میں مجہول صیغہ میں موجود ضمیریں ہی نائب الفاعل ہوتی ہیں۔ مثلاً

ضُرِبَ میں هُوَ

قُتِلَا میں هُمَا

نُصِرُوْا میں هُمْ

سُطِحَتْ میں هِیَ

ضُرِبْتَ میں اَنْتَ

طُلِبْتُ میں اَنَا

نُصِرْنَا میں نَحْنُ

۴۔ دومفعول والے متعدی افعال کے لیئے جب مجہول کا صیغہ آتا ہے تو پہلا مفعول قاعدے کے مطابق نائب الفاعل بن کر حالت رفع میں آتا ہے۔ لیکن دوسرا مفعول بدستور حالت نصب میں ہی رہتا ہے مثلاً

محمود کو عالم گمان کیا گیا حُسِبَ مَحْمُوْدٌ عَالِمًا

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ حامد کو مارا گیا

۲۔ زید کو طلب کیا گیا

۳۔ دولڑکوں کی مدد کی گئی

۴۔ کافر قتل کیئے گئے

۵۔ موسیٰ کو فرعون کی طرف بھیجا گیا

۶۔ میری مدد کی گئی

۷۔ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیئے گئے

۸۔ دروازہ بند کیا گیا

۹۔ رزق پھیلا دیا گیا

۱۰۔ رسولوں کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا گیا

﴾جملہ فعلیہ کو جملہ اسمیہ میں تبدیل کرنا﴿

فعل سے شروع ہونے والا جملہ، جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔ جملہ فعلیہ کی نارمل ترتیب میں سب سے پہلے فعل، پھر فاعل اور پھر مفعول ہوتا ہے۔ اگر ہم فاعل کو فعل سے پہلے لے آئیں تو وہ جملہ فعلیہ نہیں رہتا بلکہ جملہ اسمیہ بن جاتا ہے۔ اور پھر جملہ اسمیہ کے قواعد مطابق فعل (خبر) عدد اور جنس دونوں پہلوؤں سے فاعل (مبتداء) کے مطابق آتا ہے۔

خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ (جملہ فعلیہ)

اَللّٰهُ خَلَقَ الْاَرْضَ (جملہ اسمیہ)

مبتدا + خبر (جملہ فعلیہ) = جملہ اسمیہ

- دَخَلَ الْمُعَلِّمُ سے اَلْمُعَلِّمُ دَخَلَ
- دَخَلَ الْمُعَلِّمَانِ سے اَلْمُعَلِّمَانِ دَخَلَا
- دَخَلَ الْمُعَلِّمُوْنَ سے اَلْمُعَلِّمُوْنَ دَخَلُوْا
- دَخَلَتِ الْمُعَلِّمَةُ سے اَلْمُعَلِّمَةُ دَخَلَتْ
- دَخَلَتِ الْمُعَلِّمَتَانِ سے اَلْمُعَلِّمَتَانِ دَخَلَتَا
- دَخَلَتِ الْمُعَلِّمَاتُ سے اَلْمُعَلِّمَاتُ دَخَلْنَ
- دَخَلَ سے هُوَ دَخَلَ
- دَخَلَا سے هُمَا دَخَلَا
- دَخَلُوْا سے هُمْ دَخَلُوْا
- دَخَلَتْ سے هِيَ دَخَلَتْ
- دَخَلْتَ سے اَنْتَ دَخَلْتَ
- دَخَلْتِ سے اَنْتِ دَخَلْتِ
- دَخَلْتُ سے اَنَا دَخَلْتُ
- دَخَلْنَا سے نَحْنُ دَخَلْنَا

درج ذیل فعلیہ جملوں کو اسمیہ جملوں میں تبدیل کریں۔

۱۔ جَلَسَ الْوَلَدَانِ اَمَامَ الْمُعَلِّمِ

۲۔ نَصَرَ الْمُسْلِمُوْنَ اِخْوَانَهُمْ

۳۔ شَرِبَ الْاَوْلَادُ اللَّبَنَ

۴۔ اَكَلَ الْمُسَافِرُوْنَ الطَّعَامَ

۵۔ كَتَبْتُ رِسَالَةً اِلٰى اَخِىْ

۶۔ هَلْ ضَرَبْتَ حَامِدًا

۷۔ اَفَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يَااِبْرَاهِيْمُ

۸۔ سَمِعَ النَّاسُ كَلَامَ الْخَطِيْبِ

۹۔ دَخَلَ الْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ فِي الْمَسْجِدِ

۱۰۔ خَرَجَ فَاطِمَةُ وَ زَيْنَبُ وَ حَامِدٌ مِنَ الْبَيْتِ

۱۱۔ رَجَعَتِ الْبَنَاتُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ

۱۲۔ طَلَبَ الْمُدِيْرُ الطُّلَّابَ

۱۳۔ دَخَلَ السَّارِقَانِ فِي الْبَيْتِ

۱۴۔ لِمَ ضَرَبْتُمُوْنِىْ

۱۵۔ اَيْنَ ذَهَبَ زَيْدٌ

فعل مضارع

وہ فعل جس میں کسی کام کے موجودہ یا آنے والے زمانے میں کرنے یا ہونے کا مفہوم ہو فعل مضارع کہلاتا ہے۔ ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ عربی زبان میں حال اور مستقبل کے لیئے ایک ہی فعل استعمال ہوتا ہے جسے فعل مضارع کہتے ہیں۔

فعل مضارع کی چار علامات ہیں (ی ۔ ت ۔ ا ۔ ن) جن میں سے "ا" صرف واحد متکلم اور "ن" صرف جمع متکلم کے صیغے سے پہلے لگتا ہے۔ "ی" چار صیغوں میں استعمال ہوتی ہے جن میں سے تین مذکر غائب کے صیغے ہیں جبکہ ایک مؤنث غائب کا باقی آٹھ صیغوں میں علامت مضارع "ت" استعمال ہوتی ہے۔

فعل ماضی معروف کی طرح فعل مضارع معروف کے بھی تین وزن ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱) يَفْعَلُ
۲) يَفْعِلُ
۳) يَفْعُلُ

فعل مضارع کی گردان

ا۔ يَفْعُلُ

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَفْعَلُ	يَفْعَلَانِ	يَفْعَلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَفْعَلُ	تَفْعَلَانِ	يَفْعَلْنَ
حاضر	مذکر	تَفْعَلُ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَفْعَلِيْنَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَفْعَلُ	نَفْعَلُ	

۲۔ يَفعِلُ

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَفعِلُ	يَفعِلَانِ	يَفعِلُونَ
3rd Person	مؤنث	تَفعِلُ	تَفعِلَانِ	يَفعِلْنَ
حاضر	مذکر	تَفعِلُ	تَفعِلَانِ	تَفعِلُونَ
2nd Person	مؤنث	تَفعِلِينَ	تَفعِلَانِ	تَفعِلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَفعِلُ	نَفعِلُ	

۳۔ يَفعُلُ

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَفعُلُ	يَفعُلَانِ	يَفعُلُونَ
3rd Person	مؤنث	تَفعُلُ	تَفعُلَانِ	يَفعُلْنَ
حاضر	مذکر	تَفعُلُ	تَفعُلَانِ	تَفعُلُونَ
2nd Person	مؤنث	تَفعُلِينَ	تَفعُلَانِ	تَفعُلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَفعُلُ	نَفعُلُ	

وہ افعال جن کا ماضی " فَعَلَ " کے وزن پر آتا ہو لازمی نہیں ہوتا کہ ان کا مضارع بھی عین کلمہ کی زبر یعنی " یَفْعَلُ " کے وزن پر ہی آئے۔ وہ " یَفْعِلُ " کے وزن پر بھی آسکتا ہے اور " یَفْعُلُ " کے وزن پر بھی یہ سب اہل زبان کے استعمال سے ہی معلوم ہوتا ہے ہم نے ماضی کے اوزان کی جو تین فہرستیں بنائیں تھیں ان تینوں فہرستوں میں استعمال ہونے والے افعال کے مضارع جس جس وزن پر آتے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

(۱)

۱۔	خَلَقَ	اُس نے پیدا کیا	یَخْلُقُ	وہ پیدا کرتا ہے/کرے گا
۲۔	جَعَلَ	اُس نے بنایا	یَجْعَلُ	وہ بناتا ہے/ بنائے گا
۳۔	غَفَرَ	اُس نے بخشا	یَغْفِرُ	وہ بخشتا ہے/ بخشے گا
۴۔	صَبَرَ	اُس نے صبر کیا	یَصْبِرُ	وہ صبر کرتا ہے/کرے گا
۵۔	فَتَحَ	اُس نے کھولا	یَفْتَحُ	
۶۔	عَبَدَ	اُس نے عبادت کی	یَعْبُدُ	
۷۔	رَفَعَ	اُس نے بلند کیا	یَرْفَعُ	
۸۔	حَشَرَ	اُس نے اکٹھا کیا	یَحْشُرُ	
۹۔	غَفَلَ	وہ غافل ہوا	یَغْفُلُ	
۱۰۔	عَقَلَ	اُس نے عقل سے کام لیا	یَعْقِلُ	
۱۱۔	سَجَدَ	اُس نے سجدہ کیا	یَسْجُدُ	
۱۲۔	جَلَسَ	وہ بیٹھا	یَجْلِسُ	
۱۳۔	ضَرَبَ	اُس نے مارا	یَضْرِبُ	
۱۴۔	دَخَلَ	وہ داخل ہوا	یَدْخُلُ	
۱۵۔	خَرَجَ	وہ نکلا	یَخْرُجُ	
۱۶۔	ذَهَبَ	وہ گیا	یَذْهَبُ	
۱۷۔	رَزَقَ	اُس نے عطا کیا	یَرْزُقُ	
۱۸۔	ظَلَمَ	اُس نے ظلم کیا	یَظْلِمُ	
۱۹۔	نَجَحَ	وہ کامیاب ہوا	یَنْجَحُ	
۲۰۔	رَجَعَ	وہ لوٹا	یَرْجِعُ	

۲۱۔	بَلَغَ	وہ پہنچا	يَبْلُغُ
۲۲۔	جَهَدَ	اُس نے کوشش کی	يَجْهَدُ
۲۳۔	نَفَعَ	اُس نے نفع دیا	يَنْفَعُ
۲۴۔	نَظَرَ	اُس نے دیکھا	يَنْظُرُ
۲۵۔	نَزَلَ	وہ اترا	يَنْزِلُ
۲۶۔	صَدَقَ	اُس نے سچ کہا	يَصْدُقُ
۲۷۔	كَذَبَ	اُس نے جھوٹ کہا	يَكْذِبُ
۲۸۔	شَكَرَ	اُس نے شکر کیا	يَشْكُرُ
۲۹۔	نَقَصَ	اُس نے کمی کی	يَنْقُصُ
۳۰۔	تَرَكَ	اُس نے چھوڑا	يَتْرُكُ

(۲)

۱۔	فَرِحَ	وہ خوش ہوا	يَفْرَحُ
۲۔	عَمِلَ	اُس نے عمل کیا	يَعْمَلُ
۳۔	عَلِمَ	اُس نے جانا	يَعْلَمُ
۴۔	ضَحِكَ	وہ ہنسا	يَضْحَكُ
۵۔	قَدِمَ	وہ آیا	يَقْدَمُ
۶۔	حَمِدَ	اُس نے حمد کی	يَحْمَدُ
۷۔	سَمِعَ	اُس نے سُنا	يَسْمَعُ
۸۔	حَسِبَ	اُس نے گمان کیا	يَحْسِبُ
۹۔	شَرِبَ	اُس نے پیا	يَشْرَبُ
۱۰۔	حَفِظَ	اُس نے یاد کیا	يَحْفَظُ
۱۱۔	رَحِمَ	اُس نے رحم کیا	يَرْحَمُ
۱۲۔	رَكِبَ	وہ سوار ہوا	يَرْكَبُ
۱۳۔	شَهِدَ	اُس نے گواہی دی	يَشْهَدُ
۱۴۔	قَبِلَ	اُس نے قبول کیا	يَقْبَلُ

۱۵۔	مَرِضَ	وہ بیمار ہوا	یَمْرَضُ

(۳)

ا۔	قَرُبَ	وہ قریب ہوا	یَقْرُبُ
۲۔	بَعُدَ	وہ دور ہوا	یَبْعُدُ
۳۔	کَرُمَ	وہ باعزت ہوا	یَکْرُمُ
۴۔	ثَقُلَ	وہ بھاری ہوا	یَثْقُلُ
۵۔	ضَعُفَ	وہ کمزور ہوا	یَضْعُفُ

عربی میں ترجمہ کریں

ا۔ ہم صبر کرتے ہیں

۲۔ وہ ٹھنڈا پانی پیتے ہیں

۳۔ ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں

۴۔ میں اللہ کا ذکر کرتا ہوں

۵۔ مسلمان گائے کو ذبح کریں گے

۶۔ اللہ ہمیں رزق دیتا ہے

۷۔ اللہ اسلام کے لیئے ہمارا سینا کھول دے گا

۸۔ اللہ گناہوں کو بخش دیتا ہے

۹۔ کافر مسلمانوں پر ظلم کرتے ہیں

۱۰۔ ان کے پاؤں گواہی دیں گے

فعل مضارع کو منفی بنانا:

فعل مضارع سے پہلے عام طور پر "لَا" لگانے سے مضارع منفی بن جاتا ہے مثلاً

وہ نہیں لکھتا/ لکھے گا	لَا يَكْتُبُ
تم صبر نہیں کرتے/کرو گے	لَا تَصْبِرُ
مسلمان کافروں کی مدد نہیں کرتے	لَا يَنْصُرُ الْمَسْلِمُوْنَ الْكَا فِرِيْنَ

فعل مضارع کو حال کے ساتھ مخصوص کرنا:

فعل مضارع سے پہلے لامِ مفتوح " لَ" لگانے سے مضارع صرف حال کے لیئے مخصوص ہو جاتا ہے مثلاً

لَيَنْصُرُ	وہ مدد کرتا ہے
لَيَكْتُبُ	وہ لکھتا ہے

فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ مخصوص کرنا:

فعل مضارع سے پہلے سین مفتوح "سَ" یا "سَوْفَ" لگانے سے مضارع مستقبل کے لیئے مخصوص ہو جاتا ہے۔ مثلاً

سَيَنْصُرُ	وہ ابھی یا عنقریب مدد کرے گا
سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ	تم جلدی جان لو گے

﴿مضارع مجہول﴾

جس طرح ماضی مجہول کا ایک ہی وزن تھا۔ فُعِلَ

اسی طرح مضارع مجہول کا بھی ایک ہی وزن ہے۔ يُفْعَلُ

يَنْصُرُ سے يُنْصَرُ

يَقْبَلُ سے يُقْبَلُ

يَضْرِبُ سے يُضْرَبُ

فعل مجہول کے بارے میں تفصیل سے گفتگو ہم ماضی مجہول کے سبق میں کر چکے ہیں۔

درج ذیل کا عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ وہ قتل کیا جاتا ہے

۲۔ انھیں رزق دیا جاتا ہے

۳۔ تم (سب) لوٹائے جاؤ گے

۴۔ آج مسجد کا دروازہ کھولا جائے گا

۵۔ اُس (مؤنث) سے کوئی سفارش قبول نہیں کی جائے گی

۶۔ وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کیئے جاتے ہیں

۷۔ تم (سب) سے سوال نہیں کیا جائے گا

۸۔ اس پر رحم نہیں کیا جائے گا

۹۔ مجرم قیامت کے روز اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے

۱۰۔ یہ کتاب عنقریب پڑھ لی جائے گی

﴿ابواب ثلاثی مجرد﴾

ہم جانتے ہیں کہ جن افعال کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے انھیں ثلاثی کہتے ہیں اور ایسے افعال کی تعداد تقریباً ۹۹ فیصد ہے۔
جن افعال کا مادہ چار حروف پر مشتمل ہوتا ہے انھین رباعی کہتے ہیں اور یہ تعداد میں بہت کم ہیں۔

فعل کے مادے کے حروف کا پتہ ہمیں ماضی کے پہلے صیغے سے لگتا ہے۔ ثلاثی میں اگر ماضی کے پہلے صیغے میں حروف مادہ کے علاوہ کوئی اضافی حر ف ہوتو اسے ثلاثی مزید فیہ کہتے ہیں اور اگر صرف مادے کے ہی تین حروف ہوں تو وہ ثلاثی مجرد کہلاتا ہے۔

ہم نے ماضی معروف کے تین وزن پڑھے ہیں۔ فَعَلَ ۔ فَعِلَ ۔ فَعُلَ
اور مضارع معروف کے بھی تین ہی وزن پڑھے ہیں۔ یَفْعَلُ۔ یَفْعِلُ ۔ یَفْعُلُ

ماضی اور مضارع کے تینوں اوزان میں فرق صرف عین کلمہ کی حرکت کا ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے کہ جو افعال ماضی میں عین کلمہ کی جس حرکت سے استعمال ہوں وہ مضارع میں بھی عین کلمہ کی اسی حرکت سے لازمًا استعمال ہوں گے۔

افعال کی دی گئی گذشتہ فہرستوں پر غور کر کے ہم درج ذیل نتائج اخذ کر سکتے ہیں۔

۱۔ ماضی میں عین کلمہ جب پیش والا ہو تو مضارع میں بھی وہ لازمًا پیش والا ہوتا ہے۔

مثلاً کَرُمَ یَکْرُمُ

۲۔ ماضی میں عین کلمہ جب زیر والا ہو تو مضارع میں وہ زبر والا بھی ہوسکتا ہے اور زیر والا بھی

مثلاً سَمِعَ یَسْمَعُ
حَسِبَ یَحْسِبُ

۳۔ ماضی میں عین کلمہ جب زبر والا ہو تو مضارع میں وہ زبر، زیر اور پیش تینوں حرکات والا ہوسکتا ہے۔

مثلاً فَتَحَ یَفْتَحُ
ضَرَبَ یَضْرِبُ
نَصَرَ یَنْصُرُ

علمائے لغت نے جب ثلاثی مجرد کے تمام افعال پر غور کیا تو انھیں ماضی اور مضارع کے مندرجہ بالا چھ Combinations ہی نظر آئے۔ پھر انھوں نے مندرجہ بالا چھ افعال کو ہی بنیاد بنا کر ثلاثی مجرد کے چھ ابواب ترتیب دے دیے۔ پھر مزید آسانی کی خاطر ہر باب کے نام کا پہلا حرف اس کی علامت، اس کی پہچان بن گیا مثلاً

١)	كَرُمَ	يَكرُمُ	(ك)
٢)	نَصَرَ	يَنْصُرُ	(ن)
٣)	فَتَحَ	يَفْتَحُ	(ف)
٤)	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	(ض)
٥)	سَمِعَ	يَسْمَعُ	(س)
٦)	حَسِبَ	يَحْسِبُ	(ح)

ثلاثی مجرد کے چھ ابواب معلوم ہونے کا ہمیں یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ اگر ہمارے پاس تین حروف پر مشتمل مادہ ہو اور باب کا نام معلوم ہو تو ہم اس باب کی مدد سے اس مادے کا ماضی اور مضارع بنا سکتے ہیں مثلاً (د خ ل) ایک مادہ ہے اب ہمیں نہیں معلوم کہ اس مادے سے ماضی کس وزن پر بنانا ہے اور مضارع کس وزن پر۔ لیکن اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ (د خ ل) مادہ باب نَصَرَ يَنْصُرُ یا (ن) سے استعمال ہوتا ہے تو ہم فوری طور پر (د خ ل) مادے سے مقررہ باب کا استعمال کرتے ہوئے مطلوبہ صیغے (دَخَلَ يَدْخُلُ) بنالیں گے۔

۔ ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ کوئی مادہ کس باب سے استعمال ہوتا ہے؟ اس کے لیئے ہمیں عربی لغت (Dictionary) کی ضرورت پڑے گی۔

۔ عربی لغت میں مادہ کے ساتھ باب کا نام ظاہر کرنے کے دو طریقے ہیں۔

١) مادہ کے ساتھ بریکٹ میں باب کی علامت لکھ دی جاتی ہے جیسے

علم (س) جس سے مراد عَلِمَ يَعْلَمُ ہے

٢) ماضی کا صیغہ عین کلمہ کی حرکت کے ساتھ لکھ کر بریکٹ میں مضارع کی عین کلمہ کی حرکت لکھ دی جاتی ہے مثلاً

عَلِمَ (ــَـ) جس سے مراد عَلِمَ يَعْلَمُ ہے

درج ذیل مادوں سے بریکٹ میں دیے ہوئے باب کی مدد سے ماضی اور مضارع تحریر کریں۔

مادہ	باب	ماضی اور مضارع	مادہ	باب	ماضی اور مضارع
سجد	(ن)		نظر	(ن)	
کتب	(ن)		ضحک	(س)	
خرج	(ن)		دخل	(ن)	
رزق	(ن)		رفع	(ف)	
علم	(س)		فرح	(س)	
تبع	(س)		حسب	(س)	
غفر	(ض)		ذبح	(ف)	
ملک	(ض)		عبد	(ن)	
قطع	(ف)		صدق	(ن)	
منع	(ف)		ذهب	(ف)	
صبر	(ض)		حفظ	(س)	
قبل	(س)		ذکر	(ن)	
نزل	(ض)		نعم	(ح)	
شفع	(ف)		غفل	(ن)	
شهد	(س)		ترك	(ن)	
ضعف	(ك)		جمل	(س)	
کسر	(ض)		رجع	(ض)	
حمد	(س)		عمل	(س)	
حکم	(ن)		طلب	(ن)	
کبر	(ك)		رحم	(س)	
رکب	(س)		نقص	(ن)	

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ اے فاطمہ ! کیا تو جانتی ہے تجھے کس نے پیدا کیا؟
ہاں ! میں جانتی ہوں اللہ نے مجھے پیدا کیا

جاننا مادہ (ع ل م) باب (س)
پیدا کرنا مادہ (خ ل ق) باب (ن)

۲۔ اے لڑکے! کیا تو جانتا ہے زید کہاں گیا؟
میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا

جانا مادہ (ذ ھ ب) باب (ف)

۳۔ یقیناً اللہ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا اور نہ ہی تمہاری صورتوں کو لیکن وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے

دیکھنا مادہ (ن ظ ر) باب (ف)

۴۔ وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا
وہ جانتا ہے جو زمین سے نکلتا ہے اور
وہ جانتا ہے جو آسمان سے نازل ہوتا ہے

نکلنا مادہ (خ ر ج) باب (ن)
نازل ہونا مادہ (ن ز ل) باب (ض)

۵۔ کیا تم (سب) عربی زبان سمجھتے ہو؟

سمجھنا مادہ (ف ھ م) باب (س)

﴿غیر صحیح افعال﴾

عربی زبان میں حروف مادہ کے اعتبار سے فعل دو طرح کا ہوتا ہے

۱۔ صحیح فعل

۲۔ غیر صحیح فعل

کسی فعل کے حروف مادہ میں یعنی فا، عین یا لام کلمہ میں سے کسی جگہ پر اگر ھمزہ آجائے، ایک ہی حرف دو مرتبہ آجائے یا حرف علت (یعنی و اور ی میں سے کوئی حرف) آجائے تو وہ فعل غیر صحیح فعل کہلاتا ہے۔

غیر صحیح فعل کی درج ذیل اقسام ہیں

۱۔ مَهْمُوز: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں کسی جگہ ھمزہ آجائے

مثلاً اَمَرَ ۔ سَئَلَ ۔ قَرَءَ

۲۔ مُضَاعَف: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں کسی حرف کی تکرار ہو

مثلاً فَرَرَ ۔ تَبَبَ ۔ حَضَضَ

۳۔ مِثَال: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں فا کلمہ کی جگہ حرف علت (و/ی) آجائے

مثلاً وَجَدَ ۔ وَعَدَ ۔ يَسَرَ

٤۔ اَجْوَف: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں عین کلمہ کی جگہ حرف علت (و/ی) آجائے

مثلاً قَوَلَ ۔ خَوِفَ ۔ بَيَعَ

٥۔ نَاقِص: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں لام کلمہ کی جگہ حرف علت (و/ی) آجائے

مثلاً دَعَوَ ۔ تَلَوَ ۔ هَدَیَ

٦۔ لَفِيف: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں دو جگہ حرف علت آجائے

مثلاً وَقَیَ ۔ حَيِیَ ۔ رَوَیَ

کسی فعل کے غیر صحیح ہونے کی صورت میں فعل کی گردان میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ کہیں تبدیلی کم ہوتی ہے کہیں زیادہ لیکن ہر تبدیلی ایک قاعدہ کے تحت ہوتی ہے۔ ہمارے بزرگوں نے غیر صحیح افعال میں ہونے والی تبدیلیوں کے جس طرح قواعد مرتب کیئے واقعی وہ قابل تحسین ہیں۔ آئندہ آنے واے اسباق میں ضروری قواعد کو آسان کر کے بیان کرنے کی کوشش کی جائے گی اور مزید قواعد مطالعے میں اضافے کے ساتھ معلوم ہوتے جائیں گے۔ اس وقت تک ہم نے صرف ثلاثی مجرد ابواب پڑھے ہیں لہذا غیر صحیح افعال کے قواعد بھی فی الحال ثلاثی مجرد ابواب کی حد تک ہی سمجھیں گے۔

﴿مھموز﴾

جس فعل کے حروف مادہ میں کسی جگہ ھمزہ آجائے تو اسے مھموز کہتے ہیں۔
اگر فاءکلمہ کی جگہ ھمزہ آجائے تو اسے مہموز الفاء کہتے ہیں مثلاً اَ مَرَ ۔ اَکَلَ ۔ اَخَذَ
اگر عین کلمہ کی جگہ ھمزہ آجائے تو اُسے مہموز العین کہتے ہیں مثلاً سَئَلَ ۔ یَئِسَ
اگر لام کلمہ کی جگہ ھمزہ آجائے تو اُسے مہموز اللام کہتے ہیں مثلاً قَرَءَ

مہموز الفاء میں تبدیلیاں ذیادہ ہوتی ہیں جبکہ مہموز العین اور مہموز اللاّ م میں بہت کم ۔مہموز الفاء میں اگر کسی لفظ میں دو ھمزہ اکٹھے ہو جائیں اسطرح کہ پہلا ھمزہ متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ھمزے کو پہلے ھمزے کی حرکت کے موافق حرف میں لازمًا تبدیل کردیا جاتا ہے۔

مثلاً	ااُ مُرُ	سے	اُمُرُ
	.اَاْ کُلُ	سے	اٰ کُلُ

اگر کسی لفظ میں ساکن ھمزہ سے پہلے کوئی اور حرف (ھمزہ کے علاوہ) متحرک ہو تو دوسرے ھمزے کو پہلے حرف کی حرکت کے موافق حرف میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

رَأْس“	سے	رَاس“
ذِئْب“	سے	ذِیْب“
مُؤْ مِن“	سے	مُوْمِن“

نوٹ: ہم نے اب تک ثلاثی مجرد کے ۶ ابواب پڑھے ہیں ان ابواب کے مضارع میں واحد متکلم کے صیغے میں یہ Situation واقع ہوتی ہے لہٰذا قاعدہ بھی صرف وہیں استعمال ہوگا

میں اسے حکم دیتا ہوں   اٰمُرُہٗ

مُضاعف

ایسے اسماء وافعال جن کے حروفِ مادہ میں ایک ہی حرف دومرتبہ آجائے۔ انھیں مضاعف کہتے ہیں۔

ایک ہی حرف کے دومرتبہ آنے کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

۱) جب فا اور عین کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً ''بَبَر''

۲) جب فا اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً ''ثُلُث''

۳) جب عین اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً ''مَدَد''

اس سبق میں ہم صرف تیسری صورت کے متعلق پڑھیں گے۔ یعنی وہ صورت جب حروف مادہ کا عین اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً

(م د د) (ق ص ص) (ض ر ر) (د ع ع)

(ف ر ر) (ت ب ب) (م س س)

عین اور لام کلمہ کے حروف کے لیئے ہم ''مثلین'' کی اصطلاح استعمال کریں گے۔ جن میں عین کلمہ مثلِ اول اور لام کلمہ مثلِ ثانی ہوگا۔
ایسی صورت میں کبھی مثلین کا ادغام کیا جائے گا اور کبھی نہیں۔

ادغام کی آئیڈیل صورت:

مثلِ اَوّل ساکن اور مثلِ ثانی متحرک

مثلِ اَوّل اگر ساکن نہ ہو تو اسے ساکن کریں گے۔

مثلِ اَوّل کو ساکن کرنے کے دو طریقے ہیں۔

۱) مثلِ اول کی حرکت ماقبل منتقل کر کے (اگر ماقبل ساکن ہو) ورنہ

۲) مثلِ اول کو زبردستی ساکن کر دیں گے یعنی حرکت ختم کر دیں گے۔

مثلِ ثانی اگر متحرک نہ ہو تو (اسے متحرک نہیں کریں گے اور اس صورت میں) ادغام نہیں ہوگا۔

مضاعف ثلاثی مجرد کے تین ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ نَصَرَ يَنْصُرُ مثلاً ضَرَرَ يَضْرُرُ سے ضَرَّ يَضُرُّ

۲۔ ضَرَبَ يَضْرِبُ مثلاً فَرَرَ يَفْرِرُ سے فَرَّ يَفِرُّ

۳۔ سَمِعَ يَسْمَعُ مثلاً مَسِسَ يَمْسَسُ سے مَسَّ يَمَسُّ

ضرر (ن) بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّمَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ
وَهُوَالسَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

دعع (ن) یَدُعُّ الْیَتِیْمَ

حضض (ن) وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ

تبب(ن) تَبَّتْ یَدَااَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ

قصص (ن) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْکَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ

منن (ن) قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا

فرر (ض) یَوْمَ یَفِرُّالْمَرْءُ مِنْ اَخِیْہِ وَ اُمِّہٖ وَ اَبِیْہِ وَ صَاحِبَتِہٖ وَ بَنِیْہِ

مسس (س) وَلَقَدْ خَلَقْنَاالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَابَیْنَهُمَا فِی سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوْبٍ

﴿ مِثال ﴾

حروف مادہ میں فاکلمہ اگر حرف علت یعنی ''و'' یا ''ی'' ہوتو اس فعل کو مثال کہتے ہیں۔

فاکلمہ اگر ''و'' ہوتو مثال واوی مثلاً (و ج د) (و ع د) (و ز ر)

اگر ''ی'' ہوتو مثال یائی مثلاً (ی ق ن) (ی س ر) (ی ء س)

مثال واوی میں تبدیلیاں زیادہ ہوتی ہیں اور مثال یائی میں تبدیلیاں کم

مثال واوی:

- مثال واوی ثلاثی مجرد کے باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے استعمال نہیں ہوتا
- مثال واوی میں تبدیلی صرف مضارع معروف میں ہوتی ہے
- تبدیلی صرف ۳ ابواب میں ہوتی ہے۔

۱)	فَتَحَ	یَفْتَحُ
۲)	ضَرَبَ	یَضْرِبُ
۳)	حَسِبَ	یَحْسِبُ

تبدیلی یہ ہوتی ہے کہ مضارع معروف میں ''و'' گر جاتا ہے

مثلاً	و ھ ب (ف)	وَھَبَ	یَھَبُ	(عطا کرنا)
	و ل ج (ض)	وَلَجَ	یَلِجُ	(داخل ہونا)
	و ر ث (ح)	وَرِثَ	یَرِثُ	(وارث ہونا)

مثال یائی:

مثال یائی ثلاثی مجرد کے ابواب (ن) اور (ح) سے استعمال نہیں ہوتا

ی س ر (ض)	یَسَرَ	یَیْسِرُ	(آسان ہونا)
ی ن ع (ف)	یَنَعَ	یَیْنَعُ	(میوے کا پکنا)
ی ت م (س)	یَتِمَ	یَیْتَمُ	(یتیم ہونا)
ی ق ظ (ك)	یَقُظَ	یَیْقُظُ	(جاگنا)

مثال کے چند اور قواعد:

۱) ''و'' ساکن کے ماقبل اگر کسرہ (زیر) ہو تو ''و'' کو ''ی'' میں تبدیل کر دیتے ہیں۔
۲) ''ی'' ساکن کے ماقبل ضمّہ (پیش) ہو تو ''ی'' کو ''و'' میں بدل دیتے ہیں۔

مثلاً وصل (افعال) سے مصدر اِوْصَالٌ بنتا ہے۔
اِوْصَال'' سے اِیْصَال''

اور ی ق ن (افعال) سے مضارع یُیْقِنُ بنتا ہے۔
یُیْقِنُ سے یُوْقِنُ

وج د (ض) وَ وَجَدَكَ عَائِلًا
وَ وَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا
وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ
يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا
اِنِّىْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ

وزر (ف) لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى
ول ج (ض) يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِى الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا
وع د (ض) اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ
وع ظ (ض) وَهُوَ يَعِظُهٗ
ورث (ح) اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَ مَنْ عَلَيْهَا
وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ
وذر (ف) وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ
وھب (ف) وَيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ الذُّكُوْرَ
ی ء س (س) لَا يَيْئَسُ مِن رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ

﴿اَجُوَف﴾

حروف مادہ میں عین کلمہ اگر حرف علت یعنی "و" یا "ی" ہوتو اس فعل کو اجوف کہتے ہیں۔

عین کلمہ اگر "و" ہو تو اجوف واوی مثلاً (ق و ل) (ک و ن) (خ و ف)

اگر "ی" ہو تو اجوف یائی مثلاً (ب ی ع) (ز ی د) (ش ی ء)

اجوف واوی زیادہ تر دو ابواب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ نَصَرَ یَنْصُرُ

۲۔ سَمِعَ یَسْمَعُ

اجوف یائی زیادہ تر دو ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ

۲۔ سَمِعَ یَسْمَعُ

اجوف کے قواعد کا تعلق تین Situations کے ساتھ ہے۔ فعل کی گردان میں جہاں جو Situation واقع ہوگی اسی کے مطابق قاعدہ استعمال ہوگا۔

	ماقبل	حرف علت	مابعد
۱)	فتحہ	متحرک	متحرک
۲)	ساکن	متحرک	متحرک
۳)	فتحہ یا ساکن	متحرک	ساکن

قاعدہ نمبر(۱) حرف علت متحرک ہو، ماقبل فتحہ ہو اور مابعد بھی متحرک ہو تو حرف علت الف میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ مثلاً

اجوف واوی	اجوف یائی
قَوَلَ سے قَالَ	زَیَدَ سے زَادَ
خَوِفَ سے خَافَ	شَيِءَ سے شَاءَ

قاعدہ نمبر(۲) حرف علت متحرک ہو، ماقبل ساکن ہو اور مابعد متحرک ہو تو حرف علت اپنی حرکت ماقبل کو منتقل کر کے خود اس حرکت کے موافق حرف میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ مثلاً

اجوف یائی	اجوف واوی
یَزْیِدُ سے یَزِیْدُ	یَقْوُلُ سے یَقُوْلُ
یَشْیَءُ سے یَشَاءُ	یَخْوَفُ سے یَخَافُ

قاعدہ نمبر(۳الف) حرف علت متحرک ہو، ماقبل فتحہ یا ساکن ہو لیکن مابعد ساکن ہو تو حرف علت قاعدہ نمبر(۱) یا قاعدہ نمبر(۲) کی Application کے بعد ڈراپ ہو جاتا ہے۔ پھر

قاعدہ نمبر(۳ب) کے تحت فاکلمہ کی حرکت کا فیصلہ کیا جاتا ہے کہ فاکلمہ کی حرکت تبدیل کی جائے یا نہیں۔ اصول یہ ہے کہ اگر فاکلمہ کی حرکت اصلی ہے تو وہ لازماً تبدیل ہوگی اور اگر منتقل ہو کر آئی ہے تو تبدیل نہیں ہوگی۔ تبدیل ہونے کی صورت میں باب (ن) اور (ک) میں پیش آتی ہے باقی میں زیر۔ جبکہ اجوف یائی میں زیر ہی آتی ہے۔ مثلاً

اجوف یائی	اجوف واوی
زَیَدْنَ سے زِدْنَ	قَوَلْنَ سے قُلْنَ
شَیِئْنَ سے شِئْنَ	خَوِفْنَ سے خِفْنَ
یَشْیَئْنَ سے یَشَئْنَ	یَقْوُلْنَ سے یَقُلْنَ
یَزْیِدْنَ سے یَزِدْنَ	یَخْوَفْنَ سے یَخَفْنَ

قاعدہ (۳ب) کا اطلاق اجوف کے ثلاثی مجرد ابواب میں ہی ہوتا ہے۔

نوٹ: ۱) اجوف کے قاعدہ غیر (۳ب) کا اطلاق ثلاثی مزید فیہ ابواب میں نہیں ہوتا

۲) اجوف کے قواعد کا اطلاق اسم الآلہ، اسم التفضیل، الوان وعیوب اور افعال تعجب میں نہیں ہوتا۔

۳) اجوف میں مجہول ''فِیْلَ'' کے وزن پر استعمال ہوتا ہے۔

مثلاً قُوِلَ سے قِیْلَ
سُوِقَ سے سِیْقَ
جُیِءَ سے جِیْءَ

ق و ل (ن) وَ اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰئِکَةِ ، وَ اِذْقُلْنَالِلْمَلٰئِکَةِ
يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِن مَّزِيْدٍ
وَاِذَاقِيْلَ لَهُمْ

ق و م (ن) يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰئِکَةُصَفًّا
قَدْقَامَتِ الصَّلٰوةُ

ک و ن (ن) يَوْمَ يَکُوْنُ النَّاسُ کَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ
وَتَکُوْنُ الْجِبَالُ کَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ

ع و ذ (ن) اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

س و ق (ن) وَسِيْقَ الَّذِيْنَ کَفَرُوْااِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا

خ و ف (س) وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ

ز ی د (ض) فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا
زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا

ج ی ء (ض) اِذَا جَاءَ نَصْرُاللّٰهِ وَالْفَتْحُ
فَکَيْفَ اِذَاجِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍبِشَهِيْدٍوَجِئْنَابِکَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا
وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍبِجَهَنَّمَ

ش ی ء (س) اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

مادہ: ق و ل (ن)

نَصَرَ يَنْصُرُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	قَالَ	قَالَا	قَالُوْا
3rd Person	مؤنث	قَالَتْ	قَالَتَا	قُلْنَ
حاضر	مذکر	قُلْتَ	قُلْتُمَا	قُلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	قُلْتِ	قُلْتُمَا	قُلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	قُلْتُ	قُلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَقُوْلُ	يَقُوْلَانِ	يَقُوْلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَقُوْلُ	تَقُوْلَانِ	يَقُلْنَ
حاضر	مذکر	تَقُوْلُ	تَقُوْلَانِ	تَقُوْلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَقُوْلِيْنَ	تَقُوْلَانِ	تَقُلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَقُوْلُ	نَقُوْلُ	

مادہ: س م ع (س)

سَمِعَ يَسْمَعُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	خَافَ	خَافَا	خَافُوْا
3rd Person	مؤنث	خَافَتْ	خَافَتَا	خِفْنَ
حاضر	مذکر	خِفْتَ	خِفْتُمَا	خِفْتُمْ
2nd Person	مؤنث	خِفْتِ	خِفْتُمَا	خِفْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	خِفْتُ	خِفْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَخَافُ	يَخَافَانِ	يَخَافُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَخَافُ	تَخَافَانِ	يَخَفْنَ
حاضر	مذکر	تَخَافُ	تَخَافَانِ	تَخَافُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَخَافِيْنَ	تَخَافَانِ	تَخَفْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَخَافُ	نَخَافُ	

مادہ: ب ی ع (ض)

ضَرَبَ يَضْرِبُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	بَاعَ	بَاعَا	بَاعُوْا
3rd Person	مؤنث	بَاعَتْ	بَاعَتَا	بِعْنَ
حاضر	مذکر	بِعْتَ	بِعْتُمَا	بِعْتُمْ
2nd Person	مؤنث	بِعْتِ	بِعْتُمَا	بِعْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	بِعْتُ	بِعْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَبِيْعُ	يَبِيْعَانِ	يَبِيْعُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَبِيْعُ	تَبِيْعَانِ	يَبِعْنَ
حاضر	مذکر	تَبِيْعُ	تَبِيْعَانِ	تَبِيْعُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَبِيْعِيْنَ	تَبِيْعَانِ	تَبِعْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَبِيْعُ	نَبِيْعُ	

مادہ: ش ی ء (س)

سَمِعَ يَسْمَعُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	شَاءَ	شَاءَا	شَاءُوْا
3rd Person	مؤنث	شَاءَتْ	شَاءَتَا	شِئْنَ
حاضر	مذکر	شِئْتَ	شِئْتُمَا	شِئْتُمْ
2nd Person	مؤنث	شِئْتِ	شِئْتُمَا	شِئْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	شِئْتُ	شِئْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَشَاءُ	يَشَاءَانِ	يَشَاءُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَشَاءُ	تَشَاءَانِ	يَشَئْنَ
حاضر	مذکر	تَشَاءُ	تَشَاءَانِ	تَشَاءُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَشَائِيْنَ	تَشَاءَانِ	تَشَئْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَشَاءُ	نَشَاءُ	

کَانَ ۔ یَکُوۡنُ کے استعمالات

- کَانَ کے معنی ہیں۔ وہ تھا
- یَکُوۡنُ کے معنی ہیں۔ وہ ہوگا یا ہو جائے گا

کَانَ عموماً ماضی کے لیئے ہی استعمال ہوتا ہے اور یَکُوۡنُ عموماً صرف مستقبل کے لیئے استعمال ہوتا ہے۔ حال کے لیئے زیادہ تر جملہ اسمیہ استعمال کیا جاتا ہے مثلاً

- زید بیمار ہے (جملہ اسمیہ)
- زید بیمار تھا (کَانَ استعمال کریں گے)
- زید بیمار ہو جائے گا (یَکُوۡنُ استعمال کریں گے)

جملہ اسمیہ پر کَانَ کے داخل ہونے سے جملہ اسمیہ کی خبر حالت نصب میں چلی جاتی ہے۔ مندرجہ بالا جملوں کی عربی کچھ اس طرح ہوگی

- زید بیمار ہے زَیۡدٌ مَرِیۡضٌ
- زید بیمار تھا کَانَ زَیۡدٌ مَرِیۡضًا
- زید بیمار ہو جائے گا یَکُوۡنُ زَیۡدٌ مَرِیۡضًا

کَانَ دراصل ایک فعل ناقص ہے۔ فعل ناقص اس فعل کو کہا جاتا ہے جو اپنے فاعل کے ساتھ مل کر بھی مفہوم واضح نہ کرے۔

جَاءَ زَیۡدٌ	زید آیا	مفہوم مکمل
ضَرَبَ زَیۡدٌ	زید نے مارا	مفہوم مکمل
کَانَ زَیۡدٌ	زید تھا	مفہوم نامکمل

مفہوم کو مکمل اور واضح کرنے کے لیئے مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ کَانَ کا فاعل دراصل کَانَ کا اسم اور کَانَ کا مفعول کَانَ کی خبر کہلاتے ہیں اور کَانَ کی خبر حالت نصب میں ہوتی ہے۔

کَانَ اگرچہ فعل ناقص ہے لیکن اس پر فعل کے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے یعنی ~~فعل~~ فاعل اگر اسم ظاہر ہے تو فعل ہمیشہ واحد آئے گا خواہ فاعل واحد ہو مثنّیٰ ہو یا جمع ہو۔

کَانَ الۡمُعَلِّمُ قَائِمًا	کَانَتِ الۡمُعَلِّمَةُ قَائِمَةً
کَانَ الۡمُعَلِّمَانِ قَائِمَیۡنِ	کَانَتِ الۡمُعَلِّمَتَانِ قَائِمَتَیۡنِ

كَانَ الْمُعَلِّمُوْنَ قَا ئِمِيْنَ كَانَتِ الْمُعَلِّمَاتُ قَائِمَاتٍ

فاعل اگر اسم ضمیر ہو تو فعل کی گردان چلے گی

كَانَ قَائِمًا	كُنْتَ قَائِمَةً	كُنْتُ قَائِمًا
كَانَا قَائِمَيْنَ	كُنْتُمَا قَائِمَتَيْنِ	كُنَّا قَائِمِيْنَ
كَانُوْا قَائِمِيْنَ	كُنْتُمْ قَائِمِيْنَ	
كَانَتْ قَائِمَةً	كُنْتِ قَائِمَةً	
كَانَتَا قَائِمَتَيْنِ	كُنْتُمَا قَائِمَتَيْنِ	
كُنَّ قَائِمَاتٍ	كُنْتُنَّ قَا ئِمَاتٍ	

كَانَ اور يَكُوْنُ فعل کے ساتھ بھی استعمال ہوتے ہیں فعل کے ساتھ استعمال کی صورتیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ كَانَ + ماضی = ماضی بعید

كَانَ كَتَبَ (اس نے لکھا تھا)

کَانَ اور فعل (ماضی) دونوں کی گردان ساتھ چلے گی

۲۔ كَانَ + مضارع = ماضی استمراری

كَانَ يَكْتُبُ (وہ لکھتا تھا یا لکھا کرتا تھا)

کَانَ اور فعل (مضارع) دونوں کی گردان ساتھ چلے گی

۳۔ يَكُوْنُ + ماضی = ماضی شکیہ

يَكُوْنُ كَتَبَ (اس نے لکھا ہوگا)

یَکُوْنُ اور فعل (ماضی) دونوں کی گردان ساتھ چلے گی

- لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
- وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ
- وَاُمُّه' صِدِّيْقَة'' كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ

کچھ آفاقی صداقتیں (Universal truths) ہوتی ہیں جو زمانے سے بے نیاز ہوتی ہیں۔ ماضی میں بھی وہی صداقت، حال میں بھی وہی صداقت اور مستقبل میں بھی وہی صداقت۔ زبانوں کا مسئلہ ہے کہ کوئی ایسا لفظ، فعل یا اسم نہیں ہے جو تینوں زمانوں پر بیک

وقت حاوی ہو۔اس لئے مجبوراً ہر زبان میں ایسی آفاقی صداقت کو بیان کرنے کے لیئے کسی ایک مخصوص زمانہ کا انتخاب کرنا پڑتا ہے۔
اردو میں اس کا اظہار زمانہ حال سے کرتے ہیں جبکہ عربی میں ماضی سے۔

كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَحِيْمًا (اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے)

كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (اللہ جاننے والا حکمت والا ہے)

كَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا (شیطان انسان کا دشمن ہے)

﴿ناقص﴾

حروف مادہ میں لام کلمہ اگر حرف علت یعنی "و" یا "ی" ہو تو اس فعل کو ناقص کہتے ہیں۔

لام کلمہ اگر "و" ہو تو ناقص واوی مثلاً (د ع و) (ت ل و) (ر ض و)

اگر "ی" ہو تو ناقص یائی مثلاً (ھ د ی) (س ع ی) (ن س ی)

ناقص واوی زیادہ تر دو ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ نَصَرَ يَنْصُرُ مثلاً دَعَوَ يَدْعُوُ

۲۔ سَمِعَ يَسْمَعُ مثلاً رَضِوَ يَرْضَوُ

ناقص یائی زیادہ تر تین ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ ضَرَبَ يَضْرِبَ مثلاً هَدَىَ يَهْدِيُ

۲۔ فَتَحَ يَفْتَحُ مثلاً سَعَىَ يَسْعٰىُ

۳۔ سَمِعَ يَسْمَعُ مثلاً نَسِيَ يَنْسٰى

ناقص کے قواعد:

۱) حرف علت متحرک ہو اور ما قبل فتحہ ہو تو حرف علت الف میں تبدیل ہو جاتا ہے ناقص واوی میں اسے الف یعنی "ا" اور ناقص یائی میں اسے الف مقصوریٰ یعنی "ی" کی صورت میں لکھتے ہیں مثلاً

دَعَوَ سے دَعَا هَدَىَ سے هَدٰى

الف مقصوریٰ کے بعد اگر کوئی ضمیر مفعول کے طور پر آ جائے تو اس الف مقصوریٰ کو بھی الف کی صورت میں ہی لکھتے ہیں مثلاً

عَصٰى + هُ = عَصَاهُ

۲) ناقص کا حرف علت اور صیغے کا حرف علت اکٹھے ہو جائیں تو ناقص کا حرف علت گر جاتا ہے پھر اگر ما قبل حرف پر زبر ہو تو وہ برقرار رہتا ہے ورنہ صیغے کے حرف علت کی مناسبت سے حرکت لگائی جاتی ہے مثلاً

دَعَوُوا	سے	دَعَوْا	نَسِيُوا	سے نَسُوا
يَدْعُوُونَ	سے	يَدْعُونَ	يَنْسَيُونَ	سے يَنْسَوْنَ
تَدْعُوِينَ	سے	تَدْعِينَ	تَنْسَيِينَ	سے تَنْسَيْنَ
			هَدَيُوا	سے هَدَوْا

يَهْدِيُوْنَ　سے　يَهْدُوْنَ

تَهْدِيِيْنَ　سے　تَهْدِيْنَ

۳)　حرف علت متحرک ہو ماقبل فتحہ ہو اور ما بعد ساکن ہو تو حرف علت گر جاتا ہے مثلاً

دَعَوْتُ　سے　دَعَتْ　هَدَيَتْ　سے　هَدَتْ

۴)　فعل ماضی میں پانچواں صیغہ یعنی مثنّٰی مؤنث غائب کا صیغہ چوتھے صیغے یعنی واحد مؤنث غائب کے صیغے سے بنتا ہے مثلاً

دَعَتْ　سے　دَعَتَا　هَدَتْ　سے　هَدَتَا

۵)　مضموم واو سے پہلے پیش ہو تو واو ساکن ہو جاتی ہے مثلاً

يَدْعُوُ　سے　يَدْعُوْ

مضموم یاء سے پہلے زیر ہو تو یاء ساکن ہو جاتی ہے

يَهْدِيُ　سے　يَهْدِيْ

۶)　کسی لفظ کے آخر میں آنے والی واو ''و'' (جو عموماً ناقص واوی کا لام کلمہ ہوتا ہے) کے ماقبل کسرہ ہو تو ''و'' کو ''ی'' میں تبدیل کر دیتے ہیں مثلاً

رَضِوَ　سے　رَضِيَ

۷)　جب ''و'' کسی لفظ میں تین حروف یا اس کے بھی بعد واقع ہو اور اس کے ماقبل ضمّہ نہ ہو تو بھی ''و'' کو ''ی'' میں تبدیل کر دیتے ہیں مثلاً

يَرْضَوُ　سے　يَرْضَيُ

نوٹ: قاعدہ نمبر ۶ اور ۷ کا اطلاق زیادہ تر ماضی مجہول اور مضارع مجہول پر ہوتا ہے۔

دع و　(ن)　يَارَبِّ اِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَّنَهَارًا

رض و　(س)　رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

ھ د ی　(ض)　اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ

س ع ی　(ف)　يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ

ن س ی　(س)　وَ نَسِيَ خَلْقَهٗ

نَصَرَ يَنْصُرُ

مادہ: د ع و (ن)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	دَعَا	دَعَوَا	دَعَوْا
3rd Person	مؤنث	دَعَتْ	دَعَتَا	دَعَوْنَ
حاضر	مذکر	دَعَوْتَ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُمْ
2nd Person	مؤنث	دَعَوْتِ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	دَعَوْتُ	دَعَوْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَدْعُوْ	يَدْعُوَانِ	يَدْعُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَدْعُوْ	تَدْعُوَانِ	يَدْعُوْنَ
حاضر	مذکر	تَدْعُوْ	تَدْعُوَانِ	تَدْعُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَدْعِيْنَ	تَدْعُوَانِ	تَدْعُوْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَدْعُوْ	نَدْعُوْ	

سَمِعَ يَسْمَعُ

مادہ: رضو (س)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	رَضِیَ	رَضِیَا	رَضُوْا
3rd Person	مؤنث	رَضِیَتْ	رَضِیَتَا	رَضِیْنَ
حاضر	مذکر	رَضِیْتَ	رَضِیْتُمَا	رَضِیْتُمْ
2nd Person	مؤنث	رَضِیْتِ	رَضِیْتُمَا	رَضِیْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	رَضِیْتُ	رَضِیْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	یَرْضٰی	یَرْضَیَانِ	یَرْضَوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَرْضٰی	تَرْضَیَانِ	یَرْضَیْنَ
حاضر	مذکر	تَرْضٰی	تَرْضَیَانِ	تَرْضَوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَرْضَیْنَ	تَرْضَیَانِ	تَرْضَیْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَرْضٰی	نَرْضٰی	

ضَرَبَ يَضْرِبُ

مادہ: ج ب و (ض)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	جَبَا	جَبَوَا	جَبَوْا
3rd Person	مؤنث	جَبَتْ	جَبَتَا	جَبَوْنَ
حاضر	مذکر	جَبَوْتَ	جَبَوْتُمَا	جَبَوْتُمْ
2nd Person	مؤنث	جَبَوْتِ	جَبَوْتُمَا	جَبَوْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	جَبَوْتُ	جَبَوْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَجْبِىُ	يَجْبِيَانِ	يَجْبُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَجْبِىُ	تَجْبِيَانِ	يَجْبِيْنَ
حاضر	مذکر	تَجْبِىُ	تَجْبِيَانِ	تَجْبُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَجْبِيْنَ	تَجْبِيَانِ	تَجْبِيْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَجْبِىُ	نَجْبِىُ	

مادہ: س ع ی (ف)

فَتَحَ يَفْتَحُ

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	سَعٰی	سَعَيَا	سَعَوْا
3rd Person	مؤنث	سَعَتْ	سَعَتَا	سَعَيْنَ
حاضر	مذکر	سَعَيْتَ	سَعَيْتُمَا	سَعَيْتُمْ
2nd Person	مؤنث	سَعَيْتِ	سَعَيْتُمَا	سَعَيْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	سَعَيْتُ	سَعَيْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَسْعٰی	يَسْعَيَانِ	يَسْعَوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَسْعٰی	تَسْعَيَانِ	يَسْعَيْنَ
حاضر	مذکر	تَسْعٰی	تَسْعَيَانِ	تَسْعَوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَسْعَيْنَ	تَسْعَيَانِ	تَسْعَيْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَسْعٰی	نَسْعٰی	

سَمِعَ يَسْمَعُ

مادہ: ن س ی (س)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	نَسِيَ	نَسِيَا	نَسُوْا
3rd Person	مؤنث	نَسِيَتْ	نَسِيَتَا	نَسِيْنَ
حاضر	مذکر	نَسِيْتَ	نَسِيْتُمَا	نَسِيْتُمْ
2nd Person	مؤنث	نَسِيْتِ	نَسِيْتُمَا	نَسِيْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	نَسِيْتُ	نَسِيْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَنْسٰی	يَنْسَيَانِ	يَنْسَوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَنْسٰی	تَنْسَيَانِ	يَنْسَيْنَ
حاضر	مذکر	تَنْسٰی	تَنْسَيَانِ	تَنْسَوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَنْسَيْنَ	تَنْسَيَانِ	تَنْسَيْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَنْسٰی	نَنْسٰی	

ضَرَبَ يَضْرِبُ

مادہ: ھ د ی (ض)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	هَدٰی	هَدَيَا	هَدَوْا
3rd Person	مؤنث	هَدَتْ	هَدَتَا	هَدَيْنَ
حاضر	مذکر	هَدَيْتَ	هَدَيْتُمَا	هَدَيْتُمْ
2nd Person	مؤنث	هَدَيْتِ	هَدَيْتُمَا	هَدَيْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	هَدَيْتُ	هَدَيْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَهْدِیْ	يَهْدِيَانِ	يَهْدُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَهْدِیْ	تَهْدِيَانِ	يَهْدِيْنَ
حاضر	مذکر	تَهْدِیْ	تَهْدِيَانِ	تَهْدُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَهْدِيْنَ	تَهْدِيَانِ	تَهْدِيْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَهْدِیْ	نَهْدِیْ	

﴿ لفیف ﴾

حروف مادہ میں اگر دو جگہ پر حرف علت آ جائے تو اس فعل کو لفیف کہتے ہیں۔ مثلاً (و ق ی) ۔ (س و ی) ۔ (ح ی ی)
لفیف کی دو اقسام ہیں۔

۱) لفیف مفروق: جب دونوں حروف علت کے درمیان کوئی اور حرف آ جائے تو اُسے لفیف مفروق کہتے ہیں
مثلاً (و ق ی) (و ف ی) (و ل ی)

۲) لفیف مقرون: جب دونوں حروف علت ساتھ ساتھ واقع ہوں تو اسے لفیف مقرون کہتے ہیں
مثلاً (ر و ی) (ھ و ی) (ح ی ی)

لفیف مفروق

۔ ثلاثی مجرد کے تین ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ

۲۔ سَمِعَ یَسْمَعُ

۳۔ حِسِبَ یَحْسِبُ

۔ لفیف مفروق = مثال + ناقص

مثال اور ناقص دونوں کے قواعد کا اطلاق ہوگا

۱۔ و ق ی (ض) وَقَیَ یَوْقِیُ

وَقٰی یَقِیْ

۲۔ و ھ ی (س) وَھِیَ یَوْھَیُ

وَھِیَ یَوْھیٰ

۳۔ و ل ی (ح) وَلِیَ یَوْلِیُ

وَلِیَ یَلِیُ

۔ فا کلمہ پر ہمیشہ ''وْ'' اور لا کلمہ پر ''یْ'' آتا ہے

لفیف مقرون

۔ ثلاثی مجرد کے دو ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ

۲۔ سَمِعَ یَسْمَعُ

۔ لفیف مقرون = اجوف + ناقص

صرف ناقص کے قواعد کا اطلاق ہوگا

۱۔ ر و ی (ض) رَوَیَ یَرْوِیُ

رَوٰی یَرْوِیْ

۲۔ ح ی ی (س) حَیِیَ یَحْیَیُ

حَیِیَ یَحْییٰ

۔ عین کلمہ پر ''وْ'' اور لام کلمہ پر ''یْ'' آتا ہے

نوٹ: ۱) فا اور عین کلمہ پر حروف علت کے یکجا ہونے والے مادے بہت کم ہیں اور اگر ہیں تو ان سے فعل استعمال نہیں ہوتا

مثلاً وَیْل" - یَوْم"

۲) بعض اوقات لفیف مقرون مضاعف بھی ہوتا ہے۔ مثلاً (ح ی ی) - (ع ی ی)

ایسی صورت میں مثلین کا ادغام کرنا یا نا کرنا دونوں جائز ہیں

ح ی ی (س) حَيِيَ يَحْيَىُ یا حَيَّ يَحَيُّ (زندہ ہونا)

ع ی ی(س) عَيِيَ يَعْيَىُ یا عَيَّ يَعَيُّ (تھک جانا)

م و ت (ن) ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحيٰى

ح ی ی (س) اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْيٰى

ع ی ی (س) اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ

﴿ابواب ثلاثی مزید فیہ﴾

ہم جانتے ہیں کہ فعل ثلاثی مجرد سے مراد تین حروف پر مشتمل مادے کا ایسا فعل ہے جسکے اصلی حروف میں مزید کسی حرف کا اضافہ نہ کیا گیا ہو۔ کسی فعل کے مادے کے اصلی حروف معلوم کرنے کے لیئے ہمیں فعل ماضی کے پہلے صیغے کی طرح رجوع کرنا پڑتا ہے کیونکہ ثلاثی مجرد افعال کے ماضی کے پہلے صیغے میں ہمیں صرف مادے کے ہی تین حروف ملتے ہیں۔ اگر ثلاثی مجرد افعال میں مادے کے حروف کے ساتھ ایک، دو یا تین حروف کا اضافہ کر دیا جائے تو وہ فعل ثلاثی مجرد نہیں رہتا بلکہ ثلاثی مزید فیہ بن جاتا ہے۔ ثلاثی مجرد افعال کے چھ ابواب ہم پڑھ چکے ہیں۔ اب ہم ثلاثی مزید فیہ افعال کے آٹھ ابواب کا مطالعہ کریں گے۔

۔ ثلاثی مزید فیہ کے ماضی کے پہلے صیغے میں زائد حروف کا اضافہ یا تو فا کلمہ سے پہلے ہوتا ہے یا فا اور عین کلمہ کے درمیان ہوتا ہے۔ کسی باب میں ایک حرف کا اضافہ ہوتا ہے کسی میں دو کا اور کسی میں تین کا۔

۔ ایک مادہ ثلاثی مجرد کے باب سے ثلاثی مزید فیہ کے باب میں آتا ہے تو اسکے مفہوم میں بھی تبدیل واقع ہوتی ہے یہ تبدیلی اس باب کی خصوصیت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ہر باب کی کچھ خصوصیات ہوتی ہیں ہم ہر باب کی صرف ایک اہم خصوصیت کا مطالعہ کریں گے باقی خصوصیات ہمیں مطالعے میں اضافے کے ساتھ ساتھ معلوم ہونگی

ثلاثی مجرد ابواب کے مصدر کا پتہ ہمیں یا تو ڈکشنری سے چلتا ہے یا پھر اہل زبان سے سنکر۔ لیکن ثلاثی مزید فیہ ابواب کے نام ہی ان ابواب کے مصدر ہوتے ہیں اور ثلاثی مزید فیہ ابواب کے مصدر ہمیں باب کے معنی بتانے میں اہم کردار ادا کریں گے کیونکہ تقریباً سب الفاظ عربی زبان کے ہی الفاظ ہیں جو ہم اردو میں استعمال کرتے ہیں۔

ثلاثی مزید فیہ کے درج ذیل آٹھ ابواب ہم نے پڑھنے ہیں:۔

۱۔ اِفْعَال

۲۔ تَفْعِيْل

۳۔ مُفَاعَلَه

۴۔ تَفَعُّل

۵۔ تَفَاعُل

۶۔ اِفْتِعَال

۷۔ اِنْفِعَال

۸۔ اِسْتِفْعَال

﴿اِفْعَال﴾

اس باب کے نام کے وزن پر استعمال ہونے والے بہت سے الفاظ ہم اردو زبان میں استعمال کرتے ہیں مثلاً

اِکْرَام	اِخْرَاج	اِنْکَار	اِقْرَار
اِدْغَام	اِنْفَاق	اِنْصَاف	اِسْلَام
اِنْذَار	اِحْسَان	اِسْرَاف	اِرْسَال
اِفْهَام	اِنْعَام	اِصْلَاح	اِعْرَاض

اَفْعَلَ　یُفْعِلُ　اِفْعَالاً

خصوصیت:۔ یہ باب فعل لازم کو متعدی بنانے کے کام آتا ہے۔

مثلاً نزل	(ض)	نَزَلَ	یَنْزِلُ	(اترنا)
	(افعال)	اَنْزَلَ	یُنْزِلُ	(اتارنا)
خرج	(ن)	خَرَجَ	یَخْرُجُ	(نکلنا)
	(افعال)	اَخْرَجَ	یُخْرِجُ	(نکالنا)
دخل	(ن)	دَخَلَ	یَدْخُلُ	(داخل ہونا)
	(افعال)	اَدْخَلَ	یُدْخِلُ	(داخل کرنا)

ن ز ل　اَنْزَلَ　یُنْزِلُ　اِنْزَالاً　(نازل کرنا)

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِی لَیْلَةِ الْقَدْرِ

ر س ل　اَرْسَلَ　یُرْسِلُ　اِرْسَالاً　(بھیجنا)

اَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ
اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ
هُوَ الَّذِی اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ

ن ع م　اَنْعَمَ　یُنْعِمُ　اِنْعَامًا　(انعام کرنا)

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ

يٰبَنِیٓ اِسۡرَائِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ

خ ر ج   اَخۡرَجَ   یُخۡرِجُ   اِخۡرَاجًا   (نکالنا)

اللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یُخۡرِجُھُمۡ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ
وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا اَوۡلِیٰٓؤُھُمُ الطَّاغُوۡتُ یُخۡرِجُوۡنَھُمۡ مِنَ النُّوۡرِ اِلَی
الظُّلُمٰتِ ۔ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ھُمۡ فِیۡھَا خَالِدُوۡنَ

ن ذ ر   اَنۡذَرَ   یُنۡذِرُ   اِنۡذَارًا   (خبردار کرنا)

اِنَّآ اَنۡذَرۡنٰکُمۡ عَذَابًا قَرِیۡبًا
اِنِّیۡٓ اَنۡذَرۡتُکُمۡ نَارًا تَلَظّٰی

ن ف ق   اَنۡفَقَ   یُنۡفِقُ   اِنۡفَاقًا   (خرچ کرنا)

وَمِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ
وَمَآ اَنۡفَقۡتُمۡ مِنۡ نَفَقَۃٍ اَوۡ نَذَرۡتُمۡ مِنۡ نَذۡرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ یَعۡلَمُہٗ

ط ع م   اَطۡعَمَ   یُطۡعِمُ   اِطۡعَامًا   (کھلانا)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَطۡعَمَنِیۡ وَسَقَانِیۡ وَجَعَلَنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ

د خ ل   اَدۡخَلَ   یُدۡخِلُ   اِدۡخَالًا   (داخل کرنا)

وَاَدۡخَلۡنٰھُمۡ فِیۡ رَحۡمَتِنَا
یُدۡخِلُ مَنۡ یَّشَآءُ فِیۡ رَحۡمَتِہٖ

ب ل غ   اَبۡلَغَ   یُبۡلِغُ   اِبۡلَاغًا   (پہنچانا)

لَقَدۡ اَبۡلَغۡتُکُمۡ رِسٰلٰتِ رَبِّیۡ

ف ل ح   اَفۡلَحَ   یُفۡلِحُ   اِفۡلَاحًا   (فلاح پانا)

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ

ء م ن   اٰمَنَ   یُؤۡمِنُ   اِیۡمَانًا   (ایمان لانا)

اٰمَنۡتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ
یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ

ح ب ب — اَحَبَّ — يُحِبُّ — اِحْبَابًا — (محبت کرنا)

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَاَ حَبَّنِیْ

بَلْ تُحِبُّوْ نَ الْعَاجِلَةَ

ول ج — اَوْلَجَ — يُوْلِجُ — اِيْلاَ جًا — (داخل کرنا)

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّيْلِ

ی ق ن — اَيْقَنَ — يُوْقِنُ — اِيْقَانًا — (یقین رکھنا)

وَبِا لْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ

م و ت — اَمَاتَ — يُمِيْتُ — اِمَاتَةً — (مارنا)

فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عِامٍ ثُمَّ بَعَثَه‘

ز ی غ — اَزَاغَ — يُزِيْغُ — اِزَاغَةً — (ٹیڑھا کرنا)

فَلَمَّا زَاغُوْا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْ بَهُمْ

ل ه و — اَلْهٰی — يُلْهِی — اِلْهَاءً — (غافل کرنا)

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ

ء ذ ی — اٰذٰی — يُؤْ ذِیْ — اِيْذَاءً — (اذیت دینا)

لِمَ تُؤْ ذُ وْنَنِیْ

و ح ی — اَوْحٰی — يُوْحِیْ — اِيْحَاءً — (وحی کرنا)

اِنَّا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ كَمَا اَوْحَيْنَا اِلٰی نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْ بَعْدِهٖ

ح ی ی — اَحْيٰی — يُحْيِیْ — اِحْيَاءً — (زندہ کرنا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَ حْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا

باب (اِفْعَال)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	اَفْعَلَ	اَفْعَلَا	اَفْعَلُوْا
3rd Person	مؤنث	اَفْعَلَتْ	اَفْعَلَتَا	اَفْعَلْنَ
حاضر	مذکر	اَفْعَلْتَ	اَفْعَلْتُمَا	اَفْعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	اَفْعَلْتِ	اَفْعَلْتُمَا	اَفْعَلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَفْعَلْتُ	اَفْعَلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يُفْعِلُ	يُفْعِلَانِ	يُفْعِلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تُفْعِلُ	تُفْعِلَانِ	يُفْعِلْنَ
حاضر	مذکر	تُفْعِلُ	تُفْعِلَانِ	تُفْعِلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تُفْعِلِيْنَ	تُفْعِلَانِ	تُفْعِلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اُفْعِلُ	نُفْعِلُ	

﴿تفعیل﴾

تعلیم	تدریس	تصدیق	تکذیب	تکریم
ترسیل	تسلیم	تکفیر	تدبیر	تقدیر
تکویر	تذلیل	تعریف	ترغیب	تذکیر
تجدید	تجوید	تنزیل	تسبیح	تنبیه
توحید	تبدیل	تضحیک	تفهیم	

فَعَّلَ   یُفَعِّلُ   تَفْعِیْلاً یا تَفْعِلَةً

خصوصیت:۔ فعل لازم کو فعل متعدی میں تبدیل کرتا ہے۔

ع ل م   عَلَّمَ   یُعَلِّمُ   تَعْلِیْمًا   (سکھانا)

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۔ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ
یُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ

ن ز ل   نَزَّلَ   یُنَزِّلُ   تَنْزِیْلاً   (نازل کرنا)

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ
هُوَ الَّذِی یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِهٖ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ

س ب ح   سَبَّحَ   یُسَبِّحُ   تَسْبِیْحًا   (تسبیح کرنا)

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ
یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ

ک ل م   کَلَّمَ   یُکَلِّمُ   تَکْلِیْمًا   (کلام کرنا)

کَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا

ک ذ ب   کَذَّبَ   یُکَذِّبُ   تَکْذِیْبًا   (جھٹلانا)

فَکَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا
اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ

ح د ث	حَدَّث	يُحَدِّث	تَحْدِيْثا	(بیان کرنا)

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا

ق د م	قَدَّمَ	يُقَدِّمُ	تَقْدِيْمًا	
ا خ ر	اَخَّرَ	يُاَخِّرُ	تَاْخِيْرًا	

عَلِمَتْ نَفْس'' مَا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْ

رَبِّ لَوْ لَا اَخَّرْتَنِیْ اِلٰی اَجَلٍ قَرِيْبٍ

و د ع	وَدَّعَ	يُوَدِّعُ	تَوْدِيْعًا	(چھوڑ دینا)

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ

ی س ر	يَسَّرَ	يُيَسِّرُ	تَيْسِيْرًا	(آسان کرنا)

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰی

ع د د وَيْل'' لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ الَّذِیْ جَمَعَ مَالاً وَّعَدَّدَهٗ

ص و ر	صَوَّرَ	يُصَوِّرُ	تَصْوِيْرًا	(صورت بنانا)

هُوَ الَّذِیْ يُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ

ب ی ن	بَيَّنَ	يُبَيِّنُ	تَبْيِيْنًا	(واضح کر دینا)

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

ز ک و	زَكّٰی	يُزَكِّی	تَزْكِيَةً	(پاک کرنا)

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا

وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَاب'' اَلِيْم''

ج ل ی	جَلّٰی	يُجَلِّیْ	تَجْلِيَةً	(روشن کرنا۔ظاہر کرنا)

وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا

و ص ی   وَصّٰی   یُوَصِّیُ   تَوُصِیَةً   (وصیت کرنا)

وَوَصّٰی بِهَا اِبُرَاهِیُمُ بَنِیُهِ وَ یَعُقُوُبُ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰه اصُطَفٰی لَكُمُ الدِّیُنَ فَلاَ تَمُوُتُنَّ اِلاَّ وَ اَنُتُمُ مُسُلِمُوُنَ

س و ی   سَوّٰی   یُسَوِّیُ   تَسُوِیَةً   (برابر کرنا۔سنوارنا)

وَنَفُسٍ وَّمَا سَوّٰهَا

فَاِذَا سَوَّیُتُه، وَ نَفَخُتُ فِیُهِ مِنُ رُوُحِیُ

(تَفْعِيْل)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب 3rd Person	مذکر	فَعَّلَ	فَعَّلَا	فَعَّلُوْا
	مؤنث	فَعَّلَتْ	فَعَّلَتَا	فَعَّلْنَ
حاضر 2nd Person	مذکر	فَعَّلْتَ	فَعَّلْتُمَا	فَعَّلْتُمْ
	مؤنث	فَعَّلْتِ	فَعَّلْتُمَا	فَعَّلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	فَعَّلْتُ	فَعَّلْنَا	فَعَّلْنَا

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب 3rd Person	مذکر	يُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُوْنَ
	مؤنث	تُفَعِّلُ	تُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلْنَ
حاضر 2nd Person	مذکر	تُفَعِّلُ	تُفَعِّلَانِ	تُفَعِّلُوْنَ
	مؤنث	تُفَعِّلِيْنَ	تُفَعِّلَانِ	تُفَعِّلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اُفَعِّلُ	نُفَعِّلُ	نُفَعِّلُ

﴿مُفَاعَلَة﴾

مقابلہ	مشاہدہ	مجاہدہ	مناظرہ	مراقبہ
مراسلہ	مباہلہ	معالجہ	مقاربہ	مطالبہ
معاشقہ	محاصرہ	مقاتلہ	معاشرہ	مشاعرہ
مباحثہ	مذاکرہ			

فَاعَلَ   يُفَاعِلُ   مُفَاعَلَةً يا فِعَالاً

خصوصیت: مشارکت:۔ دو اشخاص یا دو گروہ فعل میں اسطرح شریک ہوں کہ ایک فاعل ہو اور دوسرا مفعول

خ د ع خَادَعَ   يُخَادِعُ   مُخَادَعَةً   (دھوکا دینا)

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ
يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ

ن ف ق نَافَقَ   يُنَافِقُ   مُنَافَقَةً يا نِفَاقًا   (منافق ہونا)

نَافَقَ حَنْظَلَة"

ق ت ل قَاتَلَ   يُقَاتِلُ   مُقَاتَلَةً يا قِتَالاً   (جنگ کرنا)

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا

ج ھ د جَاهَدَ   يُجَاهِدُ   مُجَاهَدَةً يا جِهَادًا   (جہاد کرنا)

مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ

ج د ل جَادَلَ   يُجَادِلُ   مُجَادَلَةً   (جھگڑنا)

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِىْ تُجَادِلُكَ فِىْ زَوْجِهَا

ظ ھ ر ظَاهَرَ   يُظَاهِرُ   مُظَاهَرَةً يا ظِهَارًا   (اظہار کرنا)

اَلَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِنْ نِسَاءِهِمْ مَا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ

ح ف ظ   حَافَظَ   يُحَافِظُ   مُحَافَظَةً   (محافظت کرنا)

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلاَ تِهِمْ يُحَافِظُوْنَ

د ف ع   دَافَعَ   يُدَافِعُ   مُدَافَعَةً يا دِفَاعًا   (دفاع کرنا)

اِنَّ اللّٰهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ض ع ف   ضَاعَفَ   يُضَاعِفُ   مُضَاعَفَةً   (بڑھانا۔دوگنا کرنا)

اِنَّ اللّٰهَ يُضَاعِفُ اَجْرَ مَنْ يَشَاءُ

ھ ج ر   هَاجَرَ   يُهَاجِرُ   مُهَاجَرَةً   (ہجرت کرنا۔چھوڑ دینا)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَ جَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
وَ اَنْفُسِهِمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَنَصَرُوْا
اُولٰئِكَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَ رِزْقٌ كَرِيْم

ء خ ذ   اٰخَذَ   يُؤَاخِذُ   مُؤَاخَذَةً   (گرفت کرنا)

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَابَّةٍ وَ لٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ
اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى

ح ج ج   حَاجَّ   يُحَاجُّ   مُحَاجَّةً

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَاجَّ اِبْرَاهِيْمَ فِىْ رَبِّهٖ

و ع د   وَاعَدَ   يُوَاعِدُ   مُوَاعِدَةً يا مِيْعَادًا

وَاِذْ وَاعَدْنَا مُوْسٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً

ر و د   رَاوَدَ   يُرَاوِدُ   مُرَاوَدَةً

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِى الْمَدِيْنَةِ امْرَاَةُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَفْسِهٖ

ع ف و عَافَا يُعَافِیُ مُعَافَةً (صحت دینا۔ بلا اور برائی سے بچانا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیُ اَذْهَبَ عَنِّیُ الْاَذٰی وَعَافَانِیُ

ن د ی نَادٰی یُنَادِیُ نِدَاءً (پکارنا)

اِذْنَادٰی رَبَّہ' نِدَاءً خَفِیًّا

و ر ی وَارٰی یُوَارِیُ مُوَارَاةً

کَیُفَ یُوَارِیُ سَوْءَ ةَ اَخِیُ

(مُفَاعَلَة)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	فَاعَلَ	فَاعَلَا	فَاعَلُوْا
3rd Person	مؤنث	فَاعَلَتْ	فَاعَلَتَا	فَاعَلْنَ
حاضر	مذکر	فَاعَلْتَ	فَاعَلْتُمَا	فَاعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	فَاعَلْتِ	فَاعَلْتُمَا	فَاعَلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	فَاعَلْتُ	فَاعَلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يُفَاعِلُ	يُفَاعِلَانِ	يُفَاعِلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تُفَاعِلُ	تُفَاعِلَانِ	يُفَاعِلْنَ
حاضر	مذکر	تُفَاعِلُ	تُفَاعِلَانِ	تُفَاعِلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تُفَاعِلِيْنَ	تُفَاعِلَانِ	تُفَاعِلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اُفَاعِلُ	نُفَاعِلُ	

﴿تَفَعُّل﴾

تدبّر	تذکر	تکبر	تبسم	تحفظ
تعجب	تحمل	تجمل	تردد	تَنزل
تعلم	تربص	توکل	تشکر	تجس
تصدق	تقدم	تکلم	تکلف	تصرف

تَفَعَّلَ یَتَفَعَّلُ تَفَعُّلاً

خصوصیت:۔ اس باب کی سب سے نمایاں خصوصیت تکلف ہے۔جس فعل کا ذکر ہو رہا ہو اسکو خود حاصل کرنا۔

ع ل م تَعَلَّمَ یَتَعَلَّمُ تَعَلُّمًا (سیکھنا)

خَیرُکُمۡ مَنۡ تَعَلَّمَ الۡقُرۡاٰ نَ وَعَلَّمَه‘

ذ ک ر تَذَکَّرَ یَتَذَکَّرُ تَذَکُّرًا (یاد کرنا to recall)

یَوۡمَئِذٍ یَتَذَکَّرُ الۡاِنۡسَانُ وَاَنّٰی لَه‘ الذِّکۡرٰی

ف ک ر تَفَکَّرَ یَتَفَکَّرُ تَفَکُّرًا (غور وفکر کرنا)

وَیَتَفَکَّرُوۡنَ فِی خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ

د ب ر تَدَبَّرَ یَتَدَبَّرُ تَدَبُّرًا (غور وفکر کرنا)

اَفَلاَ یَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ

ک ل م تَکَلَّمَ یَتَکَلَّمُ تَکَلُّمًا

لَا یَتَکَلَّمُوۡنَ اِلَّا مَنۡ اَذِنَ لَه‘ الرَّحۡمٰنُ

ص د ق تَصَدَّقَ یَتَصَدَّقُ تَصَدُّقًا (صدقہ کرنا)

وَرَجُل‘‘ تَصَدَّقَ بِصَدَ قَةٍ فَاَخۡفَاهَا

ن ز ل تَنَزَّلَ يَتَنَزَّلُ تَنَزُّلاً (نازل ہونا)

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰئِكَةُ

نوٹ:۔ فعل مضارع کے جن صیغوں میں دو "ت" اکٹھی ہوجاتی ہیں ان میں سے ایک "ت" کو گرادینا جائز ہے۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَ الرُّوحُ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ

خ ب ط تَخَبَّطَ يَتَخَبَّطُ تَخَبُّطًا (باؤلا کردینا)

اَلَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبٰوا لَا يَقُومُونَ كَمَا يَقُومُ الَّذِى يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ

ء خ ر تَأَخَّرَ يَتَأَخَّرُ تَأَخُّرًا (دیر کرنا)

وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ

ج س س تَجَسَّسَ يَتَجَسَّسُ تَجَسُّسًا (تجسس کرنا)

لَا يَتَجَسَّسُ الْمُؤْمِنُونَ

و ک ل تَوَكَّلَ يَتَوَكَّلُ تَوَكُّلاً (توکل کرنا)

وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ

ط و ع تَطَوَّعَ يَتَطَوَّعُ تَطَوُّعًا

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ

م ی ز تَمَيَّزَ يَتَمَيَّزُ تَمَيُّزًا (پھٹ جانا)

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ

و ف ی تَوَفّٰى يَتَوَفّٰى تَوَفِّيًا (پورا پورا لینا)

وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيمَانِ

(تَفَعُّل)

ماضی		واحد	مثنّی	جمع
غائب	مذکر	تَفَعَّلَ	تَفَعَّلَا	تَفَعَّلُوْا
3rd Person	مؤنث	تَفَعَّلَتْ	تَفَعَّلَتَا	تَفَعَّلْنَ
حاضر	مذکر	تَفَعَّلْتَ	تَفَعَّلْتُمَا	تَفَعَّلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	تَفَعَّلْتِ	تَفَعَّلْتُمَا	تَفَعَّلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	تَفَعَّلْتُ	تَفَعَّلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّی	جمع
غائب	مذکر	يَتَفَعَّلُ	يَتَفَعَّلَانِ	يَتَفَعَّلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَتَفَعَّلُ	تَتَفَعَّلَانِ	يَتَفَعَّلْنَ
حاضر	مذکر	تَتَفَعَّلُ	تَتَفَعَّلَانِ	تَتَفَعَّلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَتَفَعَّلِيْنَ	تَتَفَعَّلَانِ	تَتَفَعَّلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَتَفَعَّلُ	نَتَفَعَّلُ	

﴿تَفَاعُل﴾

تکاثر	تفاخر	تغابن	تعارف	توازن
تعاون	تواتر	تعاقب	تصادم	تناسب
تناسل	تجاوز	تقابل	تناظر	تدارك

تَفَاعَلَ يَتَفَاعَلُ تَفَاعُلاً

خصوصیت: **تشارک:۔** کسی کام کے ہونے میں دو افراد یا دو چیزوں کا شریک ہونا اس شرط کے ساتھ کہ دونوں فاعل ہوں۔

غ م ز تَغَامَزَ يَتَغَامَزُ تَغَامُزًا (ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارہ کرنا)

وَاِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ

د ر س تَدَارَسَ يَتَدَارَسُ تَدَارُسًا (باہم پڑھنا)

يَتْلَوُنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَه' بَيْنَهُمْ

ع ق ب تَعَاقَبَ يَتَعَاقَبُ تَعَاقُبًا (یکے بعد دیگرے آنا)

اِنَّ الْعُسْرَوَالْيُسْرَ يَتَعَاقَبَانِ

ن ص ر تَنَاصَرَ يَتَنَاصَرُ تَنَاصُرًا (ایک دوسرے کی مدد کرنا)

مَالَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ

خ ف ت تَخَافَتَ يَتَخَافَتُ تَخَافُتًا (ایک دوسرے سے چپکے چپکے بات کرنا)

وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ

ن ز ع تَنَازَعَ يَتَنَازَعُ تَنَازُعًا (باہم جھگڑنا)

لَا يَتَنَازَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ عَلَى الْمَالِ

ک ث ر تَكَاثَرَ يَتَكَاثَرُ تَكَاثُرًا (باہم کثرت طلب کرنا)

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ

ف خ ر	تَفَاخَرَ	يَتَفَاخَرُ	تَفَاخُرًا	(ایک دوسرے پر فخر کرنا)

اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّ زِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِى الْاَ مْوَالِ وَ الْاَ وْ لَا دِ

س ء ل	تَسَاءَ لَ	يَتَسَاءَ لُ	تَسَاءُ لًا	(ایک دوسرے سے سوال کرنا)

عَمَّ يَتَسَاءَ لُوْنَ

ح ب ب	تَحَابَّ	يَتَحَابُّ	تَحَابًّا	(ایک دوسرے سے محبت کرنا)

وَرَجُلَانِ تَحَابًّا فِى اللّٰهِ

ج و ز	تَجَاوَزَ	يَتَجَاوَزُ	تَجَاوُزًا	

وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَا تِهِم

د ى ن	تَدَايَنَ	يَتَدَايَنُ	تَدَايُنًا	(ایک دوسرے کو ادھار دینا)

إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ

ع ل و	تَعَالٰى	يَتَعَالٰى	تَعَالِيًا	(بلندو برتر ہونا)

فَتَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

ع ط ى	تَعَاطٰى	يَتَعَاطٰى	تَعَاطِيًا	

فَنَا دَوْصَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ

و ص ى	تَوَاصٰى	يَتَوَاصٰى	تَوَاصِيًا	(ایک دوسرے کو وصیت کرنا)

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

(تَفَاعُل)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	تَفَاعَلَ	تَفَاعَلَا	تَفَاعَلُوْا
3rd Person	مؤنث	تَفَاعَلَتْ	تَفَاعَلَتَا	تَفَاعَلْنَ
حاضر	مذکر	تَفَاعَلْتَ	تَفَاعَلْتُمَا	تَفَاعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	تَفَاعَلْتِ	تَفَاعَلْتُمَا	تَفَاعَلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	تَفَاعَلْتُ	تَفَاعَلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَتَفَاعَلُ	يَتَفَاعَلَانِ	يَتَفَاعَلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَتَفَاعَلُ	تَتَفَاعَلَانِ	يَتَفَاعَلْنَ
حاضر	مذکر	تَتَفَاعَلُ	تَتَفَاعَلَانِ	تَتَفَاعَلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَتَفَاعَلِيْنَ	تَتَفَاعَلَانِ	تَتَفَاعَلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَتَفَاعَلُ	نَتَفَاعَلُ	

﴿افتعال﴾

اختلاف	اجتناب	اقتدار	اقتباس	اجتهاد
اکتساب	اشتعال	امتحان	اجتماع	اختیار
احترام	اہتمام	اعتراف	اعتبار	اختصار
انتقام	انتظار	انتشار	انتخاب	انتقال

اِفۡتَعَلَ   یَفۡتَعِلُ   اِفۡتِعَالاً

خصوصیت:۔ جس فعل کا ذکر ہو اس کو اہتمام سے کرنا اہمیت دے کر کرنا

نوٹ:۔ باب افتعال کا ھمزہ، ھمزہ الوصل ہوتا ہے۔

ک س ب   اِکۡتَسَبَ   یَکۡتَسِبُ   اِکۡتِسَابًا   (کمانا)

لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَعَلَيۡهَا مَا اكۡتَسَبَتۡ

ق ر ب   اِقۡتَرَبَ   یَقۡتَرِبُ   اِقۡتِرَابًا   (قریب ہونا)

اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمۡ وَهُمۡ فِیۡ غَفۡلَةٍ مُعۡرِضُوۡنَ

ج م ع   اِجۡتَمَعَ   یَجۡتَمِعُ   اِجۡتِمَاعًا   (اکٹھ ہونا)

وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجۡتَمَعَا عَلَيۡهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيۡهِ

ع ر ف   اِعۡتَرَفَ   یَعۡتَرِفُ   اِعۡتِرَافًا   (اعتراف کرنا)

فَاعۡتَرَفُوۡا بِذَنۡبِهِمۡ

ن ق م   اِنۡتَقَمَ   یَنۡتَقِمُ   اِنۡتِقَامًا   (انتقام لینا)

وَمَنۡ عَادَ فَیَنۡتَقِمُ اللّٰهُ مِنۡهُ

ع ذ ر   اِعۡتَذَرَ   یَعۡتَذِرُ   اِعۡتِذَارًا   (عذر پیش کرنا)

یَعۡتَذِرُوۡنَ اِلَیۡکُمۡ

م ل ء　اِمْتَلَأَ　يَمْتَلِأُ　اِمْتِلَاءً　(بھر جانا)

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ　وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ

ه ز ز　اِهْتَزَّ　يَهْتَزُّ　اِهْتِزَازًا

فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَانٌّ

ک ی ل　اِكْتَالَ　يَكْتَالُ　اِكْتِيَالًا　(ماپ کر لینا)

اَلَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ

ب ل و　اِبْتَلٰى　يَبْتَلِىْ　اِبْتِلَاءً　(آزمانا)

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّىْ اَكْرَمَنِ

ن ه ی　اِنْتَهٰى　يَنْتَهِىْ　اِنْتِهَاءً　(باز آنا)

فَمَنْ جَاءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ

س و ی　اِسْتَوٰى　يَسْتَوِىْ　اِسْتِوَاءً　(باز آنا)

لَا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ

لَا يَسْتَوِىْ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ

(اِفْتِعَال)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	اِفْتَعَلَ	اِفْتَعَلَا	اِفْتَعَلُوا
3rd Person	مؤنث	اِفْتَعَلَتْ	اِفْتَعَلَتَا	اِفْتَعَلْنَ
حاضر	مذکر	اِفْتَعَلْتَ	اِفْتَعَلْتُمَا	اِفْتَعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	اِفْتَعَلْتِ	اِفْتَعَلْتُمَا	اِفْتَعَلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اِفْتَعَلْتُ	اِفْتَعَلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَفْتَعِلُ	يَفْتَعِلَانِ	يَفْتَعِلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَفْتَعِلُ	تَفْتَعِلَانِ	يَفْتَعِلْنَ
حاضر	مذکر	تَفْتَعِلُ	تَفْتَعِلَانِ	تَفْتَعِلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَفْتَعِلِيْنَ	تَفْتَعِلَانِ	تَفْتَعِلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَفْتَعِلُ	نَفْتَعِلُ	

تفعّل اور تفاعل کے خصوصی قواعد

ث د ذ ز س ش ص ض ط ظ

- باب تفعّل اور تفاعل کا ''ف'' کلمہ اگر مندرجہ بالا حروف میں سے کوئی حرف ہو تو ان دونوں ابواب کی ''ت'' تبدیل ہو کر وہی حرف بن جاتی ہے جو ''ف'' کلمہ پر ہے۔ پھر ادغام کے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے۔

ذ ک ر (تفعّل) تَذَکَّرَ ذَذَکَّرَ ذُذَکَّرَ اذُذَکَّرَ اِذْذَکَّرَ اِذَّکَّرَ

یَتَذَکَّرُ یَذذَکَّرُ یَذْذَکَّر یَذَّکَّرُ

ث ق ل (تفاعل) تَثَاقَلَ ثَثَاقَلَ ثُثَاقَلَ اثُثَاقَلَ اِثْثَاقَلَ اِثَّاقَلَ

یَتَثَاقَلُ یَثَثَاقَلُ یَثْثَاقَلُ یَثَّاقَلُ

نوٹ: یہ قاعدہ اختیاری ہے لازمی نہیں۔

- باب تفعّل اور تفاعل کے فعل مضارع کی گردان کے جن صیغوں میں دو ''ت'' اکٹھے آ جائیں ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔

ن ز ل (تفعّل) تَتَنَزَّلُ سے تَنَزَّلُ

ن ص ر (تفاعل) تَتَنَاصَرُوْنَ سے تَنَاصَرُوْنَ

افتعال کے خصوصی قواعد

- باب افتعال کا ''ف'' کلمہ اگر (د ذ ز) میں سے کوئی حرف ہوتو باب افتعال کی ''ت'' کو ''د'' میں تبدیل کردیتے ہیں۔

فاکلمہ اگر ''د'' ہوتو دونوں ''د'' کا ادغام کردیا جاتا ہے۔

دخل	اِدْتَخَلَ	اِدْدَخَلَ	اِدَّخَلَ	يَدْتَخِلُ	يَدْدَخِلُ	يَدَّخِلُ
ذکر	اِذْتَكَرَ	اِذْدَكَرَ		يَذْتَكِرُ	يَذْدَكِرُ	
زجر	اِزْتَجَرَ	اِزْدَجَرَ		يَزْتَجِرُ	يَزْدَجِرُ	

''ذ'' کو ''د'' میں اور ''د'' کو ''ذ'' میں بدل کر دونوں کا ادغام کرنا بھی جائز ہے۔

اِذْدَكَرَ	اِذْذَكَرَ	اِذَّكَرَ	يَذْدَكِرُ	يَذْذَكِرُ	يَذَّكِرُ
اِذْدَكَرَ	اِدْدَكَرَ	اِدَّكَرَ	يَذْدَكِرُ	يَدْدَكِرُ	يَدَّكِرُ

- باب افتعال کا ''ف'' کلمہ اگر (ص ض ط ظ) میں سے کوئی حرف ہوتو باب افتعال کی ''ت'' تبدیل ہوکر (ط) بن جاتی ہے۔

صبر	اِصْتَبَرَ	اِصْطَبَرَ		يَصْتَبِرُ	يَصْطَبِرُ	
ضرب	اِضْتَرَبَ	اِضْطَرَبَ		يَضْتَرِبُ	يَضْطَرِبُ	
طلع	اِطْتَلَعَ	اِطْطَلَعَ	اِطَّلَعَ	يَطْتَلِعُ	يَطْطَلِعُ	يَطَّلِعُ
ظلم	اِظْتَلَمَ	اِظْطَلَمَ		يَظْتَلِمُ	يَظْطَلِمُ	

''ظ'' کو ''ط'' میں یا ''ط'' کو ''ظ'' میں تبدیل کر کے ادغام بھی کیا جاسکتا ہے

اِظْطَلَمَ	اِظْظَلَمَ	اِظَّلَمَ	يَظْطَلِمُ	يَظْظَلِمُ	يَظَّلِمُ
اِظْطَلَمَ	اِطْطَلَمَ	اِطَّلَمَ	يَظْطَلِمُ	يَطْطَلِمُ	يَطَّلِمُ

- باب افتعال کا ’’ف‘‘ کلمہ اگر (و یا ی) ہوتو اسے ’’ت‘‘ میں تبدیل کر کے باب افتعال کی ’’ت‘‘ میں مدغم کر دیتے ہیں۔

وق ی	اِوْتَقٰی	اِتْتَقٰی	اِتَّقٰی	یَوْتَقِیُ	یَتْتَقِیُ	یَتَّقِیُ
ی س ر	اِیْتَسَرَ	اِتْتَسَرَ	اِتَّسَرَ	یَیْتَسِرَ	یَتْتَسِرَ	یَتَّسِرُ

(و) کی تبدیلی لازمی ہے جبکہ (ی) کی تبدیلی اختیاری ہے۔

- (اَخَذَ) جب باب افتعال سے آتا ہے تو خلاف قاعدہ استعمال ہوتا ہے۔

ا خ ذ	اِاْتَخَذَ	اِتْتَخَذَ	اِتَّخَذَ	یَاْتَخِذُ	یَتْتَخِذُ	یَتَّخِذُ

﴿انفعال﴾

انقلاب انکسار انکشاف انحراف انفطار
انشقاق انشراح انحصار انحطاط انقطاع

اِنْفَعَلَ یَنْفَعِلُ اِنْفِعَالاً

خصوصیت:۔ متعدی افعال کولازم بنانے کے لیئے استعمال ہوتا ہے۔
باب انفعال کا ھمزہ بھی ھمزہ الوصل ہوتا ہے۔

ک س ر اِنْکَسَرَ یَنْکَسِرُ اِنْکِسَارًا (ٹوٹ جانا)

اِنْکَسَرَ الْقَلَمُ

ص ر ف اِنْصَرَفَ یَنْصَرِفُ اِنْصِرَافًا (پھر جانا)

اِنْصَرَفُوْا صَرَفَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ

ک د ر اِنْکَدَرَ یَنْکَدِرُ اِنْکِدَارًا (گدلا ہوجانا)

وَاِذَاالنُّجُوْمُ انْکَدَرَتْ

ب ع ث اِنْبَعَثَ یَنْبَعِثُ اِنْبِعَاثًا (اٹھ کھڑا ہونا)

اِذِانْبَعَثَ اَشْقَاھَا

ط ل ق اِنْطَلَقَ یَنْطَلِقُ اِنْطِلَاقًا (چلنا)

لَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ

ق ل ب اِنْقَلَبَ یَنْقَلِبُ اِنْقِلَابًا (واپس مڑنا)

وَیَنْقَلِبُ اِلٰی اَھْلِہٖ مَسْرُوْرًا

ف ج ر اِنْفَجَرَ یَنْفَجِرُ اِنْفِجَارًا (پھٹ پڑنا)

فَا نْفَجَرَتْ مِنْہُ اثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا

ق ط ع	اِنْقَطَعَ	يَنْقَطِعُ	اِنْقِطَاعًا	(کٹ جانا)

إذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ

ف ط ر	اِنْفَطَرَ	يَنْفَطِرُ	اِنْفِطَارًا	(پھٹ جانا)

إذَاالسَّمَاءُ انْفَطَرَتْ

ش ق ق	اِنْشَقَّ	يَنْشَقُّ	اِنْشِقَاقًا	(پھٹ جانا)

إذَاالسَّمَاءُ انْشَقَّتْ

ب غ ی	اِنْبَغٰی	يَنْبَغِیْ	اِنْبِغَاءً	(شایانِ شان ہونا)

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِیْ لَهٗ

(اِنْفِعَال)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	اِنْفُعِلَ	اِنْفُعِلَا	اِنْفُعِلُوْا
3rd Person	مؤنث	اِنْفُعِلَتْ	اِنْفُعِلَتَا	اِنْفُعِلْنَ
حاضر	مذکر	اِنْفُعِلْتَ	اِنْفُعِلْتُمَا	اِنْفُعِلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	اِنْفُعِلْتِ	اِنْفُعِلْتُمَا	اِنْفُعِلْتُنَّ
متکلّم	مذکر	اِنْفُعِلْتُ	اِنْفُعِلْنَا	
1st Person	مؤنث			

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يُنْفَعِلُ	يُنْفَعِلَانِ	يُنْفَعِلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تُنْفَعِلُ	تُنْفَعِلَانِ	يُنْفَعِلْنَ
حاضر	مذکر	تُنْفَعِلُ	تُنْفَعِلَانِ	تُنْفَعِلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تُنْفَعِلِيْنَ	تُنْفَعِلَانِ	تُنْفَعِلْنَ
متکلّم	مذکر	اُنْفَعِلُ	نُنْفَعِلُ	
1st Person	مؤنث			

﴿اِسْتِفْعَال﴾

اِستغفار	استقبال	استخراج	استکبار	استحصال
استقرار	استحکام	استہزاء	استدراج	استخلاف

اِسْتَفْعَلَ يَسْتَفْعِلُ اِسْتِفْعَالاً

خصوصیت:۔ زیادہ تر کسی کام کو طلب کرنے کا مفہوم ہوتا ہے

باب استفعال کا ھمزہ بھی ھمزۃ الوصل ہوتا ہے۔

غ ف ر اِسْتَغْفَرَ يَسْتَغْفِرُ اِسْتِغْفَارًا (بخش مانگنا)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

ک ب ر اِسْتَكْبَرَ يَسْتَكْبِرُ اِسْتِكْبَارًا (بڑائی چاہنا)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ

ب د ل اِسْتَبْدَلَ يَسْتَبْدِلُ اِسْتِبْدَالاً (بدلنا چاہنا)

اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِى هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ"

ط ع م اِسْتَطْعَمَ يَسْتَطْعِمُ اِسْتِطْعَامًا (کھانا طلب کرنا)

اِسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا

ع ج ل اِسْتَعْجَلَ يَسْتَعْجِلُ اِسْتِعْجَالاً (جلدی مانگنا)

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ

ء ذ ن اِسْتَأْذَنَ يَسْتَأْذِنُ اِسْتِئْذَانًا (اجازت طلب کرنا)

لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ

ھ ز ء اِسْتَهْزَءَ يَسْتَهْزِءُ اِسْتِهْزَاءً (استھزاء کرنا)

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَ يَمُدُّ هُمْ فِىْ طُغْيَا نِهِمْ يَعْمَهُوْنَ

ق ر ر اِسْتَقَرَّ يَسْتَقِرُّ اِسْتِقْرَارًا (قرار پکڑنا)

فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرَانِىْ

و ق د اِسْتَوْقَدَ يَسْتَوْقِدُ اِسْتِيْقَادًا

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِىْ اسْتَوْقَدَ نَارًا

ع و ن اِسْتَعَانَ يَسْتَعِيْنُ اِسْتِعَانَةً (مدد طلب کرنا)

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

خ ی ر اِسْتَخَارَ يَسْتَخِيْرُ اِسْتِخَارَةً (بھلائی طلب کرنا)

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ

ع ل و اِسْتَعْلٰى يَسْتَعْلِىْ اِسْتِعْلَاءً

وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى

س ق ی اِسْتَسْقٰى يَسْتَسْقِىْ اِسْتِسْقَاءً (پانی مانگنا)

وَاِذِاسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ

و ف ی اِسْتَوْفٰى يَسْتَوْفِىْ اِسْتِيْفَاءً (پورا پورا مانگنا)

اَلَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ

ح ی ی اِسْتَحْىٰ يَسْتَحْىِ اِسْتِحْيَاءً (شرمانا)

وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْىِ مِنَ الْحَقِّ

(اِسْتِفْعَال)

ماضی		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	اِسْتَفْعَلَ	اِسْتَفْعَلَا	اِسْتَفْعَلُوْا
3rd Person	مؤنث	اِسْتَفْعَلَتْ	اِسْتَفْعَلَتَا	اِسْتَفْعَلْنَ
حاضر	مذکر	اِسْتَفْعَلْتَ	اِسْتَفْعَلْتُمَا	اِسْتَفْعَلْتُمْ
2nd Person	مؤنث	اِسْتَفْعَلْتِ	اِسْتَفْعَلْتُمَا	اِسْتَفْعَلْتُنَّ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اِسْتَفْعَلْتُ	اِسْتَفْعَلْنَا	

مضارع		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	يَسْتَفْعِلُ	يَسْتَفْعِلَانِ	يَسْتَفْعِلُوْنَ
3rd Person	مؤنث	تَسْتَفْعِلُ	تَسْتَفْعِلَانِ	يَسْتَفْعِلْنَ
حاضر	مذکر	تَسْتَفْعِلُ	تَسْتَفْعِلَانِ	تَسْتَفْعِلُوْنَ
2nd Person	مؤنث	تَسْتَفْعِلِيْنَ	تَسْتَفْعِلَانِ	تَسْتَفْعِلْنَ
متکلّم 1st Person	مذکر مؤنث	اَسْتَفْعِلُ	نَسْتَفْعِلُ	

ثلاثی مذید فیہ

﴿فعل مجہول﴾

ماضی مجہول :- ثلاثی مذید فیہ کے تمام ابواب میں ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ ایک ہی ہے جو تین Steps پر مشتمل ہے۔

۱۔ آخری حرف کو ویسے ہی رہنے دیں

۲۔ آخری حرف سے پہلے حرف پر زیر لگادیں

۳۔ باقی تمام متحرک حروف کی حرکت کو پیش میں تبدیل کردیں

مضارع مجہول :- ثلاثی مذید فیہ کے تمام ابواب میں مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ بھی ایک ہی ہے یہ قاعدہ چار Steps پر مشتمل ہے۔

۱۔ آخری حرف کو ویسے ہی رہنے دیں

۲۔ آخری حرف سے پہلے حرف پر زبر لگادیں

۳۔ علامت مضارع پر پیش لگادیں

۴۔ باقی تمام حروف کو ویسے ہی رہنے دیں

﴿ثلاثی مزید فیہ ابواب سے مجہول﴾

باب	مادہ	ماضی معروف	مضارع معروف	ماضی مجہول	مضارع مجہول
اِفْعَال	ن ز ل	اَنْزَلَ	يُنْزِلُ	اُنْزِلَ	يُنْزَلُ
	خ ر ج	اَخْرَجَ	يُخْرِجُ	اُخْرِجَ	يُخْرَجُ
تَفْعِيْل	ك و ر	كَوَّرَ	يُكَوِّرُ	كُوِّرَ	يُكَوَّرُ
	خ ف ف	خَفَّفَ	يُخَفِّفُ	خُفِّفَ	يُخَفَّفُ
مُفَاعَلَه	ن د ى	نَادٰى	يُنَادِيْ	نُوْدِيَ	يُنَادٰى
	ح س ب	حَاسَبَ	يُحَاسِبُ	حُوْسِبَ	يُحَاسَبُ
تَفَعُّل	ق ب ل	تَقَبَّلَ	يَتَقَبَّلُ	تُقُبِّلَ	يُتَقَبَّلُ
	خ ط ف	تَخَطَّفَ	يَتَخَطَّفُ	تُخُطِّفَ	يُتَخَطَّفُ
اِفْتِعَال	خ ل ف	اِخْتَلَفَ	يَخْتَلِفُ	اُخْتُلِفَ	يُخْتَلَفُ
	ن ف ع	اِنْتَفَعَ	يَنْتَفِعُ	اُنْتُفِعَ	يُنْتَفَعُ
اِنْفِعَال	ف ط ر	اِنْفَطَرَ	يَنْفَطِرُ	×	×
اِسْتِفْعَال	ه ز ء	اِسْتَهْزَءَ	يَسْتَهْزِءُ	اُسْتُهْزِءَ	يُسْتَهْزَءُ
	ع ت ز	اِسْتَعْتَبَ	يَسْتَعْتِبُ	اُسْتُعْتِبَ	يُسْتَعْتَبُ

۱۔ اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

۲۔ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا

۳۔ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

۴۔ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ

۵۔ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۶۔ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا

٧- إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا تُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا

٨- إِنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ

٩- وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ

١٠- اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِه

١١- وَلَقَدِ اسْتُهْزِىءَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ

١٢- فَيَوْمَئِذٍ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ

﴿مضارع کے تغیرات﴾

فعل ماضی تو مبنی اسماء کی طرح اپنی شکل تبدیل نہیں کرتا لیکن فعل مضارع اپنی نارمل شکل کے علاوہ مزید شکلیں اختیار کرتا ہے۔یعنی وہ نارمل مضارع سے ہلکا (خفیف) بھی ہوتا ہے اور ہلکا تر (اخف) بھی پھر وہ بھاری (ثقیل) بھی ہوتا ہے اور بھاری تر (اثقل) بھی۔

مضارع اخف <------ مضارع خفیف <------ نارمل مضارع -------> مضارع ثقیل ------> مضارع اثقل

مضارع ثقیل اور مضارع اثقل تو ہم (انشاءاللہ) فعل مضارع کے تاکیدی اسلوب کے حوالے سے پڑھیں گے۔اس وقت ہم مضارع خفیف اور مضارع اخف کے متعلق معلومات دو سوالات سامنے رکھ کر حاصل کرتے ہیں۔

۱) خفیف اور اخف ہونے کی صورت میں نارمل مضارع کی شکل میں کیا تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

۲) مضارع خفیف اور اخف کب یا کیوں ہوتا ہے؟

پہلے سوال کے جواب کے لیئے پہلے ہم کسی بھی وزن کے فعل مضارع کی گردان کے صیغوں کو تین قسم کے صیغوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

۱۔ پہلی قسم کے صیغے

(يَفْعَلُ ۔ تَفْعَلُ ۔ تَفْعَلُ ۔ اَفْعَلُ ۔ نَفْعَلُ)

۲۔ دوسری قسم کے صیغے

(يَفْعَلَانِ ۔ تَفْعَلَانِ ۔ تَفْعَلَانِ ۔ تَفْعَلَانِ ۔ يَفْعَلُوْنَ ۔ تَفْعَلُوْنَ۔ تَفْعَلِيْنَ)

۳۔ تیسری قسم کے صیغے

(يَفْعَلْنَ ۔ تَفْعَلْنَ)

﴿مضارع خفیف﴾

فعل مضارع جب خفیف ہوتا ہے تو مضارع کے تین قسم کے صیغوں میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے وہ درج ذیل ہے۔

۱) پہلی قسم کے صیغوں میں لام کلمہ پر آنے والی ''پیش'' ''زبر'' میں تبدیل ہو جاتی ہے یعنی

یَفْعَلَ ۔ تَفْعَلَ ۔ تَفْعَلَ ۔ اَفْعَلَ ۔ نَفْعَلَ

۲) دوسری قسم کے صیغوں کے آخر میں آنے والا نون گر جاتا ہے یعنی

یَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ یَفْعَلُوْا ۔ تَفْعَلُوْا ۔ تَفْعَلِیْ

۳) تیسری قسم کے صیغوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی یعنی

یَفْعَلْنَ ۔ تَفْعَلْنَ

کچھ حروف ایسے ہیں جو مضارع کے شروع میں آجائیں تو مضارع کو خفیف کر دیتے ہیں۔ یہ حروف درج ذیل ہیں۔

لَنْ ۔ اَنْ ۔ کَیْ ۔ اِذَنْ ۔ حَتّٰی ۔ لِ

مندرجہ بالا حروف میں سے پہلے چار اصلاً مضارع کو خفیف کرتے ہیں جبکہ آخری دو کے بعد کوئی حرف محذوف سمجھا جاتا ہے جس کی وجہ سے مضارع خفیف ہوتا ہے۔ ان حروف کی تفصیل درج ذیل ہے

۱) **لَنْ:۔** حرف لَنْ کے اپنے کوئی الگ معنی نہیں ہیں لیکن جب یہ فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے تو اس میں دو طرح کی معنوی تبدیلی لاتا ہے۔

i) اِس میں زوردار نفی کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔

ii) اِس کے معنے مستقبل کے ساتھ مخصوص ہو جاتے ہیں۔

یَفْعَلُ (وہ کرتا ہے/کرے گا)

لَن یَفْعَلَ (وہ ہرگز نہیں کرے گا)

- وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نَصبِرَ عَلیٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ
- اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَنْ یَخْلُقُوْا ذُبَابًا وَلَوِا جْتَمَعُوْا لَہ‘
- اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ لَن یَضُرُّوْا اللّٰہَ شَیْئًا وَ لَھُمْ عَذَاب'' اَلِیْم''
- وَقَالُوْا لَن یَدْخُلَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ کَانَ ھُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی تِلْکَ اَمَانِیُّھُمْ قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ

- وَ قَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّا اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗ
- قُلْ لَن يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِنَ الْمَوْتِ اَوِالْقَتْلِ
- لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَا اَوْلَا دُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲) اَنْ:۔ کہ

اَمَرْتُهٗ اَنْ يَذْهَبَ — میں نے اسے حکم دیا کہ وہ جائے

- اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نَعْبُدَهٗ
- اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ
- اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً
- عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ" لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ" لَّكُمْ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
- اَلرِّبٰوسَبْعُوْنَ حُوْبًا۔ اَيْسَرُهَا اَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ
- كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَاللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَعْلَمُوْنَ
- اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ
- اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْا اَن يَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ
- اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَن يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ
- وَمَا تَشَاءُوْنَ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ

۳) كَیْ:۔ تاکہ

یہ فعل کے بعد آ کر فعل کا مقصد بیان کرتا ہے۔

- اَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ كَیْ اَفْهَمَهٗ
- كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا
- فَرَدَدْنٰهُ اِلٰى اُمِّهٖ كَیْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ

۴) اِذَنْ:۔ تب تو یا پھر تو

اس حرف سے پہلے ایک جملہ آتا ہے جس کا نتیجہ یا ردِ عمل ''اِذَنْ'' سے ظاہر کیا جاتا ہے مثلاً

- قُلْتُ لِزَیْدٍ ''هٰذَا الْکِتَابُ مُفِیْد'' '' فَقَالَ ''اِذَنْ سَاَقْرَءَہ'' ''

۵) حَتّٰی :۔ یہاں تک کہ

میں ہرگز نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ معلم اجازت دے

لَنْ اَجْلِسَ حَتّٰی یأْذَنَ الْمُعَلِّمُ

- لَنْ تَنَالُوْ اا لْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ
- وَمَا یُعَلِّمَانِ حَتّٰی یَقُوْلَا اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَۃ''
- وَلَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْیَھُوْدُ وَلَا النَّصَارٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَھُمْ
- قَالُوْا یٰمُوْسٰی اِنَّ فِیْھَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ وَاِنَّا لَنْ نَدْ خُلَھَاحَتّٰی یَخْرُجُوْا مِنْھَا
- اَلَا وَ اِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰی تَسْتَکْمِلَ رِزْقَھَا
- لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِن وَّ ا لِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

٦) لِ:۔ تا کہ کا مفہوم دیتا ہے اور وجہ بتانے کے لیئے استعمال ہوتا ہے

اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا تا کہ وہ اس کی عبادت کریں

خَلَقَ اللّٰہُ النَّاسَ لِیَعْبُدُوْہُ

اسے لام کَی بھی کہتے ہیں اور لام تعلیل بھی

لِ ۔ کَیْ ۔ لِکَیْ ایک ہی طرح استعمال ہوتے ہیں۔

- هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِہٖ اٰ یٰتٍ بَیِّنٰتٍ لِیُخْرِجَکُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ
- وَ اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ
- هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ
- وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ
- جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ لِتَسْکُنُوْا فِیْہِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ
- وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَا کُمْ اُمَّۃً وَسَطًا لِتَکُوْنُوْا شُھَدَاءَ عَلَی النَّاسِ وَ یَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا
- اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوۃَ لِ یَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحسَنُ عَمَلاً

﴿مضارع اخف﴾

فعل مضارع جب اخف ہوتا ہے تو مضارع کے تین قسم کے صیغوں میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے وہ درج ذیل ہے۔

١) پہلی قسم کے صیغوں میں لام کلمہ پر آنے والی '' پیش '' سکون میں تبدیل ہوجاتی ہے یعنی

یَفْعَلْ ۔ تَفْعَلْ ۔ تَفْعَلْ ۔ اَفْعَلْ ۔ نَفْعَلْ

٢) دوسری قسم کے صیغوں کے آخر میں آنے والا نون گر جاتا ہے یعنی

یَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ یَفْعَلُوْا ۔ تَفْعَلُوْا ۔ تَفْعَلِیْ

٣) تیسری قسم کے صیغوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی یعنی

یَفْعَلْنَ ۔ تَفْعَلْنَ

درج ذیل حروف مضارع پر داخل ہو کر اُسے اخف کر دیتے ہیں۔

١) **لَمْ:۔** حرف لَمْ کے بھی اپنے کوئی الگ معنی نہیں ہیں لیکن فعل مضارع پر داخل ہونے کے بعد یہ بھی اس میں دو طرح کی معنوی تبدیلی لاتا ہے۔

١) اس میں زوردار نفی کا مفہوم پیدا ہوجاتا ہے۔

٢) اس کے معنی ماضی کے ساتھ مخصوص ہوجاتے ہیں۔

یَفْعَلُ (وہ کرتا ہے/کرے گا)

لَمْ یَفْعَلْ (اس نے بالکل نہیں کیا ۔ اس نے کیا ہی نہیں)

- لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ
- اَلَمْ یَأْتِکُمْ نَذِیْرٌ
- اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
- اَلَمْ یَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ
- اَلَمْ یَأْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِکْرِ اللّٰهِ

٢) **لَمَّا:۔ (ابھی تک نہیں)**

لَمَّا یَکْتُبْ زَیْدٌ — زید نے ابھی تک نہیں لکھا

سورج ابھی تک طلوع نہیں ہوا — لَمَّا تَطْلُعِ الشَّمْسُ

میں نے ابھی تک یہ کتاب نہیں پڑھی — لَمَّا اَقْرَءْ هٰذَا الْكِتَابَ

- وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ
- اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ

۳) اِنْ:۔ (اگر)

"اِنْ" حرف شرط ہے۔ شرط والا جملہ، جملہ شرطیہ کہلاتا ہے۔ مثلاً اگر تو بیٹھے گا تو میں بیٹھوں گا

جملہ شرطیہ کے دو حصے ہوتے ہیں

۱) شرط — اگر تو بیٹھے گا

۲) جواب شرط یا جزاء — تو میں بیٹھوں گا

اگر شرط اور جواب شرط دونوں میں فعل مضارع آئے (جیسا کہ عموماً ہوتا ہے) اور شرط بھی حرف "اِنْ" سے بیان کرنی ہو تو شرط والے فعل مضارع سے پہلے حرف "اِنْ" لگتا ہے جس سے مضارع اخف ہو جاتا ہے اور جواب شرط والا مضارع بھی خود بخود اخف ہو جاتا ہے۔

اگر تو بیٹھے گا تو میں بیٹھوں گا — اِنْ تَجْلِسْ اَجْلِسْ

اگر تو مجھے مارے گا تو میں تجھے ماروں گا — اِنْ تَضْرِبْنِیْ اَضْرِبْكَ

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ اگر تو میری عزت کرے گا تو میں تیری عزت کروں گا۔

۲۔ اگر تو محنت کرے گا تو کامیاب ہوگا۔

۳۔ اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کریگا۔

۴۔ اگر تو رحم کرے گا تو تجھ پر رحم کیا جائے گا۔

۵۔ اگر تو مسکین کو کھانا کھلائے گا تو اللہ تجھ سے راضی ہوگا۔

۶۔ اگر تم اللہ کو یاد کرو گے تو وہ تمہیں یاد کرے گا۔

۷۔ اگر ہم قرآن کی زبان سمجھیں گے تو قرآن کو سمجھیں گے۔

۸۔ اگر وہ صبر کریں گی تو کامیاب ہونگیں۔

۹۔ اگر تو ظلم کرے گا تو لوگ تجھ سے محبت نہیں کریں گے۔

مندرجہ ذیل اسماء بھی شرط کے لیئے استعمال ہوتے ہیں

مَنْ ۔ مَا ۔ اَیْنَ ۔ اَنّٰی ۔ اَیَّانَ ۔ مَتٰی ۔ کَیْفَ ۔ اَیّ"

اسمائے شرط پر کبھی (مَا) مائے تاکید بھی لگاتے ہیں۔

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ جو محنت کرے گا کامیاب ہوگا

۲۔ جو کسی ذرے کے ہم وزن نیکی کرے گا اُسے دیکھ لے گا اور جو کسی ذرے کے ہم وزن برائی کرے گا اسے دیکھ لے گا

۳۔ جو تم پیو گے میں پیوں گا

۴۔ جو تم کہو گی میں کروں گا

۵۔ جہاں وہ جائیں گے ہم جائیں گے

۶۔ جہاں بھی تم ہو گے موت تمہیں پالے گی

۷۔ جب تو جائے گا میں جاؤں گا

۸۔ جہاں تو پڑھے گا میں پڑھوں گا

۹۔ جو رحم کرے گا اس پر رحم کیا جائے گا

۱۰۔ ان میں سے جو مجھے مارے گا میں اسے ماروں گا

لِ (لامِ امر) خواہش

فعل مجہول (Passive voice) میں مطلقاً یعنی تینوں قسم (غائب، حاضر اور متکلم) کے صیغوں میں اور فعل معروف (Active Voice) میں غائب اور متکلم سے کسی خواہش کے اظہار کے لیئے مضارع سے پہلے" لِ" لگایا جاتا ہے جسے "لامِ امر" کہتے ہیں۔

یَفْعَلُ	(وہ کرتا ہے/کرے گا)
لِیَفْعَلْ	(اسے چاہیے کہ وہ کرے)
لِاَ فْعَلْ	(مجھے کرنا چاہیے)

۔ لام کیؔ مضارع کو خفیف کرتا ہے جبکہ لام امر اخف پہلی قسم کے صیغوں میں تو لامِ کیْ اور لامِ امر کی پہچان آسانی سے ہوجاتی ہے مثلاً

لِیَفْعَلَ	(تاکہ وہ کرے)	لامِ کَیْ
لِیَفْعَلْ	(اسے چاہیے کہ وہ کرے)	لامِ امر

۔ دوسری اور تیسری قسم کے صیغوں میں لام کَیْ اور لام امر کی پہچان عام طور پر سیاق وسباق اور جملہ کے مفہوم سے ہوتی ہے کیونکہ

دوسری اور تیسری قسم کے صیغوں کی شکل خفیف اور اخف دونوں میں ایک ہی ہوتی ہے۔

لِيَسْمَعُوْا (تا کہ وہ سنیں)

لِيَسْمَعُوْا (انھیں سننا چاہیے)

۔ لام کَیْ اور لام امر میں پہچان کرنے کا ایک طریقہ اور بھی ہے کہ جب لام امر سے پہلے ''وَ'' یا ''فَ'' آجائے تو لام امر ساکن ہو

جاتا ہے جبکہ لام کَیْ ساکن نہیں ہوتا۔

وَ لِيَسْمَعُوْا (اور تا کہ وہ سنیں)

وَ لْيَسْمَعُوْا (اور انھیں چاہیے کہ سنیں)

۱۔ وَلْتَنْظُرْ نَفْس'' مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ

۲۔ فَلْيَنْظُرِ الْانسَانُ مِمَّ خُلِقَ

۳۔ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ

۴۔ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ وَ لْيُؤْمِنُوْا بِیْ

۵۔ وَ لْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِب'' بِا لْعَدْلِ

۶۔ اسے چاہیے کہ (وہ) محنت کرے تا کہ (وہ) کامیاب ہو

۷۔ پس ہمیں چاہیے کہ (ہم) اپنے رب کی عبادت کریں تا کہ ہمارا رب ہمیں بخش دے۔

۸۔ انھیں چاہیے کہ (وہ) مسلمانوں کی مدد کریں

۹۔ ہمیں چاہیے کہ (ہم) اللہ کی مدد کریں تا کہ وہ ہماری مدد کرے

۱۰۔ تمہارے طاقتور کو تمہارے کمزور کی مدد کرنی چاہیے

﴿فعل امر﴾

مخاطب کو کسی کام کا حکم دینے کے لیئے یا درخواست کرنے کے لیئے فعل امر استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً تم لکھو ۔ اے اللہ ہماری مدد فرما

فعل امر بنانے کا طریقہ:

۔ فعل امر فعل مضارع سے بنے گا

۔ حاضر کے صیغوں سے بنے گا۔

۱) مضارع کو اخف کریں

۲) علامت مضارع ہٹادیں۔ اگر پڑھا جائے تو یہی فعل امر ہے ورنہ
پڑھنے کے لیئے

۳) شروع میں ھمزۃ الوصل کا اضافہ کریں۔

ھمزۃ الوصل کی حرکت کا فیصلہ عین کلمہ کی حرکت سے کریں۔ جن ابواب کے حصہ ارع میں عین کلمہ کی حرکت پیش ہے ان میں ھمزۃ الوصل پر پیش لگائیں جن ابواب میں عین کلمہ کی حرکت زبر یا زیر ہے ان میں ھمزۃ الوصل پر زیر لگائیں۔ اس اصول کے تحت صرف دو ابواب (نَصَرَ ۔ یَنْصُرُ اور کَرُمَ ۔ یَکْرُمُ) سے فعل امر بناتے ہوئے ھمزۃ الوصل پر پیش آئے گی باقی میں زیر۔

نوٹ: ۱۔ باب افعال کے فعل امر کے ھمزہ پر زبر آتی ہے اور
۲۔ باب افعال کے فعل امر کا ھمزہ، ھمزۃ الوصل نہیں ہے

ن ص ر (ن)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اُنْصُرْ	اُنْصُرَا	اُنْصُرُوْا
مؤنث	اُنْصُرِیْ	اُنْصُرَا	اُنْصُرْنَ

اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ

ف ت ح (ف)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اِفْتَحْ	اِفْتَحَا	اِفْتَحُوْا
مؤنث	اِفْتَحِیْ	اِفْتَحَا	اِفْتَحْنَ

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

غ ف ر (ض)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اِغْفِرْ	اِغْفِرَا	اِغْفِرُوْا
مؤنث	اِغْفِرِیْ	اِغْفِرَا	اِغْفِرْنَ

ر ح م (س)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اِرْحَمْ	اِرْحَمَا	اِرْحَمُوْا
مؤنث	اِرْحَمِیْ	اِرْحَمَا	اِرْحَمْنَ

رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ

ن ف ق (افعال)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اَنۡفِقۡ	اَنۡفِقَا	اَنۡفِقُوۡا
مؤنث	اَنۡفِقِیۡ	اَنۡفِقَا	اَنۡفِقۡنَ

وَاَنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰكُمۡ

ط ھ ر (تفعیل)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	طَهِّرۡ	طَهِّرَا	طَهِّرُوۡا
مؤنث	طَهِّرِیۡ	طَهِّرَا	طَهِّرۡنَ

اَللّٰهُمَّ طَهِّرۡ قَلۡبِیۡ مِنَ النِّفَاقِ وَ عَمَلِیۡ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِیۡ مِنَ الۡكَذِبِ وَ عَيۡنِیۡ مِنَ الۡخِيَانَةِ

ق ب ل (تفعل)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	تَقَبَّلۡ	تَقَبَّلَا	تَقَبَّلُوۡا
مؤنث	تَقَبَّلِیۡ	تَقَبَّلَا	تَقَبَّلۡنَ

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ

ع ر ف (تفاعل)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	تَعَارَفْ	تَعَارَفَا	تَعَارَفُوْا
مؤنث	تَعَارَفِیْ	تَعَارَفَا	تَعَارَفْنَ

تَعَارَفُوْا بَیْنَکُمْ

غ ن م (افتعال)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اِغْتَنِمْ	اِغْتَنِمَا	اِغْتَنِمُوْا
مؤنث	اِغْتَنِمِیْ	اِغْتَنِمَا	اِغْتَنِمْنَ

اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ

غ ف ر (استفعال)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اِسْتَغْفِرْ	اِسْتَغْفِرَا	اِسْتَغْفِرُوْا
مؤنث	اِسْتَغْفِرِیْ	اِسْتَغْفِرَا	اِسْتَغْفِرْنَ

قَالُوْا یَا اَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا

قرآن مجید کا مختصر ترین فعل امر

و ق ی (ض)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	قِ	قِیَا	قُوْا
مؤنث	قِیْ	قِیَا	قِیْنَ

درج ذیل مادوں سے ابواب کو مدنظر رکھتے ہوئے فعل امر بنائیں۔

۱۔ ع ب د (ن)

۲۔ ج ع ل (ف)

۳۔ ھ د ی (ض)

۴۔ ت و ب (ن)

۵۔ ش ر ح (ف)

۶۔ ی س ر (تفعیل)

۷۔ ح ل ل (ن)

۸۔ س ل م (افعال)

۹۔ ق و م (افعال)

۱۰۔ ء ت ی (افعال)

فعل نہی

جس فعل میں کسی کام کے نہ کرنے کا حکم پایا جائے اسے فعل نہی کہتے ہیں۔ مثلاً

تو مت لکھ۔ تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ

فعل نہی بنانے کے لیئے حرف "لَا" استعمال کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے مضارع اخف ہو جاتا ہے۔

تَكْتُبُ	(تو لکھتا ہے/ لکھے گا)
لَا تَكْتُبُ	(تو نہیں لکھتا ہے/ لکھے گا)
لَا تَكْتُبْ	(تو مت لکھ)

اردو میں لفظ "نہیں" میں کسی کام کے نہ ہونے کا مفہوم ہوتا ہے اور اس کے لیئے نفی کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے جبکہ "نہی" میں کسی کام سے منع کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

- لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ
- لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ
- لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ
- لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
- لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ
- لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ
- لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا
- لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ
- يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ
- لَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا
- تو مت ڈر بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے
- تم (سب) ایک ہی دروازے سے داخل مت ہونا
- تم (سب) گواہی مت چھپاؤ
- وہ دونوں ٹھنڈا پانی نہ پیئیں
- تم (سب) ظالموں کی مدد نہ کرو

﴿فعل مضارع کا تاکیدی اسلوب﴾

فعل مضارع میں تاکید کا مفہوم پیدا کرنے کے لیئے اس کے آخر میں نونِ تاکید کا اضافہ کرتے ہیں یہ نون بغیر شد کے بھی ہوسکتا ہے اور شد والا بھی۔ بغیر شد والے نون کو نون خفیفہ کہتے ہیں جبکہ شد والے نون کو نون ثقیلہ کہتے ہیں۔ پھر نون خفیفہ والا مضارع مضارع ثقیل کہلاتا ہے اور نون ثقیلہ والے مضارع کو مضارع اثقل کہتے ہیں۔ یوں ''فعل مضارع کے تغیرات'' کے حوالے سے مضارع کی جو پانچ شکلیں ہم نے پڑھی تھیں وہ یہاں آکر مکمل ہوگئیں۔

مضارع ثقیل اور مضارع اثقل کے شروع میں لام تاکید بھی لازماً لگایا جاتا ہے کبھی اِمَّا بھی لگا دیتے ہیں۔ نارمل مضارع کے شروع میں لام تاکید لگانے سے مضارع میں تاکید کا مفہوم پیدا نہیں ہوتا صرف مضارع حال کے ساتھ مختص ہوجاتا ہے۔

مضارع ثقیل کی نسبت مضارع اثقل کا اسلوب زیادہ مستعمل ہے اور یہ فعل مضارع کا انتہائی تاکیدی اسلوب ہے اور قرآن میں کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ مضارع ثقیل کے صرف آٹھ صیغے بنتے ہیں جبکہ مضارع اثقل کے تمام صیغے بنتے ہیں۔
مضارع کے ساتھ نون خفیفہ اور نون ثقیلہ کے استعمال کے بعد جو گردانیں بنتی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

مضارع ثقیل

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	لَیَفْعَلَنْ	X	لَیَفْعَلُنْ
3rd Person	مؤنث	لَتَفْعَلَنْ	X	X
حاضر	مذکر	لَتَفْعَلَنْ	X	لَتَفْعَلُنْ
2nd Person	مؤنث	لَتَفْعَلِنْ	X	X
متکلم	مذکر	لَاَفْعَلَنْ	لَنَفْعَلَنْ	
1st Person	مؤنث			

س ف ع (ف)

سَفَعَ يَسْفَعُ (پکڑ کر گھسیٹنا)

لَنَسْفَعًا = لَنَسْفَعَنْ ہم ضرور گھسیٹیں گے

كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ

ک و ن (ن)

كَانَ يَكُوْنُ (ہونا)

لَيَكُوْنًا = لَيَكُوْنَنْ وہ ضرور ہو جائے گا

وَلَئِن لَّمْ يَفْعَلْ مَا اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَ لَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ

﴾مضارع اثقل﴿

		واحد	مثنّٰی	جمع
غائب	مذکر	لَيَفْعَلَنَّ	لَيَفْعَلَانِّ	لَيَفْعَلُنَّ
3rd Person	مؤنث	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَيَفْعَلْنَانِّ
حاضر	مذکر	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلُنَّ
2nd Person	مؤنث	لَتَفْعَلِنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلْنَانِّ
متکلّم	مذکر	لَاَ فْعَلَنَّ		لَنَفْعَلَنَّ
1st Person	مؤنث			

ن ص ر (ن) واحد مذکر غائب لَيَنْصُرَنَّ (وہ ضرور بالضرور مدد کریگا)

لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَن يَّنْصُرُهُ

دخ ل (ن) جمع مذکر حاضر لَتَدْخُلُنَّ (داخل ہونا)

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

ق ع د (ن) واحد متکلم لَاَقْعُدَنَّ (بیٹھنا)

ء ت ی (ض) واحد متکلم لَاٰتِيَنَّ (آنا)

قَالَ فَبِمَا اَغْوَيْتَنِىْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ثُمَّ لَاٰ تِيَنَّهُمْ مِن بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ

ک و ن (ن) جمع متکلم لَنَكُوْنَنَّ (ہونا)

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِن لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ

ع ل م (س) واحد مذکر غائب لَیَعۡلَمَنَّ (جاننا)

وَلَقَدۡ فَتَنَّا الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَلَیَعۡلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ صَدَقُوۡا وَلَیَعۡلَمَنَّ الۡكٰذِبِیۡنَ

ب ل و (ن) جمع متکلم لَنَبۡلُوَنَّ (آزمانا)

وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَیۡءٍ مِنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ

ک ف ر (تفعیل) واحد متکلم لَاُكَفِّرَنَّ (دور کرنا)

د خ ل (افعال) واحد متکلم لَاُدۡخِلَنَّ (داخل کرنا)

فَالَّذِیۡنَ هَاجَرُوۡا وَاُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِیَارِهِمۡ وَاُوۡذُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِیۡ وَ قٰتَلُوۡا وَقُتِلُوۡا لَاُكَفِّرَنَّ عَنۡهُمۡ سَیِّاٰتِهِمۡ وَلَاُدۡخِلَنَّهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ

ب ع ث (ف) جمع مذکر حاضر (مجہول) لَتُبۡعَثُنَّ (اٹھانا)

ن ب ء (تفعیل) جمع مذکر حاضر (مجہول) لَتُنَبَّؤُنَّ (خبر دینا۔ بتانا)

زَعَمَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا اَنۡ لَّنۡ یُّبۡعَثُوۡا قُلۡ بَلٰی وَرَبِّیۡ لَتُبۡعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلۡتُمۡ

ح ی ی (افعال) جمع متکلم لَنُحۡیِیَنَّ (زندہ کرنا)

ج ز ی (ض) جمع متکلم لَنَجۡزِیَنَّ (بدلہ دینا)

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰی وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً وَلَنَجۡزِیَنَّهُمۡ اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا كَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ

ء م ر (ن) جمع مذکر حاضر لَتَاۡمُرُنَّ (حکم دینا)

ن ه ی (ف) جمع مذکر حاضر لَتَنۡهَوُنَّ (منع کرنا)

لَتَاۡمُرُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَلَتَنۡهَوُنَّ عَنِ الۡمُنۡكَرِ

﴿منصوبات﴾

وہ اسم جو حالت نصب میں ہو منصوب کہلاتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اسم اعرابی حالت کے اعتبار سے یا تو مرفوع ہوتا ہے یا منصوب یا پھر مجرور چوتھی حالت کوئی نہیں ہوتی اسم صرف دو صورتوں میں مجرور ہوتا ہے۔

۱) جب وہ مضاف الیہ ہو مثلاً کِتَابُ زَیْدٍ

۲) جب اس سے پہلے حرف جر آجائے مثلاً فِی الْکِتَابِ

اس طرح اسم کے حالت رفع میں ہونے کی بھی چند ہی وجوہات ہیں۔

۱) جب کوئی وجہ نہ ہو مثلاً زَیْدٌ

۲) جب جملہ اسمیہ میں مبتدا اور خبر ہو مثلاً زَیْدٌ صَالِحٌ

۳) جب جملہ فعلیہ میں فاعل ہو ضَرَبَ زَیْدٌ

۴) جب نائب الفاعل ہو ضُرِبَ زَیْدٌ

اسم کے منصوب ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں جن میں سے چند ہم پڑھ چکے ہیں اور چند پڑھیں گے۔ وہ سب درج ذیل ہیں

۱) حروف مشبہ بالفعل کا اسم

- اِنَّ زَیْدًا صَالِحٌ
- اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
- کَاَنَّ زَیْدًا مَرِیْضٌ
- لٰکِنَّ الْکَافِرِیْنَ جَاهِلُوْنَ
- لَیْتَ الْاِسْلَامَ غَالِبٌ
- لَعَلَّ الصِّحَّةَ دَائِمَةٌ

۲) مَا اور لَا مشبہ بلَیْسَ کی خبر

- مَا هٰذَا بَشَرًا
- لَا رَجُلٌ صَالِحًا
- لَیْسَ زَیْدٌ طَوِیْلًا

۳) لائے نفی جنس کا اسم

- لَا رَیْبَ فِیْهِ
- لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

۴) منادیٰ مضاف

- یَا عَبْدَ اللّٰهِ
- یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

۵) افعال ناقصہ کی خبر

افعال ناقصہ میں سے کانَ کے متعلق ہم پڑھ چکے ہیں۔ باقی افعال ناقصہ درج ذیل ہیں۔

۔ صَارَ (ہوگیا)	صَارَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا	(غریب امیر ہوگیا)
۔ اَصْبَحَ (صبح کی۔صبح کے وقت ہوا)	اِنْ اَصْبَحَ مَاءُکُمْ غَوْرًا	(اگر تمہارا پانی نیچا ہو جائے)
۔ اَضْحٰی (چاشت کے وقت ہوا)	اَضْحَی النَّاسُ مَشْغُوْلِیْنَ	(چاشت کے وقت لوگ مصروف ہوگئے)
۔ اَمْسٰی (شام کے وقت ہوا)	اَمْسٰی الْهَوَاءُ بَارِدًا	(شام کے وقت ہوا ٹھنڈی ہوگی)
۔ ظَلَّ (دن بھر رہا)	ظَلَّ الْوَلَدُ لَاعِبًا	(لڑکا دن بھر کھیلتا رہا)
۔ بَاتَ (رات بھر رہا)	بَاتَ الْمَرِیْضُ نَائِمًا	(مریض رات بھر سوتا رہا)
۔ مَادَامَ (جاری رہا۔منقطع نہ ہوا)	اَنَا قَائِم" مَادَامَ الْمُعَلِّمُ قَائِمًا	(جب تک استاد کھڑا ہے میں کھڑا ہوں)
۔ مَازَالَ (جاری رہا۔منقطع نہ ہوا)	مَازَالَ زَیْد" غَنِیًّا	(زید بدستور امیر ہے)
۔ مَابَرِحَ (جاری رہا۔منقطع نہ ہوا)	مَابَرِحَ زَیْد" صَائِمًا	(زید ابھی تک روزے سے ہے)
۔ مَا انْفَکَّ (جاری رہا۔منقطع نہ ہوا)	مَا انْفَکَّ الْمُسْلِمُوْنَ خَاسِئِیْنَ	(مسلمان ابھی تک رسوا ہیں)
۔ مَا فَتِیءَ (جاری رہا۔منقطع نہ ہوا)	مَافَتِیءَ الْمُعَلِّمُ اَمِیْنًا	(معلم اب بھی امانت دار ہے)
۔ لَیْسَ (نہیں)	لَیْسَ زَیْد" مُجْتَهِدًا	(زید محنتی نہیں ہے)

۶) مفعول

مفعول کی پانچ اقسام ہیں جنہیں مفاعیل خمسہ کہا جاتا ہے ہم نے جملہ فعلیہ میں جو مفعول پڑھا ہے وہ مفعول کی پہلی قسم ہے جسے ''مفعول بہٖ'' کہتے ہیں۔ مفعول کی پانچوں اقسام درج ذیل ہیں

۱) **مفعول بِہٖ**

وہ چیز یا ذات جس پر فعل واقع ہو

- اَكَلَ اِبْرَاهِيْمُ التُّفَّاحَ
- ضَرَبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا

ایک سے زائد مفعول بہ

- اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتَابَ
- حَسِبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا عَالِمًا
- اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ

فعل کا حذف:۔

درج ذیل تین مقامات میں صرف مفعول بہ مذکور ہوتا ہے فعل اور فاعل دونوں مقدر ہوتے ہیں۔

۱) **تحذیر:۔** کسی کام سے تنبیہ کرنا۔ مثلاً ہم اردو میں کہتے ہیں سانپ سانپ تو مراد ہوتا ہے سانپ سے بچو۔

عربی میں فعل " اِحْذَرْ " کو مقدر سمجھا جاتا ہے یا پھر " اِتَّقِ " یا " بَعِّدْ " کو بھی مقدر مان سکتے ہیں۔

تحذیر کے لیئے ضروری ہے کہ

i) جس چیز سے متنبہ کرنا مقصود ہو اسکی تکرار ہو

- اَلنَّارَ اَلنَّارَ (آگ سے بچ)

ii) عطف کے ساتھ ہو

- اَلْكَذِبَ وَ النِّفَاقَ (جھوٹ اور منافقت سے بچ)

iii) اِيَّاكَ یا اسکے کسی صیغے مثلاً اِيَّاكُمَا، اِيَّاكُمْ وغیرہ کے ساتھ ہو

- اِيَّاكَ وَالْكَذِبَ

۲) **اِغْرَاء:۔** کسی اچھے کام پر ابھارنا یا آمادہ کرنا۔

اس کے لیئے اِلْزَمْ (وابستہ رہ) ۔ خُذْ (پکڑ) یا اِخْتَرْ (اختیار کر) فعل محذوف سمجھا جاتا ہے۔

اغراء کے لیئے شرط یہ ہے کہ جس چیز پر آمادہ کرنا مقصود ہو اسکی تکرار کی جائے

- اَلْحَيَاءَ اَلْحَيَاءَ (حیا اختیار کر)
- اَلْاِجْتِهَادَ اَلْاِجْتِهَادَ (کوشش کو لازم بناؤ)

۳) **اِخْتِصَاص:۔** کسی بات کو کسی خاص فرد یا چیز کیلیئے مخصوص کرنا۔

- نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِيَاءِ لَا نَرِثُ وَ لَا نُوْرَثُ
- وَالصَّابِرِيْنَ فِی الْبَأْسَاءِ وَ الضَّرَّاءِ وَ حِيْنَ الْبَأْسِ

ان کے علاوہ چند مقامات سماعی ہیں جہاں فعل اور فاعل کو حذف کر کے صرف مفعول بہٖ بولا جاتا ہے

- اَهْلاً وَسَهْلاً وَمَرْحَبًا

یعنی اَتَيْتَ اَهْلاً وَوَطِئْتَ سَهْلاً وَصَادَفْتَ مَرْحَبًا

(آپ اپنوں میں آئے اور نرم اور آسان راستہ طے کیا اور کشادہ مقام حاصل کر لیا)

- غُفْرَانَکَ رَبَّنَا یعنی نَطْلُبُ غُفْرَانَکَ

۲) مفعول مطلق:۔

ایک ایسا مصدر جو فعل کی

i) تاکید کے لیئے

ii) نوعیت یا کیفیت بتانے کے لیئے

iii) تعداد بتانے کیلیئے

حالت نصب میں استعمال ہوتا ہے مثلاً

- ضَرَبْتُه‘ ضَرْبًا (تاکید کے لیئے)
- كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا (تاکید کے لیئے)
- ضُرِبَ السَّارِقُ ضَرْبًا شَدِيْدًا (نوعیت کے لیئے)
- جَلَسَ جِلْسَةَ الْمُعَلِّمِ (نوعیت کے لیئے)
- قَرَأْتُ الرِّسَالَةَ قِرَائَةً وَاحِدَةً (تعداد کے لیئے)
- فَنَظَرَ نَظْرَةً فِی النُّجُوْمِ (تعداد کے لیئے)

جب مفعول مطلق صرف تاکید کے لیئے لانا ہو تو اس کا مترادف لفظ بھی بول سکتے ہیں۔

- جَلَسْتُ قُعُوْدًا
- قَامَ الْخَطِيْبُ وَقُوْفًا

لفظ کُلّ" اور بَعْض"، اسم صفت اور اسم عدد مفعول مطلق کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں۔

- فَلاَ تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ
- تَأَثَّرَ بَعْضَ التَّأَثُّرِ
- وَجَاهِدُوْا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ
- اُذْكُرُوْا اللّٰهَ كَثِيْرًا (ذِكْرًا كَثِيْرًا)
- جُلِدَ السَّارِقُ عَشَرًا (جَلْدَةً عَشَرًا)

بہت سے مقامات پر صرف مفعول مطلق مذکور ہوتا ہے اور جملہ کا باقی حصہ محذوف ہوتا ہے۔

- شُكْرًا لَكَ (اَشْكُرُ شُكْرًا لَكَ)
- سُبْحَانَ اللّٰهِ (نُسَبِّحُ سُبْحَانَ اللّٰهِ)
- وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا (وَاَحْسِنُوْا بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا)

۳) مفعول لَهٗ:۔

ایک ایسا منصوب اسم جو فعل کے واقع ہونے کا سبب یا وجہ بیان کرے۔ اسے مفعول لِاَجْلِہٖ بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی مصدر ہوتا ہے۔

- ضَرَبْتُهٗ تَأْدِيْبًا (میں نے اسے ادب سکھانے کے لیئے مارا)
- اُعْبُدُوْا اللّٰهَ شُكْرًا
- وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ
- يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِىْ اٰذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ
- يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ
- وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالاً مِنَ اللّٰهِ

۴) مفعول فيه:۔

اسے ظرف بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ منصوب اسم ہے جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر جگہ کو ظاہر کرے تو ظرف مکان اور اگر وقت بتائے تو ظرف زمان کہلاتا ہے

- سَافَرْتُ يَوْمَ السَّبْتِ (میں نے ہفتے کے روز سفر کیا)

- صُمْتُ شَهْرًا (میں نے ایک ماہ روزے رکھے)
- ذَهَبْتُ خَلْفَ زَيْدٍ (میں زید کے پیچھے چلا)
- وَقَفَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (وہ درخت کے نیچے ٹھہرا)

قَرَءْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا اَمَامَ الْمُعَلِّمِ

صَبَاحًا (ظرف زمان)

اَمَامَ الْمُعَلِّمِ (ظرف مکان)

ظرف زمان:۔

ثَانِيَة	(سیکنڈ)	دَقِيْقَة	(منٹ)
سَاعَة	(گھنٹہ)	يَوْم	(دن)
اُسْبُوْع	(ہفتہ)	سَنَة ، عَام	(سال)
قَرْن	(صدی)	دَهْر	(زمانہ)
بُكْرَة	(صبح سویرے)	اَصِيْل	(شام)
صَبَاح	(صبح)	مَسَاء	(شام)
لَيْل	(رات)	نَهَار	(دن)
اَبَد	(ہمیشہ)	حِيْن	(وقت)

☆ ترکیب میں ظرف زمان پر حرف جر داخل نہ ہو تو وہ ہمیشہ منصوب ہوگا اور مضاف نہ ہو تو آخر میں تنوین آئے گی۔

اُذْكُرُوا اللّٰهَ بُكْرَةً وَاَصِيْلاً

ظرف مکان:۔

فَوق (اوپر) تَحتَ (نیچے) اَمَامَ (سامنے)

خَلفَ (پیچھے) قَبلَ (پہلے) بَعْدَ (بعد میں)

قُدَّامَ (آگے) وَرَاءَ (پیچھے/آگے/سوا) بَینَ (درمیان)

عِندَ ۔ لَدُنْ ۔ لَدٰی (پاس)

☆ یہ تمام الفاظ مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں

- وَفَوقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْم‘‘

- اَتٰی زَیْد‘‘ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

☆ مندرجہ ذیل الفاظ بھی ظروف مکان ہیں۔

یَمِیْنًا (دائیں طرف) شَمَالاً (بائیں طرف) یَسَارًا (بائیں طرف)

شَرْقًا ۔ غَرْبًا ۔ جَنُوبًا ۔ شَمَالاً (جہات اربعہ)

☆ ظروف کے ساتھ لام تعریف اور حروف جارہ بھی لگائے جاتے ہیں

- یَمِیْن اور شِمَال کے ساتھ اکثر ’’ عَنْ ‘‘ لگایا جاتا ہے

عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیْد‘‘

- باقی کے ساتھ عموماً ’’ مِنْ ‘‘ لگتا ہے

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

- جہات کے ساتھ زیادہ تر ’’ فِیْ ‘‘ لگتا ہے

اَلْبَحْرُ فِیْ غَرْبِ الْهِنْدِ

☆ وہ ظرف مکان جو معین اور محدود جگہ بتاتے ہوں عموماً ’’ فِیْ ‘‘ کے بعد حالت جر میں آتے ہیں مثلاً دَار‘‘ ۔
بَیْت‘‘ ۔ مَسْجِد‘‘ ۔ مَدْرَسَة‘‘ ۔ مَکَّةُ
لیکن اگر دَخَلَ ۔ نَزَلَ اور سَکَنَ کے بعد آئیں تو بغیر فِیْ کے حالت نصب میں بولے جاتے ہیں۔

- دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ

- یَا اٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّةَ

قَبْلَ اور بَعْد :۔ جب مضاف ہوکر آتے ہیں تو حالت نصب میں آتے ہیں۔

قَبْلَ الْفَجْرِ اور بَعْدَالْفَجْرِ

۔ اگران سے پہلے حرف جار آجائے جوعموماً '' مِنْ '' ہوتا ہےتو یہ حالت جرّ میں چلے جاتے ہیں لیکن معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا

مِنْ قَبْلِ الْفَجْرِ اور مِنْ بَعْدِالْفَجْرِ

۔ اگران کا مضاف الیہ مذکور نہ ہویعنی ذکر نہ کیا جائے تو ان پر پیش آتی ہے خواہ ان سے پہلے حرف جرّ '' مِنْ '' ہے کیوں نہ ہو بلکہ ایسی صورت میں ان سے پہلے '' مِنْ '' ضرور لگتا ہے۔

مِنْ قَبْلُ اور مِنْ بَعْدُ

حَیْثُ:۔ ظرف مکان ہے اور زمان کے لیئے بھی آتا ہے اس پر ہمیشہ پیش آتا ہے

۔ فَکُلَا مِنْ حَیْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ

۵) مفعول مَعَہٗ:۔

وہ منصوب اسم جو اس '' واو '' کے بعد ہو جو '' مَعَ '' (ساتھ) کے معنی دے۔ اس '' واو '' کو واومعیت کہتے ہیں۔

۔ جَاءَ زَیْدٌ وَبَکْرًا (زید بکر سمیت آیا)

۔ اَکَلَ الْوَالِدُ وَ الْاَبْنَاءَ (والد نے بیٹوں کے ساتھ کھایا)

۔ دَخَلْتُ الْمَدْرَسَةَ وَاَخَاكَ (میں تیرے بھائی سمیت مدرسے میں داخل ہوا)

۷) حال:۔

حال وہ منصوب اسم ہے جو فعل واقع ہونے کے وقت فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بیان کرے۔

- جَاءَ الْوَلَدُ ضَاحِكًا (لڑکا ہنستے ہوئے آیا) (فاعل کی حالت)
- وَجَدْتُ الطِّفْلَ خَائِفًا (میں نے بچے کو خوفزدہ پایا) (مفعول کی حالت)
- كَلَّمْتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ (میں نے زید سے کلام کیا جبکہ ہم دونوں سوار تھے) (فاعل اور مفعول دونوں کی حالت)

- جس کا حال بیان کیا جائے اسے ذُوالحال کہتے ہیں
- حال عموماً نکرہ ہوتا ہے اور ذوالحال معرفہ
- حال ایک سے زیادہ بھی ہوسکتے ہیں

رَجَعَ مُوْسٰی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا

- حال مفرد بھی ہوسکتا ہے اور جملہ بھی پھر جملہ اسمیہ بھی ہوسکتا ہے اور جملہ فعلیہ بھی اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابط کی ضرورت ہوتی ہے وہ رابط یا تو واو ہوتا ہے جسے واو حالیہ کہتے ہیں یا ضمیر یا پھر دونوں مثلاً

- لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ" (جملہ اسمیہ ۔ واو)
- اِهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ" (جملہ اسمیہ ۔ ضمیر)
- اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ" (جملہ اسمیہ ۔ واو اور ضمیر)
- وَجَاءُوْ اَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُوْنَ (جملہ فعلیہ ۔ ضمیر)

حال کی مزید مثالیں

- اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا
- يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُوْدًا
- تَرَكُوْكَ قَائِمًا
- يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَ قِيَامًا
- قَالَتْ يَا وَيْلَتٰی ءَ اَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ"
- لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا
- وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَیَّ لَاتُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ" عَظِيْمٌ"

- وَلَدَتْکَ اُمُّکَ بَاکِیًا وَالنَّاسُ حَوْلَکَ ضَاحِکُوْن
فَاعْمَلْ صَالِحًا لِتَذْهَبَ ضَاحِکًا وَالنَّاسُ حَوْلَکَ بَاکُوْن

۸) تمیز:۔

تمیز وہ منصوب اسم ہے جو کسی مبہم معنی والے اسم سے یا جملے کے معنی سے ابہام دور کر کے مطلب کو واضح کر دیتا ہے اِسے مُمیِز بھی کہتے ہیں۔جس اسم یا جملے کے معنی کا ابہام دور کیا جائے وہ مُمیَّز کہلاتا ہے۔

اسم کا ابہام:۔ لِزَیْدٍ مِتْرَانِ (زید کے پاس دو میٹر ہے)

اس جملے میں لفظ مِتْرَانِ میں ابہام ہے۔زید کے پاس دو میٹر کیا ہے؟ اس ابہام کو دور کرنے کے لیئے مندرجہ ذیل اسماء میں سے کوئی اسم استعمال کرنا پڑے گا۔

لِزَیْدٍ مِتْرَانِ حَرِیْرًا (زید کے پاس دو میٹر ریشم ہے)

یا

لِزَیْدٍ مِتْرَانِ خَیْطًا (زید کے پاس دو میٹر دھاگہ ہے)

یہ ابہام عدد یا مقدار (وزن، ماپ، مساحت یعنی پیائش) میں ہوسکتا ہے

- یَا اَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا (عدد کا ابہام)
- فَمَن یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَرَه' (مقدار کا ابہام)

جملے کا ابہام:۔ بعض اوقات کسی لفظ کی بجائے پورے جملے میں ابہام ہوتا ہے مثلاً

زَیْدٌ حَسَنٌ (زید اچھا ہے)

اگر چہ جملہ مکمل ہے لیکن معنی میں ابہام ہے کہ کس لحاظ سے یا کس اعتبار سے اچھا ہے اس ابہام کو درج ذیل الفاظ سے دور کیا جاسکتا ہے

زَیْدٌ حَسَنٌ وَجْهًا (زید چہرے کے اعتبار سے اچھا ہے)

زَیْدٌ حَسَنٌ ذَوْقًا (زید ذوق کے اعتبار سے اچھا ہے)

تمیز کی مزید مثالیں

- فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا
- اَنَا اَکْثَرُ مِنْکَ مَالاً

- رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا
- اَلْاَ عْرَابُ اَشَدُّ کُفْرًا وَّ نِفَاقًا
- قُلْ نَارُ جَھَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا
- کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ
- وَالْاٰ خِرَۃُ اَکْبَرُ دَرَ جَاتٍ وَّاَکْبَرُ تَفْضِیْلًا
- ھُمْ اَشَدُّ مِنْھُمْ بَطْشًا
- ھُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا
- ھُوَ خَیْرٌ ثَوَابًا وَّ خَیْرٌ عُقْبًا

۹) مُستثنیٰ:۔

وہ اسم ہے جو اِلَّا یا استشناء کے کلمات کے بعد ذکر کیا جائے تا کہ اسے ماقبل کے حکم سے خارج کر دیا جائے۔استشناء کے معنی ہیں کئی چیزوں میں سے ایک یا کئی کو الگ کر دینا۔نحو کی اصطلاح میں استشناء سے مراد ہے کہ حرف استشناء کے ماقبل جملے میں جو حکم (اثبات یا نفی) ہو اس حکم سے مابعد کو خارج کر دینا۔یعنی یہ بتانا کہ مابعد کا حکم ماقبل کے خلاف ہے

میں نے سب پھل کھائے مگر انگور (یعنی انگور نہیں کھائے)

میں نے سب پھل نہیں کھائے مگر انگور (یعنی صرف انگور کھائے)

حرف استشناء سے پہلے جس کے لیئے حکم ثابت ہو اُسے '' مستثنیٰ مِنْهُ '' کہتے ہیں

سب پھل	مستثنیٰ منه
مگر	حرفِ استشناء
انگور	مستثنیٰ

ا۔ مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور اِلَّا سے پہلے کلام مُوجَب تام ہو یعنی اس جملے میں نفی اور استفہام نہ ہو تو مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے

- اَکَلْتُ الْفَوَاکِهَ اِلَّا عِنَبًا
- جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا
- کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَهٗ
- لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ اِلَّا الْمَوْتَ
- فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِیْسَ

۔ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلاً مِّنْهُمْ

۲۔ مستثنیٰ منہ مذکور ہو مگر اِلَّا سے پہلے کلام غیر موجب ہو تو مستثنیٰ منصوب بھی ہو سکتا ہے اور مستثنیٰ منہ کی مطابقت میں مرفوع یا مجرور بھی

مَاحَضَرَ التَّلاَ مِيْذُ اِلَّا زَيْدًا يا زَيْدٌ (طلبہ نہیں آئے سوائے زید کے)

چونکہ مستثنیٰ منہ مرفوع ہے لہذا اسکی مطابقت میں مستثنیٰ بھی مرفوع ہے۔

مَا سَلَّمْتُ عَلَى الْقَادِمِيْنَ اِلَّا الْاَوَّلَ

یا

مَا سَلَّمْتُ عَلَى الْقَادِ مِيْنَ اِلَّا الْاَوَّلِ

چونکہ مستثنیٰ منہ مجرور ہے لہذا اس کی مطابقت میں مستثنیٰ بھی مجرور ہے

۳۔ مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو بلکہ اِلَّا سے پیشتر کلام ناقص ہو تو اِلَّا کا اثر یا عمل باقی نہ رہے گا بلکہ مستثنیٰ ماقبل عوامل کی مطابقت میں اعراب پائے گا

مَا جَاءَ اِلَّا زَيْدٌ (زید فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے)

مَا رَاَيْتُ اِلَّا زَيْدًا (زید مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے)

لَمْ اُسَافِرْ اِلَّا مَعَ زَيْدٍ (زید مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے)

مختصراً مستثنیٰ صرف دو شرطوں کے ساتھ ہی لازماً منصوب ہوتا ہے

i) جملہ میں مستثنیٰ منہ مذکور ہو

ii) جملہ مثبت ہو

غَيْرُ ، سِوَى ، عَدَا ، خَلاَ اور حَاشَا بھی اِلَّا کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ غیر اور سوی کا مابعد اسم ان کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے جبکہ عدا، خلا اور حاشا حروف جارہ ہونے کی وجہ سے اسم کو جر دیتے ہیں۔ البتہ عَدَا اور خَلاَ سے پہلے مَا لگ جائے تو یہ فعل ماضی بن کر اپنے مابعد اسم کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں۔

﴿اسمائے مُشتَقّہ﴾

۱۔ عربی زبان میں بننے والے الفاظ خواہ وہ افعال ہوں یا اسماء ان کا ایک مادہ ہوتا ہے۔ زیادہ تر الفاظ کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔

۲۔ بعض مادوں سے بہت کم الفاظ بنتے ہیں اور بعض سے بہت زیادہ

۳۔ ان الفاظ کی بناوٹ دو طرح کی ہوتی ہے۔

i) کچھ الفاظ ایک قاعدے اور اصول کے تحت بنتے ہیں۔ یعنی وہ تمام مادوں سے ایک ہی طریقے پر یعنی ایک ہی مقررہ وزن پر بنائے جا سکتے ہیں ایسے الفاظ مُشتَقّات کہلاتے ہیں۔

ii) کچھ الفاظ کسی قاعدے اور اصول کے تحت نہیں بنتے بلکہ اہل زبان انھیں جس طرح استعمال کرتے آئے ہیں وہ اسی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ انھیں جامد کہتے ہیں۔

۴۔ افعال سب کے سب مشتقات ہیں کیونکہ ہر فعل کی بناوٹ مقررہ قواعد کے مطابق عمل میں آتی ہے۔

سینکڑوں اسماء ایسے ہیں جو کسے قاعدے کے تحت نہیں بنائے گئے بس اہل زبان ان کو اس طرح استعمال کرتے ہیں۔

جیسے عربی زبان میں ثلاثی مجرد کا "مصدر" کسی قاعدے کے تحت نہیں بنتا مثلاً

مارنا	"ضَرُب"
جانا	"ذَهَاب"
طلب کرنا	"طَلَب"
بخش دینا	"غُفُرَان"
بیٹھنا	"قُعُود"

اسی طرح بے شمار اشخاص، مقامات اور دیگر اشیاء کے نام بھی کسی قاعدہ اور اصولوں کے تحت نہیں آتے مثلاً مَلِک" ، مَلَک" ، رَجُل" ، رِجْل"

ان تمام اسماء کا یقیناً مادہ تو ہے لیکن ان کی بناوٹ کسی خاص اصول کے تحت نہیں ہیں ان اسماء کو اسماءِ جامد کہتے ہیں۔

تاہم

کچھ اسماء ایسے بھی ہیں جو تمام مادوں سے تقریباً ایک ہی طریقے سے بنائے جاتے ہیں ایسے اسماء کو اسماء مشتقہ کہتے ہیں۔

اسمائے مشتقہ کی درج ذیل اقسام ہیں۔

اسم الفاعل   اسم المفعول   اسم الظرف   اسم الصفۃ   اسم الآلہ

اسم الفاعل

اسم الفاعل، وہ اسم مشتق ہے جو کسی کام کو کرنے والے کا مفہوم دے۔ مثلاً لکھنے والا ، پڑھنے والا ، مارنے والا، پینے والا ، مدد کرنے والا ، وغیرہ

ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ سے اسم الفاعل بنانے کا طریقہ مختلف ہے

ثلاثی مجرد سے اسم الفاعل بنانے کا طریقہ:۔

ثلاثی مجرد کے تمام ابواب (سوائے کَرُمَ) سے اسم الفاعل فَاعِل' کے وزن پر بنتا ہے۔

ن ص ر	(ن)	نَاصِر"	مدد کرنے والا
ف ت ح	(ف)	فَاتِح"	کھولنے والا
ض ر ب	(ض)	ضَارِب"	مارنے والا
ش ر ب	(س)	شَارِب"	پینے والا

ثلاثی مجرد سے اسم الفاعل کی گردان

(ق ت ل)

		حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
	واحد	قَاتِل"	قَاتِلًا	قَاتِلٍ
مذکر	مثنی	قَاتِلَان	قَاتِلَیْنِ	قَاتِلَیْنِ
	جمع	قَاتِلُوْنَ	قَاتِلِیْنَ	قَاتِلِیْنَ
	واحد	قَاتِلَة"	قَاتِلَةً	قَاتِلَةٍ
مؤنث	مثنی	قَاتِلَتَان	قَاتِلَتَیْنِ	قَاتِلَتَیْنِ
	جمع	قَاتِلَات"	قَاتِلَاتٍ	قَاتِلَاتٍ

ثلاثی مزید فیہ سے اسم الفاعل بنانے کا طریقہ:۔ ثلاثی مزید فیہ ابواب سے اسم الفاعل بنانے کے لیئے فعل مضارع کے پہلے صیغے کا انتخاب کیا جاتا ہے پھر درج ذیل Steps کے تحت اسم الفاعل بنایا جاتا ہے۔

i) علامت مضارع ہٹا کر اس کی جگہ مضموم میم (مُ) لگادیں۔

ii) عین کلمہ پر اگر زیر نہیں ہے تو زیر لگادیں۔

iii) لام کلمہ پر دو پیش (تنوین) لگادیں

س ل م	(افعال)	یُسْلِمُ	سے	مُسْلِمٌ	اسلام لانے والا
ع ل م	(تفعیل)	یُعَلِّمُ	سے	مُعَلِّمٌ	علم دینے والا
ج ھ د	(مفاعلہ)	یُجَاهِدُ	سے	مُجَاهِدٌ	جہاد کرنے والا
ک ب ر	(تفعّل)	یَتَکَبَّرُ	سے	مُتَکَبِّرٌ	تکبر کرنے والا
ش ب ھ	(تفاعل)	یَتَشَابَهُ	سے	مُتَاشَابِهٌ	ایک دوسرے سے ملتا جلتا
ن ظ ر	(افتعال)	یَنْتَظِرُ	سے	مُنْتَظِرٌ	انتظار کرنے والا
ح ر ف	(انفعال)	یَنْحَرِفُ	سے	مُنْحَرِفٌ	انحراف کرنے والا
ن ص ر	(استفعال)	یَسْتَنْصِرُ	سے	مُسْتَنْصِرٌ	مدد طلب کرنے والا

ثلاثی مزید فیہ سے اسم الفاعل کی گردان

(افعال)

		حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
	واحد	مُسْلِمٌ	مُسْلِمًا	مُسْلِمٍ
مذکر	مثنی	مُسْلِمَانِ	مُسْلِمَیْنِ	مُسْلِمَیْنِ
	جمع	مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمِیْنَ	مُسْلِمِیْنَ
	واحد	مُسْلِمَةٌ	مُسْلِمَةً	مُسْلِمَةٍ
مؤنث	مثنی	مُسْلِمَتَانِ	مُسْلِمَتَیْنِ	مُسْلِمَتَیْنِ
	جمع	مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٍ

اسم الفاعل اور فاعل میں فرق :۔ فاعل ہمیشہ جملہ فعلیہ میں معلوم ہوسکتا ہے۔

دَخَلَ زَیْدٌ — زَیْد فاعل ہے لہذا حالت رفع میں ہے

ضَرَبَ زَیْدًا — زَیْد مفعول ہے لہذا حالت نصب میں ہے

جبکہ

دَخَلَ سَارِقٌ — سَارِقٌ اسم الفاعل ہے اور فاعل ہونے کی وجہ سے حالت رفع میں ہے

ضَرَبَ سَارِقًا — سَارِقًا اسم الفاعل ہے اور مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے

بَیْتُ السَّارِقِ — سَارِقٌ اسم الفاعل ہے اور مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے

فاعل — حالت رفع میں استعمال ہوتا ہے

اسم الفاعل — حسب موقع حالت رفع ، حالت نصب اور حالت جر میں استعمال ہوسکتا ہے۔

﴿اِسم المفعول﴾

اسم المفعول وہ اسم مشتق ہے جس پر فعل واقع ہوا ہو۔ مثلاً مارا ہوا ، کھولا ہوا ، مدد کیا ہوا وغیرہ
اسم الفاعل کی طرح ثلاثی مجرد اور ثلاثی مذید فیہ ابواب میں اسم المفعول بنانے کا طریقہ بھی مختلف ہے۔

ثلاثی مجرد سے اسم المفعول بنانے کا طریقہ:۔ ثلاثی مجرد سے اسم المفعول مَفعُوْل '' کے وزن پر بنتا ہے

ن ص ر (ن)	مَنْصُوْر''	مدد کیا ہوا
ف ت ح (ف)	مَفْتُوْح''	کھلا ہوا
ض ر ب (ض)	مَضْرُوْب''	مارا ہوا
ش ر ب (س)	مَشْرُوْب''	پیا ہوا

ثلاثی مجرد سے اسم المفعول کی گردان

(ق ت ل)

		حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
	واحد	مَقْتُوْل''	مَقْتُوْلاً	مَقْتُوْلٍ
مذکر	تثنی	مَقْتُوْلَان	مَقْتُوْلَیْنِ	مَقْتُوْلَیْنِ
	جمع	مَقْتُوْلُوْنَ	مَقْتُوْلِیْنَ	مَقْتُوْلِیْنَ
	واحد	مَقْتُوْلَة''	مَقْتُوْلَةً	مَقْتُوْلَةٍ
مؤنث	تثنی	مَقْتُوْلَتَان	مُقْتُوْلَتَیْنِ	مُقْتُوْلَتَیْنِ
	جمع	مَقْتُوْلَات''	مَقْتُوْلَاتٍ	مَقْتُوْلَاتٍ

ثلاثی مذید فیہ سے اسم المفعول بنانے کا طریقہ:۔ ثلاثی مذید فیہ ابواب سے اسم المفعول بنانے کے لیئے بھی فعل مضارع کے پہلے صیغے کا انتخاب کیا جاتا ہے اور پھر درج ذیل (Steps) کے تحت اسم المفعول بنایا جاتا ہے

i) علامت مضارع ہٹا کر اسکی جگہ مضموم میم (مُ) لگا دیں

ii) عین کلمہ پر زبر لگا دیں

iii) لام کلمہ پر پیش (تنوین) لگا دیں

ک رم	(افعال)	یُکرِمُ	سے	مُکرَمٌ
ح دث	(تفعیل)	یُحَدِّثُ	سے	مُحَدَّثٌ
خ طب	(مفاعلہ)	یُخَاطِبُ	سے	مُخَاطَبٌ
ف رق	(تفعل)	یَتَفَرَّقُ	سے	مُتَفَرَّقٌ
ن ظر	(افتعال)	یَنْتَظِرُ	سے	مُنْتَظَرٌ

ثلاثی مذید فیہ سے اسم المفعول کی گردان

(تفعیل)

		حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
	واحد	مُحَدَّثٌ	مُحَدَّثًا	مُحَدَّثٍ
مذکر	مثنی	مُحَدَّثَانِ	مُحَدَّثَیْنَ	مُحَدَّثَیْنِ
	جمع	مُحَدَّثُوْنَ	مُحَدَّثِیْنَ	مُحَدَّثِیْنَ
	واحد	مُحَدَّثَۃٌ	مُحَدَّثَۃً	مُحَدَّثَۃٍ
مؤنث	مثنی	مُحَدَّثَتَانِ	مُحَدَّثَتَیْنِ	مُحَدَّثَتَیْنِ
	جمع	مُحَدَّثَاتٌ	مُحَدَّثَاتٍ	مُحَدَّثَاتٍ

اسم المفعول اور مفعول میں فرق:۔ مفعول ہمیشہ جملہ فعلیہ میں معلوم ہوسکتا ہے

ضَرَبَ زَیْدًا	زید مفعول ہے لہذا حالت نصب میں ہے

جبکہ

ذَھَبَ مَحْمودٌ	محمود اسم المفعول ہے اور فاعل ہونے کی وجہ سے حالت رفع میں ہے
ضَرَبَ مَحْمُوْدًا	محمود اسم المفعول ہے اور مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے
بَیْتُ مَحْمُوْدٍ	محمود اسم المفعول ہے اور مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے

مفعول	حالت نصب میں آتا ہے
اسم المفعول	حسب موقع حالت رفع ، حالت نصب اور حالت جر میں آسکتا ہے۔

﴿اسم الظرف﴾

ایسا اسم مشتق جو کسی کام کے ہونے یا کرنے کا وقت یا اسکی جگہ کا مفہوم رکھتا ہو۔ اگر کام کے وقت اور زمانے کو ظاہر کرے تو ظرف زمان اور اگر کام کرنے کی جگہ کا مفہوم دے تو ظرف مکان کہلاتا ہے۔

ثلاثی مجرد سے اسم الظرف بنانے کا طریقہ:۔ فعل ثلاثی مجرد سے اسم الظرف بنانے کے لیئے دو وزن استعمال ہوتے ہیں۔

۱) مَفْعَل"

۲) مَفْعِل"

جن ابواب کے مضارع میں عین کلمہ پیش والا یا زبر والا ہو ان ابواب سے اسم الظرف عام طور پر مَفْعَل" کے وزن پر بنتا ہے۔ اور جب ابواب کے مضارع میں عین کلمہ زیر والا ہو ان سے اسم الظرف ہمیشہ مَفْعِل" کے وزن پر بنتا ہے۔

مختصراً یوں کہہ سکتے ہیں کہ ثلاثی مجرد ابواب میں باب ضَرَبَ اور باب حَسِبَ سے اسم الظرف ہمیشہ مَفْعِل" کے وزن پر بنتا ہے جبکہ باقی ابواب سے عموماً مَفْعَل" کے وزن پر بنتا ہے (کچھ مَفْعِل" کے وزن پر بھی بنتے ہیں)

مَفْعَل":۔ مَكْتَب" ۔ مَنْظَر" ۔ مَرْقَد" ۔ مَشْرَب" ۔ مَطْلَع" ۔ مَسْكَن"

مَفْعِل":۔ مَجْلِس" ۔ مَنْزِل" ۔ مَرْجِع" ۔ (مَسْجِد" ۔ مَشْرِق" ۔ مَغْرِب")

۔ اگر کوئی کام کسی جگہ میں بکثرت ہوتا ہو تو اس کا اسم الظرف مَفْعَلَة" کے وزن پر آتا ہے۔ یہ وزن صرف ظرف مکان کے لیئے استعمال ہوتا ہے۔

مَفْعَلَة":۔ مَدْرَسَة" ۔ مَطْبَعَة" ۔ مَزْرَعَة" ۔ مَقْبَرَة" ۔ مَكْتَبَة"

۔ اسم الظرف خواہ مَفْعَل" کے وزن پر آئے، مَفْعِل" کے وزن پر آئے یا مَفْعَلَة" کے وزن پر آئے انکی جمع مکسر ہی استعمال ہوتی ہے جسکا وزن مَفَاعِلُ ہے جو غیر منصرف ہے۔

مَفَاعِلُ:۔ مَسَاجِدُ ۔ مَنَاظِرُ ۔ مَكَاتِبُ ۔ مَدَارِسُ ۔ مَجَالِسُ ۔ مَشَارِقُ ۔ مَغَارِبُ ۔ مَسَاكِنُ

۔ کچھ اسم الظرف **مِفْعَال**" کے وزن پر بھی آتے ہیں

وق ت مِيْقَات"

وع د مِيْعَاد"

وزن　　مِیزَان“

ح رب　　مِحرَاب“

ءذن　　مِئذَان“

ثلاثی مزید فیہ سے اسم الظرف بنانے کا طریقہ:۔ مزید فیہ سے اسم الظرف بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے بلکہ مزید فیہ سے بنائے گئے اسم المفعول کو ہی اسم الظرف کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور فیصلہ سیاق وسباق سے کیا جاتا ہے۔

دخ ل　(افعال)　مُدخَل“

خ رج　(افعال)　مُخرَج“

میم کی پیش اور زبر ثلاثی مجرد اور مزید فیہ کے اسم الظرف ہونے کا پتا دے گی

ظرف اور اسم الظرف میں فرق:۔

- ظرف صرف جگہ یا وقت کو ظاہر کرتا ہے مثلاً فَوق ، تَحتَ ، عِندَ ، لَیلاً ، نَهارًا ، صُبحًا وغیرہ جبکہ اسم الظرف جگہ یا وقت کے ساتھ کام کے کرنے یا ہونے کا مفہوم بھی دیتا ہے۔
- ظرف حالت نصب میں استعمال ہوتا ہے جبکہ اسم الظرف حسب موقع حالت رفع ،نصب یا جر میں استعمال ہو سکتا ہے

مَسَاجِدُ الْمُسلِمِینَ　(حالت رفع)

قَدْ عَلِمَ کُلُّ أُنَاسٍ مَشرَبَهُمْ　(حالت نصب)

سَلٰم“ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجرِ　(حالت جرّ)

اسم الصِّفة

ایسا اسم مشتق جو مستقل طور پر کسی اسم کی وقتی یا دائمی صفت کو ظاہر کرے اسم الصِّفہ یا صفت مشبہ کہلاتا ہے۔

اسم الصِّفۃ کے اوزان:۔ اسم الصِّفۃ کے کئی اوزان ہیں۔

۔ فَعْل"	صَعْب"	(مشکل)
۔ فِعْل"	صِفر"	(خالی)
۔ فُعْل"	حُلْو"	(میٹھا)
۔ فَعَل"	حَسَن"	(اچھا)
۔ فَعِل"	فَرِح"	(خوش)
۔ فَعُل"		
۔ فَعَال"	جَبَان"	(بزدل)
۔ فُعَال"	شُجَاع"	(بہادر)
۔ فَعِیْل"	کَرِیْم" ۔ سَمِیْع" ۔ حَرِیْص" ۔ رَحِیْم" ۔ بَصِیْر"	

فعیل کے وزن میں کبھی اسم الفاعل کا مفہوم ہوتا ہے اور کبھی اسم المفعول کا

سَمِیْع"	سننے والا	بَصِیْر"	دیکھنے والا
قَتِیْل"	قتل کیا ہوا	رَجِیْم"	رجم کیا ہوا

مندرجہ بالا اوزان ایک درخت کے تنے کی مانند ہیں اس سے نکلنے والی شاخیں درج ذیل ہیں

ا۔ اِسْمُ الْمُبَالَغَه:۔

اسم الصِّفۃ کی وہ قسم جس میں کسی کام کی کثرت یا ذیادتی کا مفہوم پایا جائے

اسم المبالغہ میں بھی ذیادہ تر "کام کرنے والا" کا ہی مفہوم ہوتا ہے لیکن کام کی کثرت اور ذیادتی کے معنی کے ساتھ

ح م د حَامِد" (اسم الفاعل) حَمَّاد" (اسم المبالغہ)

اسم المبالغہ کے بھی کئی اوزان ہیں جن میں سے ذیادہ استعمال ہونے والے اوزان درج ذیل ہیں

۱) **فَعَّال"** غَفَّار" ۔ سَتَّار" ۔ تَوَّاب" ۔ حَمَّال" ۔ خَبَّاز" ۔ خَیَّاط"

۲) **فَعُوْل"** غَفُوْر" ۔ صَبُوْر" ۔ شَکُوْر" ۔ غَرُوْر"

٣) فَعِیْل" یہ وزن صفت مشبہ کے لیئے بھی استعمال ہوتا ہے

٤) فَعْلَانُ غَضْبَانُ ۔ عَطْشَانُ ۔ جَوْعَانُ ۔ کَسْلَانُ ۔ رَحْمٰنُ

٥) فَعْلَان" تَعْبَان"

اسم المبالغہ کے مزید اوزان:۔

- فُعَال" عُجَاف" (بہت دبلا ہونا)
- فَعَّالَة" عَلاَّمَة" (بہت بڑا عالم)
- فُعَّال" کُبَّار"
- فَاعُوْل" طَاغُوْت" ۔ فَارُوْق"
- فَعُّوْل" قَیُّوْم"
- فُعُّوْل" قُدُّوْس"
- فِعِّیْل" صِدِّیْق"
- فُعَلَة" هُمَزَة"
- فَاعِلَة" قَارِعَة"
- مِفْعِیْل" مِسْکِیْن"
- مِفْعَال" مِدْرَار"

٢۔ اَلْوَانُ و عُیُوْب:۔

یہ اسمائے الصّفة کی ایک خاص اور اہم قسم ہے۔ جو افعال رنگ، ظاہری عیب یا حلیہ کے معنی دیتے ہیں ان سے اسم الصفة مذکر کے لیئے اَفْعَلُ کے وزن پر استعمال ہوتا ہے اور مؤنث کے لیئے فَعْلَاءُ کے وزن پر اور یہ دونوں وزن غیر منصرف ہیں، ان دونوں کی جمع کا ایک ہی وزن ہے جو فُعْل" ہے مثلاً

اَسْوَدُ	(کالا۔مذکر)	سَوْدَاءُ	(کالا۔مؤنث)	سُوْد"	(جمع)
اَحْمَرُ	(سرخ)	حَمْرَاءُ		حُمْر"	
اَزْرَقُ	(نیلا)	زَرْقَاءُ		زُرْق"	
اَصْفَرُ	(زرد)	صَفْرَاءُ		صُفْر"	
اَخْضَرُ	(سبز)	خَضْرَاءُ		خُضْر"	

اَبْیَضُ	(سفید)	بَیْضَاءُ	بِیْضٌ
اَبْکَمُ	(بہرا)	بَکْمَاءُ	بُکْمٌ
اَصَمُّ	(گونگا)	صَمَّاءُ	صُمٌّ
اَعْمٰی	(اندھا)	عَمْیَاءُ	عُمْیٌ
اَحْوَرُ		حَوْرَاءُ	حُوْرٌ

(آنکھوں کی سفیدی اور سیاہی کا نمایاں ہونا)

اَعْیَنُ	(موٹی آنکھ والا)	عَیْنَاءُ	عِیْنٌ

		رفع	نصب	جرّ
	واحد	اَفْعَلُ	اَفْعَلَ	اَفْعَلَ
مذکر	مثنیٰ	اَفْعَلَان	اَفْعَلَیْنِ	اَفْعَلَیْنِ
	جمع	فُعْلٌ	فُعْلًا	فُعْلٍ
	واحد	فَعْلَاءُ	فَعْلَاءَ	فَعْلَاءَ
مؤنث	مثنیٰ	فَعْلَاوَانِ	فَعْلَاوَیْنِ	فَعْلَاوَیْنِ
	جمع	فُعْلٌ	فُعْلًا	فُعْلٍ

۳۔ اسم التفضیل:۔

ایسا اسم مشتق جو کسی موصوف کی صفت کو دوسری کے مقابلے میں برتر یا زیادہ ظاہر کرے اسم التفضیل کہلاتا ہے۔ یہ برتری یا زیادتی اچھائی یا برائی دونوں کے اظہار کے لیئے ہوسکتی ہے۔ یہ برتری کلی بھی ہوسکتی ہے اور موازنہ کے طور پر بھی۔ کلی برتری یا کمتری کو تفضیل کل کہتے ہیں جسے ہم Superlative degree کے نام سے جانتے ہیں۔ موازنہ کے طور پر برتری یا کمتری تفضیل بعض کہلاتی ہے جس سے ہم Comparative degree کے حوالے سے واقف ہیں۔ اسم التفضیل مذکر کے لیئے اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے اور مؤنث کے لیئے فُعْلٰی کے وزن پر۔ مذکر اور مؤنث دونوں کی جمع سالم بھی استعمال ہوتی ہے اور جمع مکسر بھی۔

		رفع	نصب	جر
	واحد	اَفْعَلُ	اَفْعَلَ	اَفْعَلَ
مذکر	مثنّٰی	اَفْعَلَانِ	اَفْعَلَیْنِ	اَفْعَلَیْنِ
	جمع سالم	اَفْعَلُوْنَ	اَفْعَلِیْنَ	اَفْعَلِیْنَ
	جمع مکسر	اَفَاعِلُ	اَفَاعِلَ	اَفَاعِلَ
	واحد	فُعْلیٰ	فُعْلیٰ	فُعْلیٰ
مؤنث	مثنّٰی	فُعْلَیَانِ	فُعْلَیَیْنِ	فُعْلَیَیْنِ
	جمع سالم	فُعْلَیَاتٌ	فُعْلَیَاتٍ	فُعْلَیَاتٍ
	جمع مکسر	فُعَلٌ	فُعَلًا	فُعَلٍ

تفضیل بعض:۔

تفضیل بعض سے مراد ہے دو چیزوں یا اشخاص میں سے کسی ایک کی صفت (اچھی یا بری) کو دوسری کے مقابلے میں زیادہ بتانا۔ اسے ہم انگریزی میں Comparative degree کے نام سے جانتے ہیں مثلاً زید عمر سے زیادہ اچھا ہے۔

- تفضیل بعض میں اسم التفضیل خبر ہو کر آتا ہے لہذا نکرہ ہوتا ہے اور ہمیشہ واحد مذکر آتا ہے (جملہ اسمیہ میں خبر کے متبدا کی مطابقت میں ہونے والا قاعدہ ٹوٹ جاتا ہے) اور اس سے پہلے حرف مِنْ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

اَلرَّجُلُ اَعْلَمُ مِنْ زَیْدٍ

اَلرِّجُلَانِ اَعْلَمُ مِن زَیْدٍ

اَلرِّجَالُ اَعْلَمُ مِنْ زَیْدٍ

اَلْبِنْتُ اَعْلَمُ مِنْ عَائِشَةَ

اَلْبِنْتَانِ اَعْلَمُ مِنْ عَائِشَةَ

اَلْبَنَاتُ اَعْلَمُ مِنْ عَائِشَةِ

وَالْفِتْنَةُ اَکْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ

وَاِثْمُهُمَا اَکْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا

اَنَا اَکْثَرُ مِنْکَ مَالاً

هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ

تفضیل کل:۔

تفضیل کل سے مراد ہے کسی چیز یا شخص کی صفت کو باقی تمام چیزوں یا اشخاص کے مقابلے میں زیادہ بتانا۔اسے ہم Superlative Degree کے نام سے جانتے ہیں مثلاً زید سب سے اچھا ہے۔

اسم التفضیل کو تفضیل کل کے مفہوم میں استعمال کرنے کے دوطریقے ہیں

i) اسم التفضیل کو معرف باللام کردیں اور مرکب توصیفی بنادیں

اَلرَّجُلُ الْاَفْضَلُ (سب سے زیادہ افضل مرد)

اَلرَّجُلاَنِ الْاَفْضَلاَنِ

اَلرِّجَالُ الْاَفَاضِلُ

اَلْعَالِمَۃُ الْفُضْلٰی

اَلْعَالِمَتَانِ الْفُضْلَیَانِ

اَلْعَالِمَاتُ الْفُضْلَیَاتُ

ii) اسم التفضیل کو مضاف بناکر لائیں اور مضاف الیہ میں ان کا ذکر ہو جن پر برتری ظاہر کرنا مقصود ہو مثلاً

اَعْلَمُ النَّاسِ (تمام لوگوں سے زیادہ عالم)

جب اسم التفضیل مرکب اضافی کی صورت میں جملے میں خبر بن کر استعمال ہو تو اس وقت عدد اور جنس کے اعتبار سے اسکا اپنے موصوف یعنی مبتدا کے مطابق یا نہ مطابق ہونا دونوں طرح جائز ہے۔

- زَیْدٌ اَعْلَمُ النَّاسِ
- مَرْیَمُ اَفْضَلُ النِّسَاءِ یا
  مَرْیَمُ فُضْلَی النِّسَاءِ
- اَلْاَنْبِیَاءُ اَفْضَلُ النَّاسِ یا
  اَلْاَنْبِیَاءُ اَفَاضِلُ النَّاسِ

- فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ
- وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَیٰ ٥ اَلَّذِیْ يَصْلَی النَّارَ الْكُبْرٰی
- وَ هُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ
- اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ

☆ خَيْر“ اور شَرّ” کے الفاظ بطور اسم التفضیل تفضیل بعض اور تفضیل کل دونوں صورتوں میں استعمال ہوتے ہیں

- اَنَا خَيْر” مِنْهُ
- اُولٰئِکَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ

☆ اگر قرینہ موجود ھو تو حرف جرّ اور اس کے بعد والے اسم کو حذف کیا جا سکتا ہے

- بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ٥ وَالْاٰ خِرَةُ خَيْر” وَّ اَبْقٰی

یعنی

- وَالْاٰ خِرَةُ خَيْر” مِنَ الدُّنْيَا وَاَبْقٰی مِنْهَا

☆ اسم التفضیل ہمیشہ فعل ثلاثی مجرد سے ہی بنتا ہے اور صرف ان افعال سے بنتا ہے جن میں الوان وعیوب والا مفہوم نہ ھو۔ اگر کسی ضرورت کے تحت مذید فیہ یا الوان وعیوب والے افعال سے اسم التفضیل استعمال کرنا پڑے تو حسب موقع اَشَدُّ (زیادہ سخت) ، اَكْثَرُ (مقدار یا تعداد میں زیادہ) ، اَعْظَمُ (عظمت میں زیادہ) وغیرہ کے ساتھ متعلقہ فعل کا مصدر لگا دیتے ہیں جسے تمیز کہتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ تمیز حالت نصب میں استعمال ہوتی ہے۔

- اَشَدُّ سَوَادًا (زیادہ سیاہ)
- اَكْثَرُ اِخْتِيَارًا (اختیار میں زیادہ)
- اَعْظَمُ تَوْقِيْرًا (عزت کی عظمت میں زیادہ)

☆ جن افعال سے افضل التفضیل بن سکتا ہے بعض اوقات ان میں بھی اَكْثَرُ جیسے الفاظ کے ساتھ اس فعل کا مصدر بطور تمیز استعمال کرتے ہیں جو بہتر ادبی انداز بیان ہے،

- اَكْثَرُ نَفْعًا

﴿اِسْمُ الْآ لَة﴾

وہ اسم مشتق جس سے یہ پتا چلے کہ فعل کس ذریعے سے واقع ہوا ہے اسم الآلہ زیادہ تر متعدی افعال سے بنتا ہے اور صرف ثلاثی مجرد سے استعمال ہوتا ہے۔

۱) **مِفْعَل** " مِبْرَد" (ریتی) مِعْرَج" (سیڑھی)

۲) **مِفْعَلَة** " مِطْرَقَة" (ہتھوڑا) مِكْنَسَة" (جھاڑو)

۳) **مِفْعَال** " مِفْتَاح" (چابی) مِصْبَاح" (چراغ)

- مِفْعَل "اور مِفْعَلَة" دونوں اوزان کی جمع **مَفَاعِلُ** کے وزن پر آتی ہے جبکہ مِفْعَال" کی جمع **مَفَاعِيْلُ** کے وزن پر آتی ہے

- مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکوٰۃٍ فِیْهَا مِصْبَاح"
- لَا تَنْقُصُو الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ
- اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَا ءَالدُّنْيَابِمَصَابِيْحَ